سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(سوموار 24، منگل 25، بدھ 26، جمعرات 27، جمعتہ المبارک 28-اپریل 2017)
(یوم الاثنین 26، یوم الثلاثہ 27، یوم الاربعاء 28، یوم الخمیس 29، یوم الجمع، 30-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 :شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 24-اپریل 2017

جلد 28: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
7۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	15
8۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	40
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	49
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10۔	لاہور: بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک مردم شماری کی وین پر خودکش حملہ سے متعلقہ تفصیلات ------------	65
	تحاریک التوائے کار	
11۔	چنیوٹ: فیصل آباد روڈ دورویہ نہ کرنے کی وجہ سے حادثات ------------	68
12۔	لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن کے باعث ٹریفک جام ------------	70
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننس (جو پیش ہوا)	
13۔	آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 ------------	71
14۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	72
	قرارداد	
15۔	وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو ملک کو امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	73
	زیرو آورنوٹس	
16۔	سرگودھا کے متعدد ٹاؤن اور چکوک کے رہائشی سیوریج کے پانی سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ------------	75

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
		منگل،25-اپریل2017	
		جلد 28: شمارہ 2	

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
79	-----------	ایجنڈا	17-
83	-----------	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	18-
84	-----------	نعت رسول مقبولﷺ	19-
		تعزیت	
		معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ ماجدہ اور معزز ممبر جناب خالد وارن	20-
85	-----------	کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	
		سوالات (محکمہ مال و کالونیز)	
85	-----------	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	21-
114	-----------	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	22-
118	-----------	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	23-
130	-----------	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	24-
		تحاریک استحقاق	
133	-----------	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	25-
		تحاریک التوائے کار	
134	-----------	گوجرانوالہ میں سینکڑوں پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف	26-
135	-----------	کورم کی نشاندہی	27-
		غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
136	-----------	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	28-
138	-----------	کورم کی نشاندہی	29-
138	-----------	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک (---جاری)	30-

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
31۔	مسودہ قانون (ترمیم) (ترقی وضوابط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017	------------	139
32۔	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	------------	139
33۔	مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک	------------	141
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017	------------	141
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
35۔	صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے انسنٹریٹرز (incinerators) فراہم کرنے کا مطالبہ	------------	142
36۔	فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جاں بحق ہونے والے پولیس ملازمین کو شہید کا رتبہ دینے کا مطالبہ	------------	143
37۔	صوبہ میں چلنے والی ٹریفک "رکشا" کے پیچھے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ	------------	144
38۔	غیر معیاری سلنڈر والی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کرنے کا مطالبہ	------------	145
39۔	صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات اور غیر قانونی کلینک بند کرنے کا مطالبہ	------------	148
	زیرو آور نوٹس		
40۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	148
	بدھ، 26-اپریل 2017		
	جلد 28: شمارہ 3		
41۔	ایجنڈا	------------	151
42۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	153
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	154

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
44۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	155
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	205
46۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	219
	خوش آمدید		
47۔	چائنیز وفد کو گیلری میں خوش آمدید کہا جانا	------------	227
	تحاریک استحقاق		
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	230
	تحاریک التوائے کار		
49۔	تونسہ شریف میں زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال اراضی کو واگزار کرانے میں انتظامیہ رکاوٹ	------------	231
50۔	کورم کی نشاندہی	------------	232
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
51۔	راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک کا لیڈیز جم، لیاقت پارک اور سپورٹس کمپلیکس کی ملحقہ اراضی پر قبضہ	------------	232
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
52۔	آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017	------------	233
53۔	آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017	------------	234
	زیرو آور نوٹس		
54۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	234

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،27۔اپریل2017		
	جلد 28: شمارہ 4		
55۔	ایجنڈا	-----------	237
56۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	239
57۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	240
	حلف		
58۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	241
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و ہیلتھ انجینئرنگ)		
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	243
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	283
61۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	290
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
62۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	304
63۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	305
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
64۔	نشان زدہ سوال نمبر7166 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	306
65۔	زیر و آر نوٹس نمبر17/175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	306

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
66-	گندم خرید سنٹر کنگن پور قصبوں میں باردانہ کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ -----------	307
	تحاریک التوائے کار	
67-	بے نظیر جنرل ہسپتال راولپنڈی میں لیتھروٹراپسی مشین خراب -----------	308
68-	سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے خریدی گئی اراضی ان کے اصل مالکان کو واپس کرنے کا مطالبہ -----------	309
69-	شاہکوٹ اور گردونواح میں قائم بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیکلز کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں میں مبتلا -----------	309
70-	سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی سے جان لیوا بیماریوں میں اضافہ -----------	311
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)	
71-	سٹیٹس آف خواتین کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 15-2014 -----------	312
	جمعۃ المبارک، 28-اپریل 2017	
	جلد 28: شمارہ 5	
72-	ایجنڈا -----------	315
73-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	317
74-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	318
75-	کورم کی نشاندہی -----------	319
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
76-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	320

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
77۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	345
78۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	354
	تحاریک التوائے کار	
79۔	کارخانوں میں سولہ سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کروانے کا انکشاف ------------	361
80۔	باب پاکستان کے منصوبہ کو مکمل کرنے کا مطالبہ ------------	362
81۔	لاہور کے 37 میں سے 31 بنیادی مرکز صحت طبی سہولیات سے محروم ------------	363
82۔	کورم کی نشاندہی ------------	364
83۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	365
84۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(91)/2017/1581. Dated: 21st April, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 24th April 2017 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
21st April, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2۔	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
3۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355
4۔	ملک احمد سعید خان، ایم پی اے	پی پی۔178

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزداہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ
6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015، 28۔نومبر 2016 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (24 تا 28۔اپریل 2017) تفویض کیا گیا۔

6

7-	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8-	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9-	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10-	خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11-	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ
12-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت *
14-	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15-	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16-	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17-	شیخ علاؤ الدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18-	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19-	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20-	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21-	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22-	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23-	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24-	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25-	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26-	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27-	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول*
32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2-	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ و عشر
3-	جناب نذر حسین	: قانون و پارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5-	جناب کرم الٰہی بندیال	: توانائی
6-	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود و بیت المال
7-	چودھری فقیر حسین ڈوگر	: جیل خانہ جات
8-	میاں طاہر	: سیاحت
9-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف و مذہبی امور
10-	جناب امجد علی جاوید	: بہبود آبادی
11-	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
12-	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس و سرمایہ کاری
13-	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
14-	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
15-	چودھری محمد اسد اللہ	: خوراک
16-	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17-	رانا محمد افضل	: داخلہ
18-	خواجہ محمد وسیم	: امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12- دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17- فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19-	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20-	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
21-	جناب محمد حسان ریاض	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22-	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
23-	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24-	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	: مواصلات وتعمیرات
25-	میاں محمد منیر	: آبکاری ومحصولات
26-	ملک محمد علی کھوکھر	: پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
27-	رانا اعجاز احمد نون	: زراعت
28-	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
29-	جناب عامر حیات ہراج	: کانکنی ومعدنیات
30-	رانا بابر حسین	: خزانہ
31-	میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
32-	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹرا انسپکشن ٹیم
33-	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
34-	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی وترقیات
35-	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
36-	چودھری خالد محمود ججہ	: آبپاشی
37-	میاں فدا حسین	: جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
38-	چودھری زاہد اکرم	: کالونیز
39-	محترمہ شاہین اشفاق	: ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائرایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولزایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات وثقافت

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری : حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 24-اپریل 2017

(یوم الاثنین، 26-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کرo

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

معراج کی رتیاں دُھوم یہ تھی اِک راج دُلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امین یہ کہتے چلے اے عرشیو تم رے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار ہمارا آوت ہے
یٰسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1.	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2.	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
3.	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355
4.	ملک احمد سعید خان، ایم پی اے	پی پی۔178

شکریہ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے یہ سوال نمبر 4460 اور 4461 ہیں جو تقریباً تین سال پرانے ہیں۔ میرے خیال میں اب ان کو لینے کا کوئی مقصد نہیں ہے میں ان دونوں کو نہیں لیتا۔

جناب سپیکر: جیسے آپ کی مرضی ان کا جواب تو آ گیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5769 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8058 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی سی او آفس لاہور میں جعلی اسلحہ لائسنس بنانے والے اہلکاروں سے متعلقہ تفصیلات

*8058: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی سی او آفس لاہور میں جعلی اسلحہ لائسنس بنانے میں سرکاری اہلکار ملوث ہیں، اگر ہاں تو اہلکاروں کے نام، عہدے اور گرفتاری کے مقام سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان اہلکاروں نے کب سے جعلی اسلحہ لائسنس بنانے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اب تک کتنے جعلی لائسنس بنائے گئے؟

(ج) گرفتار اہلکار کب سے ڈی سی او آفس لاہور میں تعینات تھے نیز اس جرم میں کسی آفیسر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) کاونٹر ٹیرارزم ڈیپارٹمنٹ (CTD) نے ان سرکاری اہلکاروں کو دفتر سے باہر گرفتار کیا، مذکورہ اہلکاروں کے نام اور عہدے درج ذیل ہیں۔

1۔ وقار علی جونیئر کلرک

2۔ بابر سہیل جونیئر کلرک

3۔ شوکت علی جونیئر کلرک

معاملہ زیر غور / سماعت ہے۔

(ب)

نام	لائسنسز کے کتابچوں کی تعداد جو برآمد ہوئے	جعلی	ریمارکس
1۔ وقار علی	73	20	ایک کتابچہ خالی
2۔ بابر سہیل	73	08	دو لائسنسز کے ریکارڈ کا پتا نہ چلایا جا سکا
3۔ شوکت علی	73	11	---

معاملہ زیر تفتیش ہے اور چالان prosecuting agency کی طرف سے معزز عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

(ج) گرفتار اہلکاروں کی متعلقہ برانچ میں تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام			تعیناتی کی تاریخ
1۔	وقار علی	جونیئر کلرک	15.11.2014
2۔	بابر سہیل	جونیئر کلرک	25.04.2015
3۔	شوکت علی	جونیئر کلرک	24.12.2010

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ گرفتار اہلکار کب سے ڈی سی او آفس میں تعینات تھے نیز اس جرم میں کیا کسی آفیسر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟ یہاں پتا نہیں کب سے اسلحے کے جعلی لائسنس بن رہے تھے عام شہریوں کے لئے تو لائسنس پر پابندی ہے لیکن یہ جو کام ہو رہا تھا اس میں انہوں نے تین جونیئر کلرک وقار علی، بابر سہیل اور شوکت علی گرفتار کئے ہیں۔ ڈی سی او آفس میں جعلی لائسنس بن رہے تھے اور اس میں 73,73 کا پیاں برآمد ہوئی ہیں۔ بیس جعلی لائسنس وقار علی، آٹھ بابر سہیل اور گیارہ شوکت علی نے بنائے۔ تین جونیئر کلرک وسیع پیمانے پر انتہائی خطرناک کام کر رہے تھے اور اس میں کوئی آفیسر ملوث نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان تین کلرکوں کے علاوہ ڈی سی او آفس کا کوئی سینئر کلرک، سپرنٹنڈنٹ یا اوپر کا کوئی آفیسر involve نہیں تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو وہ بات پوچھ رہے ہیں اس سوال کا جواب دیں کہ ان تین کے علاوہ کوئی اور اس میں ملوث نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! محکمہ اینٹی کرپشن میں ایف آئی آر کا اندراج کروایا گیا ہے اس میں یہ جیل گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ADC(G) اس کی انکوائری کر رہے ہیں جو تاحال چل رہی ہے۔ اس میں سارے پہلو دیکھے جا رہے ہیں انشاء اللہ جب وہ مکمل ہو جائے گی اور اس میں کوئی اور بھی ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس میں دونوں محکمے انکوائری کر رہے ہیں ایک اینٹی کرپشن جہاں ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے اور دوسرا ADC(G)۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تقریباً ڈیڑھ سال پرانا کیس ہے تو اس میں کون سا ایسا مسئلہ فیثا غورث یا سائنسی فارمولا ہے جو نہیں بن پا رہا ہے۔ اس میں تین بندے پکڑے ہیں کیا ان

سے اگلوانا اتنا مشکل ہے کہ اس میں کون کون ملوث تھا، کہاں تک پیسا جاتا رہا، یہ گینگ کس طرح بنا۔ اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے کہ آج ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود یہ نہیں پتا چلایا جا سکا کہ ڈی سی او آفس سے کل کتنے لوگ شامل تھے، یہ کون سی حکومت ہے، کون سی گڈ گورننس ہے، کون سا لاء اینڈ آرڈر ہے کہ یہ اپنے محکمے کے لوگوں سے یہ نہیں پوچھ سکے کہ اس میں کون کون لوگ ملوث ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگر ہم نے اس معاملے کو ویسے ہی پس پشت ڈال دینا ہوتا تو محکمہ انٹی کرپشن نے تو پرچہ دے دیا تھا لیکن ہم نے پھر بھی ایک detail inquiry hold کی ہوئی ہے جو ہر پہلو سے اس معاملے کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس میں اور کون کون سے لوگ ملوث ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتایا جائے کہ کون انکوائری کر رہا ہے، اس بورڈ کے اراکین کون کون ہیں، ابھی تک انکوائری میں کیا چیز ملی ہے اور ڈیڑھ سال میں انکوائری کس سٹیج پر پہنچی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میں ان کو لے کر دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں detail مانگی ہوئی ہے لہٰذا یہ مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی latest position کیا ہے اور جو معاملہ زیر سماعت ہے وہ کون سی stage پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں latest position یہ ہے کہ انکوائری کمیٹی جس کو ADC(G) صاحب hold کر رہے ہیں انہوں نے ابھی اپنی رپورٹ فائنل نہیں کی جب رپورٹ مکمل ہو جائے گی تو پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی رپورٹ فائنل نہیں ہوئی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کیا انڈیا، کشمیر میں مذاکرات کر رہے ہیں، یہ کتنا وقت اور لیں گے، کب تک رپورٹ آ جائے گی کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے؟ ان کے ڈی سی او آفس سے اسلحے کے

لائسنس چوری ہوئے ہیں اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے کہ ابھی تک یہ انکوائری مکمل نہیں ہوئی، یہ باقی انکوائریوں کا کیا کر رہے ہوں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاء اللہ بہت جلد انکوائری مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ کمیٹی کو refer کریں ہم اس کا پتا لگائیں گے کہ اس میں کتنے لوگ ملوث ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس کی انکوائری ہو رہی ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سوال کمیٹی میں بھیج دیں یہ بڑا اہم سوال ہے کیونکہ اس میں بڑے پیمانے پر لوگ ملوث ہیں۔ یہ معاملہ بڑے عرصے سے چل رہا ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ چاہتے ہیں کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ میرے خیال میں آپ کو کافی ٹائم لگے گا اس لئے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک دی جائے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فرانزک سائنس لیبارٹری لاہور سے متعلقہ تفصیل

*5738: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برڈوڈ روڈ لاہور پر موجود فرانزک سائنس لیبارٹری بند کر دی گئی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی فرانزک لیبارٹری چوہنگ میں جدید ترین سہولیات ہونے کے باوجود چوری شدہ گاڑیوں کے لئے ٹیسٹ کی لائنیں لگ جانے کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے ؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت، عوام کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے برڈوڈ روڈ لاہور کی فرانزک سائنس لیبارٹری کو دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) غلط ہے، مزید برآں پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں عوام کو درپیش مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے گاڑیوں کے انجن اور چیسز نمبر کی تصدیق کرنے کا کام روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے فروری 2012 سے لے کر اب تک 3061 کیس پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کو موصول ہوئے ہیں اور اُن سب کی رپورٹس متعلقہ اداروں کو بھیج دی گئیں ہیں تاحال کسی بھی گاڑی کا ٹیسٹ التواء کا شکار نہیں ہے، پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی سے روزانہ کی بنیاد پر 8 سے 10 گاڑیوں کی رپورٹس متعلقہ اداروں کو بھیج دی جاتی ہیں۔

(ج) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی The Punjab Forensic Science Agency Act 2007 کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی۔ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کی تعمیر مراحل سے گزرتی رہی ہے لیکن عملی طور پر جنوری 2012 سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی نے کچھ شعبوں کے مکمل ہونے کے بعد متعلقہ شعبوں کی رپورٹس جاری کرنا شروع کر دیں، مزید برآں پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا ترقیاتی منصوبہ فروری 2013 تک مختلف تکنیکی مراحل سے گزر کر مکمل ہوا۔ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی تکمیل کے بعد یہاں پر پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے 14 ڈسپلنز میں رپورٹ جاری ہوتی ہے، پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی سٹیٹ آف آرٹ ایجنسی ہے جو کہ حکومت پنجاب نے اربوں روپے کی لاگت سے قائم کی گئی ہے جس میں ایک چھت کے نیچے جدید ترین مشینری موجود ہے اور یہاں پر اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور سائنسی تجربے کے حامل 163 فرانزک سائنسدان اور لیبارٹری ٹیکنیشن کام کر رہے ہیں۔ برڈوڈ روڈ لاہور کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری میں صرف چند فرانزک ڈسپلن میں رپورٹس جاری کی جاتی تھیں جس کی مشینری وقت گزرنے کے ساتھ غیر فعال اور پرانی ہو چکی تھیں لہٰذا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے قیام کے بعد برڈوڈ روڈ کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری کے دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ جواب 2015 کا ہے اور اس کو آئے ہوئے دیکھ لیں کہ کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔ اس کے جز (ج) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے قیام کے بعد بر ڈوڈ روڈ کی پنجاب فرانزک سائنس لیبارٹری کے دوبارہ کھولنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو اربوں روپے کی لاگت میں بلڈنگ بنی ہوئی ہے اور اس پر مزید construction کا کام جاری ہے وہ کیوں کیا جا رہا ہے اور اس پر اخراجات کیوں کئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ ہماری جو جدید نئی فرانزک سائنس لیبارٹری بنی ہے وہ state of the art ہے اس کا دنیا میں دوسرا اور ایشیاء میں پہلا نمبر ہے۔ وہ جدید ترین لیبارٹری ہے اور یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اس لیبارٹری میں انگلینڈ، آسٹریلیا اور یورپ سے بھی ٹیسٹ ہونے کے لئے آتے ہیں۔ اب جہاں تک میری بہن فرما رہی، جو پرانی لیبارٹری ہے اس لیبارٹری کے ہوتے ہوئے اس کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک تو یہ پرانی ہو چکی ہے اور دوسرا اس میں وہ سہولیات ہی نہیں ہیں جو آج کے جدید دور کے مطابق دی جا سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں، ڈیسک بجے ہیں تو مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ میرا ابھی اس پر سوال ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے، اب اس میں آپ کیا کرنا چاہتی ہیں؟ انہوں نے ساری بات آپ کو بتا دی ہے کہ دنیا کی نمبر 1 لیبارٹری ہے جس میں اب وہ سارا کام ہو رہا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے کوئی سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے۔ اتنا شور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو سمجھ نہیں آئی، ان کو دوبارہ بتا دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں۔ ان کی آخری بات تالیوں کی گونج میں سمجھ آ گئی ہے کہ اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا سوال صرف یہ تھا کہ جب ضرورت نہیں ہے تو اربوں روپے کی لاگت سے اس پر کام کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! بر ڈوڈ روڈ لاہور پر جو ٹیسٹنگ لیبارٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ انہوں نے جو علیحدہ لیبارٹری بنائی ہے وہ دنیا کی بہترین لیبارٹری ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال برڈ وڈ روڈ لاہور لیبارٹری پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہی ہیں؟ (قطع کلامیاں)

No cross talk. Please don't do like this. جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 6314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شیشہ سموکنگ کے ہوٹلوں اور اس کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*6314: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 میں لاہور میں شیشہ سموکنگ کی روک تھام کے سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں شیشہ سموکنگ کی سہولت فراہم کرنے والے ہوٹلوں اور کیفوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت مختلف اوقات میں تشہیری مہم کے ذریعے شیشہ سموکنگ کی روک تھام، نوجوان نسل پر اس کے برے اثرات اور اس سے بچنے کے لئے اقدامات سے عوام کو آگاہ کرتی رہتی ہے نیز TV اور ریڈیو پر بذریعہ اشتہارات اس برائی / لعنت کے متعلق نوجوان نسل کو آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس بری لعنت سے محفوظ رہ سکیں۔

تاہم ضلع لاہور میں سال 2013 میں 112 اور سال 2014 میں شیشہ سموکنگ کرنے والوں کے خلاف 24 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت نے مقامی پولیس کی مدد سے ہوٹل مالکان اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کافی شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے اور ان کا سامان حسب ضابطہ قبضہ میں لیا ہے تاہم سال 2013 میں 38 اور سال 2014 میں ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ب) میں تھا کہ مذکورہ عرصہ میں شیشہ سموکنگ کی سہولت فراہم کرنے والے ہوٹلوں اور کیفوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کتنے مقدمات درج کئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت نے مقامی پولیس کی مدد سے ہوٹل مالکان اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کافی شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کافی کا کیا مطلب ہے، کتنے شیشہ گھروں کو سیل کیا ہے، یہ سوال 2015 کا ہے اور کیا اب تک وہ سیل ہی ہیں یا ڈی سیل ہو گئے ہیں اور ان کو کیا سزا ملی ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے 38 بتائے ہیں، ایک اور مقدمہ بھی بتادیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں یہ تقریباً 39 کے قریب بنتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر کہیں تو میں ان ہوٹلوں اور شیشہ کیفوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں جو لاہور میں سیل کئے گئے اور اب وہاں کوئی شیشہ گھر نہیں چل رہا۔ حکومت پنجاب نے اس پر سختی سے عملدرآمد کروایا ہوا ہے۔ یہاں پہلے کافی شیشہ گھر تھے، شیشہ چل رہا تھا لیکن ہماری موجودہ حکومت نے الحمد للہ اس وباء پر قابو پایا ہے اور تمام شیشہ گھر بند کر دیئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اس میں جو مقدمات درج ہوئے تھے ان کا اب تک کیا ہوا ہے؟ آیا سزا ہوئی ہے، جرمانہ ہوا ہے یا کیا ہوا ہے؟ یہ جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان کے چالان کر دیئے گئے، وہ کیس تو عدالتوں میں چلے گئے۔

جناب سپیکر: یہ اب latest position پوچھ رہے ہیں۔ آپ بتادیں، اگر وہ عدالتوں میں چلے گئے ہیں، اگر کوئی بری ہو گیا ہے یا کسی کو سزا ہو گئی ہے وہ بتادیں اگر آپ کے پاس تفصیل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! وہ تو عدالت نے جزا و سزا دینی ہے۔ اگر یہ latest position پوچھتے ہیں تو وہ میں منگوا کر دے سکتا ہوں، وہ ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ نے کافی اچھا اقدام کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6967 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے، اب کیا کریں؟

معزز ممبر: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7846 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7910 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر سوال نمبر 7947 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈولفن فورس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7947: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں، ڈولفن کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟

(ب) اس فورس کے قیام پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس فورس میں کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں کتنی ماہانہ pay پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(د) اس فورس کے لئے کتنی موٹر بائیک، کتنی رقم میں خرید کی گئی ہیں، فی موٹر بائیک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھا اور کس کس کمپنی اور ادارے نے ان کی فراہمی کے لئے ٹینڈر جمع کروایا اور کس کمپنی کو یہ ٹینڈر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) مہتمم پولیس موبائلز، لاہور سے تحریری رپورٹ بحوالہ ریفرنس نمبری 150/hc-mobile مورخہ 25.01.2017 حاصل کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو تحریر ہے کہ متعلقہ نہ ہے۔ ڈولفن فورس کے قیام، قاعدہ اور قانون کی بابت CPO پنجاب سے تحرک کیا جائے۔

(ب) ڈولفن فورس کے قیام پر 15۔2014 میں 388.533، 16-2015 میں 803.825 جبکہ 17۔2016 میں 1048.35 ملین روپے خرچ ہوئے

(ج) ڈولفن سکواڈ کی ریکروٹمنٹ، ماہانہ تنخواہ اور سکیل کی بابت انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ دفتر ڈی آئی جی آپریشنز لاہور اور اکاؤنٹنٹ ڈولفن سکواڈ سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو ذیل ہے:

عہدہ	نفری	پے سکیل	ماہانہ تنخواہ
کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل (جن کو نمبر الاٹ ہو چکے)	1403	07	24790 روپے
درجہ چہارم (میسن، الیکٹریشن)	10	05	22124 روپے
درجہ چہارم (نائب قاصد، دھوبی، خاکروب، لانگری، باربر، ماشکی، کارپینٹر)	163	01	19996 روپے

(د) 300 موٹر بائیکس خریدی گئیں 1,299,999 روپے فی موٹر سائیکل کی قیمت ہے، 389,999,700/- روپے ٹوٹل موٹر سائیکل کی قیمت ہے، مورخہ 21۔فروری 2016 کو "نوائے وقت"، "DAWN"، Daily میں ٹینڈر دیا گیا جس بابت اٹلس ہنڈا موٹر بائیک اور پاک سوزوکی کی موٹر بائیک نے ٹنیڈر جمع کروایا اور ٹیکنیکل کمیٹی سے پاک سوزوکی مسترد اور ہنڈا اٹلس پاس پائی گئی تھی لہٰذا یہ ٹینڈر ہنڈا اٹلس کمپنی کو دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ لاہور میں ڈولفن فورس کا قیام کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت ہوا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب میں لکھ کر بھیجا ہے کہ اس کا جواب ہم سے متعلقہ نہ ہے، ڈولفن فورس کا قیام سی پی او پنجاب سے پوچھا جائے۔ سی پی او پنجاب کیا محکمہ ہوم کے نیچے نہیں آتے؟ اگر وہ آتے ہیں تو پھر محکمہ ہوم اس کا جواب مجھے کیوں نہیں دے رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میرے بھائی درست فرما رہے ہیں۔ یہ printing میں mistake ہوئی ہے۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ڈولفن فورس کو وزیراعلیٰ پنجاب نے کیبنٹ میٹنگ میں approve کیا تھا، actually جو ڈولفن فورس ہے اس کا idea ہم نے ترکی سے لیا تھا جہاں 1994 سے بہت کامیابی سے یہ سسٹم چل رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر اس کا یہاں قیام عمل میں لایا گیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس چیز کا جواب تو کہیں سے نہیں آیا کہ کس قاعدے اور قانون کے تحت اس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کو ایک انکوائری کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ اربوں روپیہ اس ڈولفن فورس پر لگا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں کہ وہ اس کا جواب لے کر آئیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے اندر انہوں نے مجھے تھوڑی سی provide detail کی ہے جس میں standing powers کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمالیہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عوامی احتجاج سے ہونے والے نقصان سے متعلقہ تفصیلات

*8025: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 19- جون 2012 کو کمالیہ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلاؤ گھیراؤ سے قیمتی سرکاری و پرائیویٹ گاڑیاں و املاک جلا دی گئی تھیں جس سے سرکاری اور عام پبلک کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سانحہ کے ذمہ داران کے تعین کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر عدالتی تحقیقات کروائی گئی تھیں؟

(ج) یہ تحقیقات کس جج سے کروائی گئی تھیں کیا اس نے انکوائری کر کے رپورٹ حکومت کو پیش کی ہے تو اس کی finding کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس انکوائری کروانے پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی؟

(ہ) اگر اس جوڈیشل انکوائری پر ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تو اس کی بھی تفصیلات فراہم کریں؟اگر جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ کی روشنی میں کسی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) محمد حسن ولد غلام محمد قوم فتیانہ ساکن مل فتیانہ تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو مسٹر احسن ریاض فتیانہ کا کزن ہے نے مقدمہ نمبر206 مورخہ 22.06.2012بجرم 148/149/ 324/440/436ت پ تھانہ سٹی کمالیہ منصور ولد نور محمد قوم زرگر وغیرہ 21کس نامزد اور1200/1000کس نامعلوم اشخاص کے خلاف درج رجسٹر کروایا تھا۔ریاض فتیانہ کے ڈیرہ پر موجود محمد آصف ولد تجمل قوم سید نے ملزم منصور وغیرہ کو روکنے کی کوشش کی تو منصور، سہیل اور آصف نے اپنے اپنے اسلحہ کے بٹوں سے محمد آصف ولد تجمل کو شدید مضروب کر دیا جبکہ جملہ ملزمان نے ریاض فتیانہ کے ڈیرہ میں داخل ہو کر 7کارہائے 17موٹر سائیکلوں و دیگر ضروری سامان کو آگ لگا کر نذر آتش کر دیا۔مزید اس دوران پولیس کی سرکاری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

(ب) اس سانحہ کے ذمہ داران کے تعین کے لئے جوڈیشل انکوائری کروائی گئی۔

(ج) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔جنہوں نے فریقین کے بیانات قلمبند کئے تھے۔جسٹس صاحب نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن اس بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(د) کمیشن انکوائری آفیسر/مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی لاہور ہائی کورٹ لاہور نے اس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی اخراجات مانگے اور نہ ہی ریکارڈ میں موجود ہیں۔

(ہ) جناب جسٹس لاہور ہائی کورٹ لاہور نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن جوڈیشل انکوائری کی کاپی باضابطہ طور پر وصول نہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر اس سوال کے جواب جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ اکیس کس نامزد کئے گئے تھے، مجھے ان اکیس آدمیوں کے نام بتا دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اکیس صاحبان جو ہیں، جن کے نام بطور ملزمان لکھے گئے ہیں وہ ان کے ناموں کا پوچھ رہے ہیں، اگر آپ کے پاس لسٹ ہے تو بتا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ اتنی دیر لگا رہے ہیں، میرا سوال اتنا مشکل تو نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اکیس لوگ نامزد ہیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! مجھے پانچ منٹ دے دیئے جائیں، اتنی دیر میں دوسرا سوال پوچھ لیا جائے۔ میرے پاس ایک کاغذ ادھر ادھر ہوا ہے، وہ ابھی مل جاتا ہے۔ ساری detail میرے پاس ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو پڑھیں گے تو اس کے اندر بتایا جاتا ہے کہ ڈیرے کے اوپر 17 گاڑیاں، 17 موٹر سائیکل اور دیگر سامان کو آگ لگا کر نذر آتش کر دیا گیا۔ اس کے بعد مزید اس دوران پولیس کی سرکاری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ یعنی سرکار کی بھی گاڑیاں تباہ کی گئیں تو کیا ان کو پتا ہی نہیں کہ کس نے آگ لگائی، کس نے پولیس کی گاڑیاں تباہ کیں۔ کسی ایک سیاستدان کے گھر کے اوپر ایک حملہ ہوا ہے۔ اس کے بعد اس سوال کے جواب جز (ج) کے اندر دیکھیں تو وہ اس میں کہتے ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کرنے کے لئے مقرر ہوئے جنہوں نے فریقین کے بیانات قلمبند کئے تھے۔ جسٹس صاحب نے اس معاملہ کی جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی لیکن اس بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ریکارڈ موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی جوڈیشل انکوائری کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ ان کا جو پہلا سوال ہے کہ اس مقدمہ میں کتنے ملزمان بے گناہ ہوئے، کتنے گنہگار ہوئے۔ میں نام پڑھ دیتا ہوں۔ منصور ولد نور محمد، بے گناہ تھا۔ ماناں ولد اسلم، بے گناہ تھا۔ محمود ولد عبدالرزاق گرفتار ہوا۔ خالد، بے گناہ تھا۔ گوگا، بے گناہ تھا۔ رشید، بے گناہ تھا۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے صرف نام بتادیں اور یہ بتادیں کہ ان میں گنہگار کون ہیں اور گنہگار کتنے ثابت کئے کیونکہ محکمہ یہاں پر مان رہا ہے کہ گاڑیاں جلیں، موٹر سائیکل جلے، گھر جلا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! آپ مجھے جواب دینے دیں۔ اس میں سہیل ولد اسلم گرفتار ہوا۔ آصف ولد اسلم گرفتار ہوا۔ ارشاد بے گناہ ہوا۔ درازبھٹی بے گناہ ہوا۔ افتخار بے گناہ ہوا۔ طیب بے گناہ ہوا۔ رانا حماد بے گناہ ہوا۔ افتخار بے گناہ ہوا۔ مبشر بے گناہ ہوا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح interrupt نہ کریں۔ پلیز، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا۔ آپ نے سوال کیا ہے اور مجھے جواب دینے کا اتنا حق ہے۔ اس میں ابتدائی طور پر تفتیش ہوئی پھر اس کے بعد ڈی آئی جی نے اس کی تفتیش کی۔ اس میں انہوں نے جو لوگ نامزد کئے وہ گرفتار ہو کر جیل میں گئے لیکن مدعی ایک دن بھی عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔ دو سال کے بعد 249-A کے تحت۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سراسر جھوٹ بولا جا رہا ہے اور غلط جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ دیکھیں وہ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں آپ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کی جائے، ایسے اچھا نہیں لگتا۔ اگر آپ ان کا جواب غلط ثابت کر دیں گے تو ہم اس کا notice لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ شروع میں دیکھ لیں کہ اس کیس میں مدعیت ہماری تھی، آگ میرے گھر پر لگائی گئی تھی، میرے گھر پر جلاؤ گھراؤ ہوا تھا، میں بھی اس ایوان کا ممبر ہوں۔ ایوان کے ایک ممبر کے گھر کا جلاؤ گھراؤ ہوا تھا جس کے بارے میں غلط جواب دیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سنیں پھر آپ کی بات بھی سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! چالان عدالت میں گیا، دو سال تک عدالت ان کو بلاتی رہی، ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے اور بالآخر عدالت نے 249-A کے تحت ملزمان کو فارغ کیا اور ان کا چالان داخل دفتر کیا۔ اس مقدمے میں ان کی یہ دلچسپی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے JIT کی رپورٹ پیش نہیں کی، یہ یہاں پر خود بتا رہے ہیں کہ سب بندے بے گناہ ہو گئے تھے۔ تو کیا اوپر سے جن آئے تھے جنہوں نے گاڑیاں جلادیں اور سامان کو آگ لگادی حالانکہ محکمہ own کر رہا ہے۔ کسی نے تو آ کر آگ لگائی تھی۔ kindly آپ ان سے پوچھ دیں کہ تمام لوگ بے گناہ تھے تو کیا اوپر سے کوئی خلائی مخلوق آئی تھی، کوئی ہوائی چیزیں آئی تھیں جنہوں نے آگ لگائی، چیزوں کا نقصان کر دیا، حتیٰ کہ پولیس کی گاڑیاں تک جلادیں۔ کون سی مخلوق نے یہ سب کچھ کیا اور کیا پولیس سو رہی تھی کہ ان کی گاڑیاں بھی جل گئیں؟

جناب سپیکر: جو رپورٹ ان کے پاس ہے انہوں نے وہی پڑھ کر آپ کو سنا دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جب ان کے پاس ریکارڈ موجود نہیں تھا تو انہوں نے ذکر کیسے کر دیا؟

جناب سپیکر: آپ personal نہ ہوا کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ محکمہ نے لکھ کر بھیجا ہے کہ اس بارے میں ریکارڈ موجود نہ ہے۔ یہ انہوں نے لکھ کر دیا ہے کہ ریکارڈ موجود نہ ہے تو یہ ابھی JIT کا ریکارڈ کہاں سے بتا رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس JIT کا ریکارڈ ہے تو مجھے پیش کریں۔ انہوں نے خود لکھ کر دیا ہے کہ JIT کا ریکاڈ نہ ہے اور یہ میں نے نہیں لکھا لیکن یہ ابھی کہاں سے JIT کا واقعہ سنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں گے تو میں ان سے پوچھوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! واقعی یہ وقوعہ ہوا تھا، لوگ پیش ہوئے تھے، لوگ گنہگار بھی ہوئے تھے، چالان عدالت میں گیا تھا، گواہ بھی یہ تھے اور مدعی بھی یہ تھے۔ یہ بیان دیتے تو ان لوگوں کو سزا ہوتی، انہوں نے ایک دن بھی عدالت میں سامنا نہیں کیا۔ جو لوگ گنہگار تھے وہ trace ہوئے تو ان کا چالان کر دیا اور عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر: جو گنہگار بنے آپ نے ان کا چالان کر دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! بالکل۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ہ) میں کہا ہے کہ انکوائری کی کاپی باضابطہ طور پر وصول نہ ہوئی اس لئے کوئی action نہ لیا گیا۔ جو لکھ کر دے رہے ہیں اور جو یہاں پر باتیں کر رہے ہیں ان میں تو totally تضاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی action لیا ہی نہیں ہے چونکہ ہمارے

پاس JIT کی کاپی ہی نہیں۔ کیا جو چیز JIT کے پاس جاتی ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے، غائب ہو جاتی ہے؟ یہ جو لکھ کر ایوان میں دے رہے ہیں اور جو بول رہے ہیں اس میں فرق کیوں ہے؟ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: میں ایسے کمیٹی کے سپرد نہیں کرتا، پہلے ان کی بات سن لینے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری ہمیں سچ بتائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ عدالت میں گئے ہی نہیں اور ادھر ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس ریکارڈ موجود نہیں ہے، ہمیں انکوائری کی کوئی کاپی نہیں ملی اس لئے ہم نے کوئی action نہیں لیا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب ادھر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم نے بندے چالان کر دیئے۔ میں اس ایوان کا معزز ممبر ہوں اگر میرے گھر پر حملے کے بارے میں اس طرح کا جواب ملے گا تو پھر ایوان کا یہ کیا طریق کار ہے؟ ایوان کے اندر ممبران کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور سفید جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، سب معزز ممبران ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو لکھ کر دیا گیا ہے اس پر بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ ایک ایم پی اے کے ساتھ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں پوچھتا ہوں آپ ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔ میرے بھائی اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ میرے بھائی کس بات پر کہہ رہے ہیں کہ میں نے جھوٹ بولا ہے، میں تو facts پر بات کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ دو تین سال یعنی جب تک یہ مقدمہ چلا ہے اگر ادھر ان کی ایک بھی evidence ہوئی ہو، اگر وہاں سے ان

کے وارنٹ گرفتاری نہ نکلے ہوں، اگر وہاں سے A-249 کے تحت ملزمان فارغ نہ ہوئے ہوں، ان کا کیس داخل دفتر نہ ہوا ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ میں اگلی بات کا بھی جواب دے دوں، پہلی بات یہ ہے کہ یہ JIT نہیں تھی میں اپنے بھائی کی اصلاح کر دوں کہ واقعی اس میں جوڈیشل انکوائری تھی جو ہائی کورٹ کے جج صاحب نے کی لیکن جب کیس ہی داخل دفتر ہو گیا تو محکمے کا interest نہیں رہ جاتا۔ انہوں نے خود دلچسپی نہیں لی اور اس سوال کی مد میں یہ فرمانا کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا معزز ممبر کا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے یا جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ اس کے بعد محکمے نے کیا پیروی کرنی ہے یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات عرض کروں گا۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں ان کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ پہلے آپ تشریف رکھیں، یہ بات اچھی نہیں ہے۔ آپ ان کی بات سنیں اس کے بعد آپ کی بات سنی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! جس بات پر میرے فاضل دوست agitate کر رہے ہیں وہ ہمیں حسب ضابطہ انکوائری نہیں آئی۔ جیسے جواب میں کہا ہے کہ وہ رسم پیش کی تھی لیکن حسب ضابطہ جو طریق کار ہوتا ہے ہائی کورٹ کے جج صاحب کی طرف سے لکھ کر نہیں آئی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں دیکھیں گے کہ ان کی کیا رپورٹ آتی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر: سوال نمبر 8164 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پولیس کے لئے خرید کردہ موٹر سائیکلوں سے متعلقہ تفصیلات

8164*: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس لاہور نے سال 15-2014 کے دوران موٹر سائیکلیں خریدی ہیں؟

(ب) سال 15-2014 کے دوران لاہور پولیس کے لئے خریدی گئی موٹر سائیکلیں کس کمپنی کی تھیں کتنے میں خریدی گئیں نیز اس کی خریداری کے لئے مقامی کن کن اخبارات میں اشتہارات دیا گیا مقامی اخبارات کی تفصیل اور تاریخ سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پولیس کے لئے سال 15-2014 کے دوران خریدی گئی موٹر سائیکلوں میں پیپرا رولز کو فالو کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) پنجاب پولیس نے سال 15-2014 میں لاہور پولیس کے لئے موٹر سائیکلیں خریدی تھیں۔

(ب) سال 15-2014 میں لاہور پولیس (ڈولفن سکواڈ) کے لئے 300 عدد ہنڈا موٹر سائیکل ایڈوینچر ماڈل، رنگ سفید خریدی گئیں تھیں۔ جن کی فی یونٹ قیمت۔/1299999 روپے تھی ان کی خریداری کے لئے انگلش اخبار "The Nation" مورخہ یکم اکتوبر 2014 اور اردو اخبار روزنامہ "جنگ" مورخہ 30۔ستمبر 2014 میں اشتہارات دیئے گئے تھے

(ج) ان موٹر سائیکلوں کی خریداری میں پیپرا رولز کو فالو کیا گیا تھا، اور اس خریداری کے عمل میں موٹر سائیکل بنانے والی دو اہم کمپنیوں (پاک سوزوکی کمپنی اور اٹلس ہنڈا کمپنی) نے حصہ لیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ہنڈا کی جو موٹر سائیکل خریدی گئی تھیں یہ کتنے CC تھیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہنڈا کی جو موٹر سائیکلیں خریدی گئی تھیں یہ کتنے horsepower کی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ 500 CC تھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوزوکی کمپنی اور ہرکولیس بھی تھیں اور سوزوکی کمپنی نے 650 CC کی offer کی تھی اور اس کی قیمت بھی آدھی تھی تو اس کو کیوں نہیں لیا گیا اور یہ 500 CC دگنی قیمت پر کیوں لی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس میں اوپن ٹینڈر دیا گیا تھا اس میں جس کا کم ریٹ تھا اس سے موٹر سائیکلیں لی گئی تھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! ذرا ایوان کے decorum کا خیال کریں۔ I am thankful to you ان کو بات کرنے دیں اور ان کی بات سنیں۔ جی، آپ نے کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس میں باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا، اس میں ٹینڈرز ہوئے اور جس نے کم بولی دی اس کے نام ٹینڈر ہوا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب اس کے ٹینڈر کھلے تھے تو اس میں صرف دو کمپنیاں ہی کر رہی تھیں اور ٹینڈر کے بعد فائنل تو سوزوکی کمپنی کے نام CC 650 کے لئے ہوا تھا لیکن خریدی اور گئیں؟

جناب سپیکر: طریق کار یہ ہے کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا اور جو پارٹیاں آئیں ان میں سے جو lowest ہوگا اسے ٹینڈر دے دیا ہوگا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتادیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! lowest price تو دوسری کمپنی کی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ وہ ایک اوپن ٹینڈر تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کوالٹی کی بھی بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس میں جتنی مرضی پارٹیاں آ جائیں، جتنی آئی تھیں ان میں سے جس کا lowest rate تھا اس کو دیا گیا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 8301 میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا سوال ہے لیکن وہ ملک سے باہر ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8314 جناب انعام اللہ خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8328 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے وہ مجھ سے کہہ کر گئی ہیں کہ انہیں کسی کام کے لئے جانا ہے اس لئے

اس سوال کو pending کر لیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8329 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جب اس محکمہ کے سوالات آئیں گے تو سب سے پہلے اس سوال کا جواب دیا جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایک سال کے بعد بھی اس سوال کا جواب نہیں آیا حالانکہ یہ ایک اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں کہ اس سوال کا جواب کب تک دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس سوال کو pending فرما دیں۔ اس سوال کے حوالے سے ہم نے مختلف agencies سے reports لینی ہیں اس لئے ہمیں اس کا جواب دینے کے لئے تھوڑا سا وقت دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا اسی اجلاس کے دوران اس سوال کا جواب دے دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! انشاء اللہ اسی اجلاس میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں اس سوال کو پہلے ہی pending کر چکا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 8346 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8347 میاں طارق محمود کا ہے۔ وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 8402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکندریہ کالونی سے نشہ کا کاروبار ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8402: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکندریہ کالونی (چنگڑ محلہ) بند روڈ نزد یتیم خانہ لاہور میں نشے کا دھندا عروج پر ہے جس کی وجہ سے نوجوان تیزی سے اس نشے کی لت میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی مرتبہ اس علاقہ کو اس گھناؤنے کاروبار کے حوالے سے پوائنٹ آؤٹ کیا گیا لیکن متعلقہ پولیس کارروائی کرنے سے گریزاں ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جگہ کو نشے کے کاروبار سے پاک کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) حسب رپورٹ مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور تحریر ہے کہ عوام الناس و خفیہ طریقہ سے علاقہ کے متعلق معلومات حاصل کی گئی ہیں اور افسران و ملازمان تھانہ ہذا کو اس بارے میں بریف کیا گیا اور مختلف ٹیمیں تشکیل دے کر باوردی اور سول پارچات میں علاقہ کی نگرانی کرتے ہوئے مختلف لوگوں پر نظر رکھی گئی ہے اور بدنام منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے۔

(ب) اس دھندہ میں ملوث لوگوں کے خلاف مقامی پولیس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے 55 مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔ جن مقدمات میں برآمد شدہ چرس 16 کلو 921 گرام، افیون 1540 گرام، شراب 288 لیٹر ہے۔

(ج) مزید مقامی پولیس کی کوشش ہے کہ علاقہ ہذا منشیات سے پاک ہو کڑی نگرانی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ:

"اس دھندے میں ملوث لوگوں کے خلاف مقامی پولیس نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے 55 مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔ جن مقدمات میں برآمد شُدہ چرس 16 کلو 921 گرام، افیون 1540 گرام اور شراب 288 لیٹر ہے۔"

میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ ان 55 مقدمات میں کتنے لوگ ملوث ہیں، کتنے لوگ پکڑے گئے اور کتنے لوگوں کے اب تک چالان ہو چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! اس آبادی سے ایک بہت بڑے منشیات فروش محمد حسین چنگڑ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے اس پر کبھی کسی نے ہاتھ نہیں ڈالا تھا۔ یہ جرائم کا کنگ تھا اور اس کو پکڑ لیا گیا ہے۔ محترمہ نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ ان 55 مقدمات میں کل

کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں تو یہ fresh question بنتا ہے۔ پولیس نے جو مقدمات درج کئے اور جو منشیات برآمد کی گئی ہیں ان کے بارے میں جواب دے دیا گیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 55 مقدمات درج کئے گئے ہیں تو جن لوگوں کے خلاف یہ مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تعداد کا معزز پارلیمانی سیکرٹری کو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح چالان کتنے لوگوں کا ہوا ہے یہ انہیں پتا ہونا چاہئے اور کتنے لوگوں کو سزا ملی یہ بھی ان کے علم میں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے تو بڑا relevant and simple ضمنی سوال پوچھا ہے اور یہ fresh question نہیں بنتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا یہ ایک ہی آدمی سے سب کچھ برآمد ہوا ہے، آپ کو بتانا پڑے گا کہ کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگ گرفتار کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میں یہ ساری تفصیل لے کر ایوان کی میز پر رکھ دوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے اور میں نے ذاتی طور پر اس علاقے کو visit کیا ہے۔ وہاں پر کھلے عام نئی نسل کو نشے کا عادی بنایا جا رہا ہے کیونکہ وہاں پر شراب، افیون اور چرس کھلے عام فروخت ہوتی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے داخلہ کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے داخلہ کو refer کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال جناب رمیش سنگھ اروڑا کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب رمیش سنگھ اروڑا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں امن کے منافی مواد سے متعلقہ تفصیلات

*8541: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت امن کے منافی مواد کو ہٹانے اور برداشت کو یقینی بنانے کے حوالے سے کوئی قانونی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی امن کے منافی مواد کی جانچ پڑتال، برداشت اور بھائی چارہ بڑھانے کی صلاحیت کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):

(الف) متحدہ علماء بورڈ پنجاب سے سفارشات وصول ہونے کے بعد محکمہ داخلہ پنجاب ضابطہ فوجداری 1898 کے سیکشن A-99 کے تحت نفرت انگیز مواد (کتب، سی ڈیز، رسالے وغیرہ) پر پابندی عائد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔

(ب) محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب نے قابل اعتراض لٹریچر (نفرت انگیز مواد) کے معاملات کو دیکھنے کے لئے متحدہ علماء بورڈ پنجاب کو از سر نو تشکیل دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ضلعی امن کمیٹیاں اور ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں مخصوص وقفہ سے اجلاس منعقد کرنے کی پابند ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں"۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹیاں کیا کردار ادا کر رہی ہیں اور اب تک اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ معزز ممبر اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت امن کے منافی مواد کو ہٹانے اور برداشت کو یقینی بنانے کے حوالے سے کوئی قانونی اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ داخلہ پنجاب نے ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی

ہوئی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کمیٹیوں نے آج تک کیا کام کیا ہے اور ان کی کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! حکومت ان معاملات کو دو طرح سے handle کر رہی ہے۔ ایک تو قانون کے ذریعے یعنی جو بھی آدمی ایسا جُرم کرے اس کو پکڑا جائے۔ اس کے علاوہ ہم نے ضلعی امن کمیٹیاں اور بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں تمام علمائے کرام اور علاقے کے معززین کو شامل کیا گیا ہے تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے، مذہبی تعصب پیدا نہ ہو اور ایک ہم آہنگی کی فضا قائم کی جاسکے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب نے قابل اعتراض لٹریچر (نفرت انگیز مواد) کے معاملات کو دیکھنے کے لئے متحدہ علماء بورڈ پنجاب کو از سر نو تشکیل دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی، عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین امن، رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ضلعی امن کمیٹیاں اور ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیاں مخصوص وقفہ سے اجلاس منعقد کرنے کی پابند ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مخصوص وقفہ سے کیا مراد ہے، کتنے عرصہ بعد اجلاس منعقد ہوتا ہے، اب تک کتنے اجلاس منعقد ہو چکے ہیں اور اس کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں اب مکمل ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے چند دنوں میں یہ بہت actively کام کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ یہ کمیٹیاں ہر ماہ اپنا اجلاس منعقد کیا کریں گی۔ کافی دیر سے ان کمیٹیوں کی تشکیل کے حوالے سے کام ہو رہا تھا اور اب یہ کمیٹیاں مکمل ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ان ضلعی بین المذاہب ہم آہنگی کمیٹیوں کا معیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل): جناب سپیکر! ان کمیٹیوں میں اچھے کردار والے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جن کو سوسائٹی میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے اچھا جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ تمام سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: تھانہ گرین ٹاؤن میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ گرین ٹاؤن لاہور میں سال 2009 سے اب تک کتنے ڈکیتی و چوری کے مقدمات درج ہوئے، سال وار بیان کریں؟

(ب) تھانہ کی حدود میں سال 2009 سے اب تک موٹر سائیکل اور کاریں چھیننے کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) ان مقدمات کے دوران کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، ان میں سے کتنے ملزمان کو جوڈیشل کیا گیا اور کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں 6965، سال 2010 میں 1055، سال 2011 میں 1145، سال 2012 میں 1057، سال 2013 میں 1094 اور سال 2014 میں 1028 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) سال 2009 میں موٹر سائیکلوں کے 25 کار کے 9، سال 2010 میں موٹر سائیکلوں کے 40، کار کے 8، سال 2011 میں موٹر سائیکلوں کے 68 کار کے 17، سال 2012 میں موٹر سائیکلوں کے 48 کار کے 17، سال 2013 میں موٹر سائیکلوں کے 27 کار کے 24 اور سال 2014 میں موٹر سائیکلوں کے 20 اور کار چوری کے 7 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2009 میں کل 102 ملزمان گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور کل 10 ملزمان مفرور ہوئے۔ سال 2010 میں کل 95 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور کل 9 ملزمان مفرور ہوئے۔ سال 2011 میں 112 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات

جوڈیشل بھجوایا اور سات ملزمان مفرور ہوئے سال 2012 میں 92 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور چودہ ملزمان مفرور ہوئے سال 2013 میں 58 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور آٹھ ملزمان مفرور ہوئے سال 2014 میں 70 ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور دو ملزمان مفرور ہوئے۔

لاہور: تھانہ گرین ٹاؤن میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4461: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ گرین ٹاؤن لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ دراز سے اسی تھانہ میں تعینات ہیں، نام، عہدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا میں اکثر ملازمین ایسے ہیں جو اس تھانہ کی حدود کا ڈومیسائل رکھتے ہیں اور مستقل رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آپریشن ونگ میں ذیل سٹاف تعینات ہے۔SI-5,ASI-11,HC-15,FC-71 نیز عرصہ دراز سے تعینات کوئی ملازم نہ ہے۔

(ب)

1. ASI/1T صغرا ں قمر بٹ سکنہ 503/2-D-I گرین ٹاؤن لاہور
تاریخ تعیناتی 14-06-04
2. زینب رفیق C/16824 سکنہ 645/3-D-II گرین ٹاؤن لاہور
تاریخ تعیناتی 14-02-13
3. مسعود احمد C/6809 سکنہ 321/2-D-I گرین ٹاؤن لاہور
تاریخ تعیناتی 14-05-07

(ج) پولیس ملازمین کے متعلق تبادلہ جات کی پالیسی واضح ہے ایک متعین عرصہ کے بعد ملازمین کو دوسرے تھانہ جات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے بصورت دیگر کسی بھی قسم کی شکایت ہونے کی صورت میں تبادلہ کر دیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں ٹریفک وارڈنز سے متعلقہ تفصیلات

*5769: چودھری اشرف علی انصاری: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں، کس کس جگہ پر کن کن اوقات میں ڈیوٹی دیتے ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈنز کو دوران ڈیوٹی چیک کرنے کا اختیار کن کن افسران کے پاس ہے اور وہ اپنے اختیارات کو کس طرح استعمال کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2014 سے آج تک کتنے ٹریفک وارڈنز کے خلاف درخواستیں یا شکایتیں موصول ہوئیں اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت ذیل شیڈول کے مطابق ٹریفک وارڈنز کی نفری موجود ہے۔

	SSP/CTO	DSP/TO	IP/STW	TW/LTWS	HCS	FCS
Sanctioned	01	04	40	420	18	75
present	---	01	19	289	15	70

ضلع گوجرانوالہ کو ٹریفک کے بہتر انتظامات کے لئے تین سرکلز اور 9 سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ سٹی بشمول تحصیل ہائے وزیر آباد، کامونکی، نوشہرہ ورکاں کے تمام اہم چوک ہائے اور مصروف پوائنٹس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مہیا شدہ نفری کی ڈیوٹی تین شفٹوں میں صبح 7 بجے سے لے کر 3 بجے دن تک اور 3 بجے دن سے لے کر رات 10 بجے تک جبکہ 10 بجے رات سے صبح 7 بجے تک عزیز کراس فلائی اوور تعمیر کے سلسلہ میں تھرڈ شفٹ مع نائٹ ایمرجنسی سکواڈ ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

(ب) دوران ڈیوٹی ٹریفک وارڈنز کو چیک کرنے کے اختیارات سٹی پولیس آفیسر گوجرانوالہ، چیف ٹریفک آفیسر گوجرانوالہ سمیت تمام ضلعی / ٹریفک گزٹیڈ افسران کے پاس ہیں۔ ڈیوٹی کو پوائنٹ ٹو پوائنٹ مؤثر بنانے کے لئے سیکٹر انچارجز، بیٹ آفیسرز اور ویجیلنس سیل بھی تسلسل سے چیک کرتے ہیں۔ تمام چیکنگ افسران ٹریفک وارڈنز کے ٹرن آؤٹ، ڈیوٹی پوائنٹ پر موجودگی کو یقینی بنانا، ٹریفک رواں دواں رکھنے میں کارکردگی، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر قانون کا مؤثر اطلاق، بوقت ضرورت help کی فراہمی اور عوام الناس سے courtesy کا

مظاہرہ کے نقطہ نگاہ سے چیکنگ کرتے ہیں۔ناقص کارکردگی / ناجوازی پر محکمانہ کارروائی کا تحرک کیا جاتا ہے۔

(ج) یکم جنوری2014سے اب تک(15۔اکتوبر2016)ٹریفک وارڈنز کے خلاف کل 533 درخواستیں / شکایتیں موصول ہوئیں جن پر انکوائری عمل میں لانے پر520درخواستیں / شکایتیں گمنام یا بے بنیاد اور غلط فہمی سے دینا ثابت ہوئیں جبکہ 13درخواستیں / شکایتیں مبنی بر حقیقت ہونے پر قصوروار ٹریفک وارڈنز کو محکمانہ سزائیں دی گئیں۔

بہاولپور شہر میں ٹریفک کی روانی کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*6967:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیگر شہروں کی طرح بہاولپور میں بھی ٹریفک کا رش سڑکوں پر بڑھتا جا رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو منصوبہ بندی کی تفصیل بیان فرمائیں اور اس منصوبہ بندی پر کب عملدرآمد شروع ہوگا اور کب مکمل ہوگا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!دیگر شہروں کی طرح بہاولپور میں بھی ٹریفک کا رش آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے بڑھتا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں!حکومت نے ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے اور رش کو کم کرنے کے لئے بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے جامع منصوبہ بندی و سروے کیا ہے۔

(ج) جی ہاں!بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے منصوبہ بندی کرلی ہے اور اس پر تیزی سے کام جاری ہے اور بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے یہ منصوبہ رواں سال جون 2017 میں مکمل کرنا ہے اس منصوبہ میں بہاولپور شہر کے اہم چوک ہائے کی دوبارہ ماڈلنگ کرکے الیکٹرانک ٹریفک سگنل کی تنصیب شامل ہے تاکہ ٹریفک کی روانی کو بہتر بنایا جاسکے منصوبہ میں شامل چوک ہائے کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔	سٹی ہوٹل چوک ماڈل ٹاون سی	2۔	لاری اڈا چوک
3۔	چڑیا گھر چوک	4۔	لائبریری چوک
5۔	سہیل شہید چوک	6۔	NLCچوک
7۔	گلبرک چوک	8۔	ویلکم چوک
9۔	میلاد چوک	10۔	DCچوک
11۔	د بئی چوک	12۔	صدر پلی
13۔	ون یونٹ چوک		

سرگودھا: تھانہ صدر سرکل اور سٹی سرکل میں جرائم سے متعلقہ تفصیلات

*7846: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جون2013 سے آج تک ضلع سرگودھا کے صدر سرکل اور سٹی سرکل میں ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں؟

(ب) ڈکیتی کی ان وارداتوں میں سے کس کس کی برآمدگی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع سرگودھا کے تھانہ جات عطا شہید، جھال چکیاں، صدر اور سیٹلائٹ ٹاؤن میں مویشی چوری کی مذکورہ عرصہ میں کتنی وارداتیں ہوئی ہیں اور ان وارداتوں سے متاثرہ /اشخاص کی کیاداد رسی ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جون2013 سے مورخہ 08.03.2017تک صدر سرکل میں74ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور74ہیFIRدرج ہوئیں، جن میں سے ساٹھ مقدمات چالان، پانچ مقدمات خارج, آٹھ مقدمات عدم پتاایک مقدمہ زیر تفتیش اور9مقدمات ٹریس نہ ہوئے ہیں جن کو جلد از جلد ٹریس کر کے یکسو کیا جائے گا۔ان مقدمات میں215ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

سٹی سرکل میں تیس ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور تیس ہی ایف آئی آر درج ہوئیں۔ جن میں سے اکیس مقدمات چالان، چار خارج، تین عدم پتا، دو زیر تفتیش ہیں اور پانچ مقدمات ٹریس نہ ہوئے ہیں جن کو جلد از جلد ٹریس کر کے یکسو کیا جائے گا، ان مقدمات میں 68 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران صدر سرکل میں 74ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور 74ہی ایف آئی آر درج ہوئیں جن میں۔/751500مالیت موبائل فون،۔/10703000کے زیورات، ۔/2771270نقدی،۔/12009200کے مویشی اور۔/7627660کا دیگر سامان برآمد ہوا جس کی کل مالیت۔/33862630روپے ہے،ان مقدمات میں 215ملزمان گرفتار ہوکر چالان عدالت ہوئے جبکہ اس عرصہ کے دوران سٹی سرکل میں 30ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور تیس ہی ایف آئی آر درج ہوئیں جن میں۔/201800مالیت موبائل فون،۔/5650650کے زیورات،۔/2081800نقدی،۔/1085000کے مویشی اور ۔/4058000کا دیگر سامان برآمد ہوا۔ جس کی کل مالیت۔/12896250روپے ہے۔ان مقدمات میں 68ملزمان گرفتار ہوکر چالان عدالت ہوئے۔

(ج)

نام تھانہ	تعداد مقدمات	مویشی جو برآمد ہوئے	بازیافتہ رقم
صدر	101	225	22460800/-
جھال چکیاں	88	191	15490280/-
عطاء شہید	68	132	7019200/-
سیٹلائٹ ٹاؤن	32	74	9760000/-

نام تھانہ	کل مقدمات	چالان	خارج	عدم پتا	زیر تفتیش	گرفتار
صدر	101	61	09	23	08	105
جھال چکیاں	88	66	07	13	02	131
عطاء شہید	68	49	05	11	03	97
سیٹلائٹ ٹاؤن	32	26	02	03	01	45

گوجرانوالہ میں منشیات فروشی کے دھندے سے متعلقہ تفصیلات

*7910:چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں افیون، چرس، ہیروئن اور شراب فروشی کا دھندا سر عام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی پولیس اس گھناؤنے دھندے کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس بوجوہ اس مکروہ دھندے میں ملوث لوگوں پر پوری قوت سے کارروائی کرنے سے گریزاں ہے جس سے اس دھندے میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت شہریوں کو اس لعنت سے نجات دلانے کی خاطر اعلیٰ سطحی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ جہاں کہیں بھی منشیات فروشی کے متعلق اطلاع ملتی ہے تو پولیس فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اس دھندے میں ملوث افراد کی گرفتاری عمل میں لاتی ہے اور مقدمات درج کر کے عدالت ہائے میں بجھوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مقامی پولیس اس گھناؤنے دھندے کو روکنے میں ناکام ہو چکی ہے بلکہ اس مکروہ دھندے میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے، مختلف اوقات میں تھانہ کی سطح پر خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کر کے کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اس سلسلے میں سال 17-2016 میں 4671 منشیات فروش ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے جن کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں بجھوائے جا چکے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ اس مکروہ دھندے میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں سال 17-2016 میں 4671 منشیات فروش ملزمان کے خلاف کارروائی کر کے 4585 مقدمات منشیات درج کئے گئے جن میں ملزمان کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے جا چکے ہیں۔ ان مقدمات میں 95 کلوگرام ہیروئن، 960 کلوگرام چرس، 76 کلوگرام افیون، 25180 لیٹر شراب اور 36 چالو شراب کی بھٹیاں قبضہ پولیس میں لی گئیں ہیں نیز 231 شراب نوش افراد کو گرفتار کر کے جیل بجھوایا جا چکا ہے، جس سے اس مکروہ دھندے میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

(د) اس سلسلے میں پولیس بمطابق قانون کارروائی کر رہی ہے، مزید یہ سوال حکومت پنجاب کے متعلقہ نہ ہے۔

خانیوال میں سرگرم قبضہ گروپ سے متعلقہ تفصیلات

*8314: جناب انعام اللہ خان نیازی: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد اصغر ولد شریف اور محمد خورشید لاکھا ولد حبیب پر مشتمل گروہ نے خانیوال میں منشیات، رشوت، بھتہ مافیا، قبضہ گروپ، ٹاؤٹ / دلالی کا بازار سرگرم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے سرکاری دفاتر، افسران اور سیاسی سماجی شخصیات میں ان کا خاصہ اثرورسوخ ہے اور اسی بناء پر انہوں نے مورخہ 2016-07-12 کو سابقہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو خانیوال اور اس کے داست راس کلرک غلام علی نوناری سے مل کر جعلی ایم ایل سی بنوایا اور ناجائز طور پر غلام علی انصاری، محمد علی، محمد سلطان، محمد الیاس اور محمد سلیمان کو ملزم قرار دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل بورڈ نے اس جعلی ایم ایل سی کو خود ساختہ قرار دیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کیس کی شفاف انکوائری اور ملوث سرکاری و پرائیویٹ اہلکاران و افسران کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سوال ہذا میں ذکر کئے گئے اشخاص اصغر ولد شریف اور خورشید لاکھا ولد حبیب پر مشتمل گروہ کی بابت منشیات فروشی، رشوت ستانی، بھتہ خوری، قبضہ اور ٹاؤٹ / دلالی کرنے کی تاحال کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر ایسی کوئی شکایت موصول ہو گی تو بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) مورخہ 12.07.2016 کو غلام علی ولد علی نواز سکنہ دریا خان بھکر کی تحریری درخواست پر مقدمہ نمبر 380/16 بجرم 337F3/148/149 ت پ تھانہ سٹی خانیوال برخلاف عبدالرشید وغیرہ، چھ کس نامزد دو کس نامعلوم اشخاص درج رجسٹر ہوا، بعد ازاں محمد شکیل کی تحریری درخواست پر مقدمہ ہذا میں غلام علی انصاری (مدعی مقدمہ)، محمد سلیمان اور محمد سلطان (گواہان ایف آئی آر) وغیرہ، چھ کس کے خلاف کراس ورشن قائم ہوا۔ جس پر غلام علی انصاری مدعی مقدمہ نے محمد شکیل (مدعی کراس ورشن) کا میڈیکل سرٹیفکیٹ نمبری 372/16 کو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج کیا میڈیکل بورڈ نے مذکورہ MLC نمبری

372/16 کو خود ساختہ تحریر کیا۔ جس پر مورخہ 09.09.2016 کو مقدمہ ہذا میں قائم کراس ورشن خارج ہوا۔

(ج) میڈیکل بورڈ نے محمد شکیل (مدعی کراس ورشن) کے MLC نمبر 372/16 کو خود ساختہ قرار دیا ہے۔ جس پر مورخہ 09.09.16 کو مقدمہ ہذا میں قائم کراس ورشن خارج ہوا۔

(د) مورخہ 22.06.16 کو غلام علی انصاری (مدعی مقدمہ) نے تحریری درخواست برائے تبدیلی تفتیش مقدمہ نمبر 380/16 بجرم 149/148/337F3 ت پ تھانہ سٹی خانیوال گزاری۔ جس پر مثل مقدمہ کو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ بورڈ برائے تبدیلی تفتیش کی میٹنگ میں ڈسکس کیا جائے گا۔ مورخہ 28/02/17 کو ملزم شاہد نے اپنا میڈیکل بورڈ تیسری دفعہ آفس آف دی سرجن میڈیکل لیگل پنجاب 6 کچہری روڈ لاہور کے حکم سے نشتر ہسپتال ملتان سے کرایا گیا۔

اسلحہ لائسنس کی تصدیق سے متعلقہ تفصیلات

*8346: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی ہدایات کے مطابق اب تک صوبہ بھر میں کتنے اسلحہ لائسنس نادرا کے پاس تصدیق کے لئے جمع کرائے گئے ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اب تک کتنے اسلحہ لائسنس تصدیق کے بعد واپس دیئے جا چکے ہیں اور کتنے اسلحہ لائسنسوں کی ابھی تک تصدیق نہیں کی جا سکی؟

(ج) یہ تصدیق کا کام کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا اور سست روی کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آج مورخہ 29-نومبر 2016 تک اسلحہ لائسنس نادرا کے پاس تصدیق کے لئے جمع کرائے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اب تک 436577 اسلحہ لائسنس تصدیق کے بعد واپس دیئے جا چکے ہیں اور جن کی تصدیق ابھی تک مختلف وجوہات کی وجہ سے نہیں ہو سکی وہ تعداد 22919 ہے۔

(ج) نادرا کے ساتھ حکومت پنجاب نے تین سالہ معاہدہ کیا ہوا ہے جس کے دوران تمام اسلحہ لائسنس کمپیوٹرائز ہونے ہیں۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے حکومت پوری کوشش کر رہی

ہے کہ تصدیق کا عمل جلد از جلد مکمل ہو، چونکہ لائسنسوں کا ریکارڈ 1947 سے لے کر اب تک کا ہے۔ پرانے لائسنسوں کے ریکارڈ کی چھان بین میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ تصدیق کے عمل میں مزید بہتری لانے کے لئے ضلعی دفاتر کو جہاں پر زیادہ pendency ہے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ متعلقہ عملہ کی تعداد کو بڑھایا جائے اور ایک سے زیادہ شفٹ میں کام کیا جائے تاکہ جتنی جلدی ممکن ہوسکے لائسنسوں کی تصدیق کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ہائی وے پٹرولنگ پولیس پنجاب سے متعلقہ تفصیلات

912: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس میں ہائی وے پٹرولنگ کا شعبہ ہے اور یہ شعبہ چوری، ڈکیتی، راہزنی کے ملزمان کی سرکوبی اور گرفتاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں کتنی پٹرولنگ پوسٹ ہیں، تحصیل وار بیان فرمائیں؟

(ج) جس تحصیل میں پٹرولنگ پوسٹ کی سہولت نہیں ہے اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ان تحصیلوں کو پٹرولنگ پوسٹ کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ پنجاب ہائی وے پٹرول پنجاب پولیس کا انتہائی اہم شعبہ ہے جو کہ چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے ملزمان کی سرکوبی اور گرفتاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس نے بہت سے مجرمان اشتہاری، ڈکیتوں اور منشیات فروشوں کو نہ صرف گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کروائے بلکہ ان کے قبضہ سے ناجائز اسلحہ اور منشیات برآمد کی ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی انتہائی اہم شاہرات پر جرائم میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ ہائی وے پر سفر کرنے والے افراد کو سکیورٹی، ایکسیڈنٹ کی صورت میں فرسٹ ایڈ اور بروقت ہسپتال تک رسائی اس کے علاوہ عوام الناس کی شاہرات پر ہر قسم کی مدد فراہم کی جاتی ہے تاکہ عوام بغیر خوف وخطر سفر کر سکیں۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں تین پٹرولنگ پوسٹیں ہیں۔

1۔ پٹرولنگ پوسٹ جاٹ نگر (تحصیل جاٹ نگر)

2۔ پٹرولنگ پوسٹ علی آباد (تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

3۔ پٹرولنگ پوسٹ ملک پور (تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب)

(ج) ضلع ننکانہ صاحب میں کل دس عدد PHP پٹرولنگ پوسٹوں کی منظوری ہوئی تھی جن میں سے صرف تین پوسٹیں اب تک آپریشنل ہو سکی ہیں جبکہ باقی سات عدد PHP پوسٹیں بوجہ عدم دستیابی فنڈ تاحال تعمیر نہ ہو سکی ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ جھال نہر (تحصیل سانگلہ) 2۔ کوٹ نظام الدین (تحصیل شاہکوٹ)

3۔ دس مربہ (تحصیل ننکانہ صاحب) 4۔ ننکانہ بچیکی بائی پاس (تحصیل ننکانہ صاحب)

5۔ موڑ کھنڈا بائی پاس (تحصیل ننکانہ صاحب) خط دریا (تحصیل ننکانہ صاحب) 6۔ پنڈی چچڑی (تحصیل ننکانہ صاحب)

(د) جونہی فنڈ دستیاب ہوں گے تعمیرات کی جائیں گی۔

ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

913: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے۔ ان کی بلڈنگز کب تعمیر ہوئیں اور اس وقت کس حالت میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت تھانہ سٹی سانگلہ ہل کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پی پی-170 ضلع ننکانہ صاحب سال 2014 میں کتنی چوری، ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں؟

(د) ان کی ایف آئی آرز کے مطابق کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنی برآمدگی کی گئی؟

(ہ) کتنی ایف آئی آرز ایسی ہیں جن پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئیں اور اس کی وجہ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف، ب) ضلع ننکانہ صاحب میں تھانوں کی کل تعداد گیارہ ہے جن کی بلڈنگ کے بارے میں تفصیل ذیل ہے:

1. تھانہ سٹی ننکانہ صاحب: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت جو کہ کسی بھی وقت حادثے کا باعث بن سکتی ہے۔
2. تھانہ صدر ننکانہ صاحب: تعمیر شدہ 2008 نیو بلڈنگ ہے۔
3. تھانہ واربرٹن: تعمیر شدہ 2012 نیو بلڈنگ ہے۔

4. تھانہ بڑا گھر: تعمیر شدہ 1914 نیو بلڈنگ کی تعمیر جاری ہے۔
5. تھانہ مانگٹانوالہ: تعمیر شدہ 2014 نیو بلڈنگ ہے۔
6. تھانہ سیدوالہ: تعمیر شدہ 1922 بلڈنگ خستہ حالت ہے۔
7. تھانہ فیض آباد: رینٹ کی بلڈنگ پر کام کر رہا ہے اور نیو بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔
8. تھانہ سٹی سانگلہ ہل: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت ہے جلد ہی نئی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ تھانہ ہذا کی موجودہ بلڈنگ کی جگہ کم ہے اس لئے تھانہ ہذا تھانہ صدر سانگلہ ہل کی جگہ پر تعمیر کیا جائے گا اور ڈی ایس پی سرکل کا دفتر تھانہ سٹی سانگلہ ہل کی جگہ تعمیر کیا جائے گا۔
9. تھانہ صدر سانگلہ ہل: تعمیر شدہ 1902 بلڈنگ کی حالت خستہ ہے نئی بلڈنگ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور جلد ہی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔
10. تھانہ سٹی شاہکوٹ: تعمیر شدہ 1986 بلڈنگ خستہ حالت ہے۔
11. تھانہ صدر شاہکوٹ: اپنی بلڈنگ نہ ہے تھانہ ہذا محکمہ انہار کے بنگلہ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے۔

(ج) پی پی۔170 کی حدود میں واقع ضلع ہذا کے تھانہ سٹی سانگلہ ہل اور صدر سانگلہ ہل میں سال 2014 کے دوران چوری کی 55 اور ڈکیتی کی تین وارداتیں ہوئیں۔

(د) متذکرہ بالا وارداتوں میں 47 ملزمان گرفتار اور -/1597000 روپے کی برآمدگی کی گئی۔

(ہ) اٹھارہ مقدمات عدم پتا ہوئے جو کہ ملزمان نامعلوم ٹریس نہ ہو سکے جن کی تلاش کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ساہیوال: تھانہ سی آئی اے سے متعلقہ تفصیلات

1031: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں تھانہ سی آئی اے کب سے قائم ہے؟

(ب) تھانہ سی آئی اے ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام و عرصہ تعیناتی سے مکمل آگاہ فرمائیں؟

(ج) تھانہ سی آئی اے ضلع ساہیوال کو سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈ فراہم کیا گیا نیز تھانہ سی آئی اے کا مہتمم تھانہ کون ہے اور کب سے ساہیوال تعینات ہے؟

(د) تھانہ سی آئی اے ضلع ساہیوال میں 2011-12، 2012-13 اور 2014-15 کے دوران کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سی آئی اے علیٰحدہ تھانہ نہ ہے تاہم سپیشل سیل انوسٹی گیشن ہے۔

(ب) سی آئی اے میں اس وقت کل 19 ملازم کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سی آئی اے سٹاف کے مہتمم / انچارج کا نام انسپکٹر ظفر اقبال ہے سی آئی اے کا علیٰحدہ فنڈ نہ ہے۔

(د) سی آئی اے سٹاف میں مقدمات کا اندراج نہ ہوتا ہے بلکہ سی آئی اے سٹاف بطور معاون کام کر رہا ہے۔ کارکردگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ پنجاب میں پولیس کانسٹیبل کی ٹریننگ سے متعلقہ تفصیلات

1039: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پولیس کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر تک کی ٹریننگ کے لئے پولیس ٹریننگ سنٹرز کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ٹریننگ سنٹرز میں پولیس ملازمین کی تعلیم و تربیت کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

(ج) ان اقدامات کے نتیجے میں کیا نتائج برآمد ہوئے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر رینک تک کی ٹریننگ کے لئے مندرجہ ذیل پولیس ٹریننگ سکول / کالج واقع ہیں۔

1- پولیس کالج سہالہ
2- پولیس ٹریننگ کالج لاہور
3- پولیس ٹریننگ سکول ملتان
4- پولیس ٹریننگ سکول فاروق آباد
5- پولیس ٹریننگ سکول راولپنڈی
6- پولیس ٹریننگ سکول سرگودھا
7- پولیس سکول آف انفارمیشن اینڈ اینالائیسز لاہور
8- پولیس وائرلیس ٹریننگ سکول بہاولپور
9- ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں روڈ لاہور

(ب) پولیس ملازمین کی تربیت کے لئے جدید قسم کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

1- بیسک ریکروٹ کلاس کورس
2- پروبیشنرT/SI کورس
3- پروبیشنرT/ASI کورس
4- لوئر سکول کورس
5- انٹر میڈیٹ سکول کورس
6- سپیشلائزڈ(آپریشن، انوسٹی گیشن، انٹیلی جنس) کورس
7- ایڈوانس کلاس کورس
8- کارپورل ٹریننگ
9- ریوررائن ٹریننگ
10- جونیئر کمانڈ کورس
11- ٹریفک ٹریننگ کورس
12- ہوموسائیڈانوسٹی گیشن کورسز
13- اسسٹنٹ سپروائزر اینڈ سینئر آپریٹر کورسز برائے سپیشل برانچ
14- بیسک ایلیٹ

(ج) پولیس ملازمین کو پولیس ٹریننگ سکولز میں جدید قسم کی تربیت دی جارہی ہے۔ جوان کی قابلیت اور صلاحیت میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے۔

مثلاً جدید تربیت کی بدولت آج کل ہماری پولیس دہشت گردوں کا بہادری سے مقابلہ کر رہی ہے اور مذکورہ بالا چودہ کورسز کروائے جاتے ہیں جس سے ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم کو روکنے کے لئے پولیس کو جدید طرز پر انوسٹی گیشن کا کورس کروایا جارہا ہے تاکہ پولیس افسران جدید طریقہ تفتیش کی بدولت اعلیٰ پائے کی تفتیش کر سکیں۔ جس سے مجرموں کو عدالتوں میں سزائیں دلوائی جارہی ہے۔ ملک میں بڑھتے ہوئے cyber کرائم کو روکنے کے لئے پولیس کو دی جانے والی تربیت کی بدولت پولیس cyber کرائم کو کنٹرول کر رہی ہے۔ جس سے cyber کرائم میں کمی آرہی ہے۔ پولیس ٹریننگ سکولز میں معیاری تربیت کے ساتھ ساتھ پولیس میں نئے بھرتی شدہ کانسٹیبلان اور اے ایس آئی کی ماہرین نفسیات سے نفسیاتی تجزیہ بھی کروایا جاتا ہے جس کی وجہ سے پولیس اور عوام کے درمیان تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ فزیکل ٹریننگ سے پولیس افسران کی جسمانی صلاحیت اور فٹنس کے معیار کو بہتر کیا جارہا ہے۔ ملکی قوانین میں ہونے والی تبدیلی سے بھی پولیس افسران کو آشنائی ہو رہی ہے۔ تمام پولیس ٹریننگ سکول و کالج میں کمپیوٹر لیب بھی موجود ہیں۔ جن سے پولیس ٹریننگ سکولز میں جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے بارے میں بھی تربیت دی جارہی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں تھانہ لیول پر جنرل گارڈ ڈیوٹی کورس، انٹی رائٹ، کمیونیکیشن اینڈ میڈیا مینجمنٹ کورس کروائے جاتے ہیں۔ اس تربیت کی بدولت پولیس پر عوام کا اعتماد و بھروسہ بڑھ رہا ہے۔

گجرات: تھانہ ڈنگہ میں اندراج مقدمات کے مدعیان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

1059: میاں طارق محمود: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2015 سے 17-جون2015 تک تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات کی حدود میں کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ 395ت پ درج ہوئے، ان کے نمبر اور مدعی کا نام بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کس کس مقدمہ کے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالتوں میں بھیج دیئے گئے ہیں؟

(د) جن مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان سے کتنا چوری، ڈکیتی کا سامان برآمد ہوا ہے؟

(ہ) کیا حکومت تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے مسروقہ سامان برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2015 سے 17-جون2015 تک تھانہ ڈنگہ گجرات میں زیر دفعہ 395ت پ کا صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا جس کا مقدمہ نمبر292 مورخہ 08-06-2015 جرم 395ت پ اور مدعی مسمی لال خان ولد نور احمد قوم گجر سکنہ کولیاں شاہ حسین ہے۔

(ب) مقدمہ عنوان بالا کی یکسوئی کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے جیو فینسنگ کی مدد سے پانچ کس ملزمان کو گرفتار کیا گیا جو دوران تفتیش بے گناہ پائے گئے۔مزید تفتیش جاری ہے نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے پولیس انتھک کوششیں کر رہی ہے انشاء اللہ جلد ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمہ کو یکسو کر دیا جائے گا۔ابھی تک مقدمہ ہذا میں کوئی ملزم مفرور یا اشتہاری نہ ہے۔

(ج) تھانہ ڈنگہ میں صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے جس میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں انشاء اللہ جلد نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرکے مقدمہ کا مکمل چالان مرتب کرکے عدالت مجاز میں بھجوایا جائے گا۔

(د) تھانہ ڈنگہ میں صرف ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے جس میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں انشاء اللہ جلد نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرکے مال مسروقہ برآمد کیا جائے گا۔

(ہ) گجرات پولیس مقدمہ بالا میں نامعلوم ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس مقدمہ کے ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے انتھک کوششیں کی جارہی ہیں انشاءاللہ اس مقدمہ میں ملوث تمام نامعلوم ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرکے مقدمہ کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گجرات: تھانہ سول لائن میں اندراج مقدمات کے مدعیان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

1060: میاں طارق محمود: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2015 سے17۔جون2015 تک تھانہ سول لائن گجرات کی حدود میں کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ392ت پ درج ہوئے،ان کے نمبرز اور مدعی کا نام بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کس کس مقدمہ کے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالتوں میں بھیج دیئے گئے ہیں؟

(د) جن مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، ان سے کتنا مال مسروقہ برآمد ہوا ہے، کیا حکومت تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے مال مسروقہ برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2015 سے17۔جون2015 تک تھانہ سول لائن گجرات24 مقدمات زیر دفعہ392ت پ کے درج رجسٹر ہوئے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بارہ مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کسی بھی مقدمہ میں ابھی تک کوئی بھی ملزم اشتہاری نہ ہوا ہے۔

(ج) بارہ مقدمات کے مکمل چالان مرتب کرکے عدالت مجاز میں بھجوائے جا چکے ہیں۔

(د) بارہ مقدمات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں ان ملزمان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی20لاکھ روپے ہوئی ہے۔ گجرات پولیس تمام مقدمہ جات کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور بقیہ بارہ مقدمات کے ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے انتھک کوششیں کر رہی ہیں

انشاء اللہ جلد ہی تمام مقدمات میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گجرات: ڈنگہ گجرات روڈ کی افتتاحی تقریب سے متعلقہ تفصیلات

1134: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات روڈ کی افتتاحی تقریب 26۔دسمبر2015 کے موقع پر چند شرپسند عناصر نے افتتاحی تقریب کا سٹون گرا دیا تقریب میں شامل لوگوں پر تشدد کیا اور سرکاری مشینری کو نقصان پہنچایا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت تھانہ ڈنگہ میں ایف آئی آر کار سرکار میں مداخلت و دیگر عنوان کے تحت درج ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانہ کی پولیس ملزمان کو گرفتار کرنے میں لیت لعل سے کام لے رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مورخہ 15-12-26 کو نامعلوم ملزمان نے افتتاحی تقریب کے سٹون کو گرایا جس کی تحریری اطلاع محکمہ ہائی وے کے سب ڈویژنل آفیسر پراونشل سب ڈویژن نمبر1۔ گجرات مہر عظمت حیات نے دی۔ جس میں کسی شخص پر تشدد اور نہ ہی سرکاری مشینری کو نقصان پہنچائے جانے کا ذکر ہے جس پر مقامی پولیس تھانہ ڈنگہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر750 مورخہ 2015-12-27 جرم 431/440ت پ تھانہ ڈنگہ درج رجسٹر کیا۔

(ب) تھانہ ڈنگہ نے بحوالہ آمدہ لیٹر نمبر GTI/2600 مجاریہ محکمہ ہائی وے کے سب ڈویژنل آفیسر پراونشل سب ڈویژن نمبر1 گجرات مہر عظمت حیات کی اطلاع کے مطابق فوری کارروائی کرتے ہوئے بمطابق لیٹر زیر دفعہ 440/431ت پ جرم میں نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج رجسٹر کیا۔

(ج) مقامی پولیس نے نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کی انتھک کوشش کی اور مقدمہ ہذا کا انٹیرم چالان اندر میعاد چودہ یوم ADPP کھاریاں کو پیش کیا جس پر ADPP نے اعتراض لگایا کہ بمطابق کہانی استغاثہ آمد لیٹر نمبر GTI/2600 سے جرم 440/431 ت پ نہ بنتا ہے بلکہ جرم 434/427 ت پ بنتا ہے جو کہ ناقابل دست اندازی پولیس ہے جس کی روشنی میں رپٹ نمبر 6 مورخہ 19-01-2016 زیر دفعہ ض ف تحریر کر کے مدعی مقدمہ کو رہبری عدالت کی گئی اور رپورٹ اخراج مورخہ 20-01-2016 کو مرتب کر کے مجاز عدالت بھجوائی جا چکی ہے۔

(د) بمطابق اعتراض ADPP کھاریاں مقدمہ کی اخراج رپورٹ مورخہ 20-01-2016 کو مرتب کر کے مجاز عدالت بھجوائی جا چکی ہے اور ADPP کھاریاں کے اعتراض کی روشنی میں رپٹ نمبر 6 مورخہ 19-01-2016 زیر دفعہ 155 ض ف تحریر کر کے مدعی مقدمہ کو رہبری عدالت کی گئی ہے۔

گجرات: تھانہ صدر کھاریاں میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1202: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم نومبر 2015 تا 23۔نومبر 2015 تھانہ صدر کھاریاں ضلع گجرات میں درج مقدمہ جات کے نمبر اور دفعات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات کے کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے گرفتار نہیں ہوئے، مفرور ملزمان کے نام، پتاجات اور مقدمہ نمبر کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ صدر کھاریاں میں مورخہ 01.11.2015 تا 23.11.2015 کل 52 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 49 مقدمات کے چالان عدالت ہوئے ان 52 مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

کل درج شدہ مقدمات	=	52
ملوث ملزمان	=	60
گرفتار ملزمان	=	55
عدم گرفتار ملزمان	=	03
مفرور ملزمان	=	02

عدم گرفتار اور مفرور ملزمان کے مقدمہ نمبر اور نام وپتاجات درج ذیل ہیں:

1. مقدمہ نمبر 859 مورخہ 08.11.2015 بجرم 365-B ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں وجاہت حسین ولد محمد شکیل 2۔ محمد شکیل ولد محمد اکرم اقوام راجپوت سکنائے محلہ ستار پورہ کھاریاں (POs) ہیں۔
2. مقدمہ نمبر 861 مورخہ 10.11.2015 بجرم 489-F ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں خضر حیات ولد عمر حیات قوم جٹ سکنہ فتوالہ بیروال ضلع منڈی بہاؤالدین کی گرفتاری بقایا ہے۔
3. مقدمہ نمبر 864 مورخہ 11.11.2015 بجرم 406 ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں محمد عباس ولد محمد یوسف قوم بٹ سکنہ برنالہ آزاد کشمیر کی گرفتاری بقایا ہے۔
4. مقدمہ نمبر 865 مورخہ 11.11.2015 بجرم 381-A ت پ تھانہ صدر کھاریاں میں نامعلوم ملزم ملوث ہے۔

(ج) ان ملزمان کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ان مقدمات میں ملوث ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرکے چالان عدالتوں میں پیش کردیئے جائیں گے۔

سانگلہ ہل اور خانقاہ ڈوگراں میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1252: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سٹی اور تھانہ صدر سانگلہ ہل میں 2015 میں کتنے موٹر سائیکل چوری کے مقدمات کا اندراج ہوا؟

(ب) ان میں سے کتنے موٹر سائیکل برآمد ہوئے کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور ان ملزموں کو عدالت سے کیا سزائیں ہوئیں؟

(ج) سال 2015 میں تھانہ خانقاہ ڈوگراں میں اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کتنے ملزموں کو گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا گیا اور عدالت نے ان کو کیا سزا دی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2015 کے دوران تھانہ سٹی سانگلہ ہل میں کل گیارہ موٹر سائیکل چوری کے مقدمات درج ہوئے جبکہ تھانہ صدر سانگلہ ہل میں موٹر سائیکل چوری کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) کل تین موٹر سائیکل برآمد ہو چکے ہیں جن میں چار ملزمان گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل بھجوائے گئے۔ تین مقدمات میں ملزمان کے خلاف چالان بھجوائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم بری ہو چکا ہے جبکہ دو مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔ بقیہ آٹھ مقدمات میں سر توڑ کوششوں کے باوجود ملزمان کا سراغ نہ لگایا جا سکا۔ جن میں رپورٹ عدم پتا زیر دفعہ 173ض ف مرتب کر کے عدالت میں بھجوائی جا چکی ہے۔

(ج) سال2015 میں تھانہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں اغواء برائے تاوان کا صرف ایک مقدمہ نمبر397/15 مورخہ30-11-2015 جرم365/A ت پ مسمی شہباز خان ولد غوث محمد قوم بھٹی سکنہ اسواں بھٹیاں کی مدعیت میں اس کے بیٹے فیصل خان بعمر10 سال کے اغواء کے برخلاف نوید عرف نیدو ولد عاطف قوم آرائیں سکنہ نورپور علاقہ شرقپور مع تین کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا جس میں ملزمان نے مبلغ20 لاکھ روپے تاوان طلب کیا تھا۔ دوران تفتیش مورخہ10-12-2015 کو مدعی مقدمہ ہمراہ اپنے بیٹے فیصل خان (مغوی) کے از خود آ کر شامل تفتیش ہوا اور اپنا بیان زیر دفعہ 161ض ف قلمبند کرایا کہ اس نے اپنے ذاتی تعلقات کی بناء پر بغیر تاوان ادا کئے مغوی حاصل کیا اور مزید واضح کیا کہ صرف ایک ہی ملزم نوید عرف نیدو ہی ملوث تھا اس کے ساتھ اور کوئی ملزم نہ تھا۔

(د) نامزد ملزم مقدمہ نمبر397/15 ایک دیگر مقدمہ1017/15 مورخہ10-12-2015 بجرم392/411/302 ت پ(2).A20/65PAO13 تھانہ بی ڈویژن شیخوپورہ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ مقدمہ ہذا کا چالان بذریعہ روڈ نمبری28/21 مورخہ12-01-2016 کو مرتب کر کے بغرض سماعت عدالت مجاز بھجوایا جا چکا ہے۔

گوجرانوالہ: پولیس تحویل میں ہلاکتوں اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1335: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2015 سے آج تک گوجرانوالہ پولیس کی تحویل میں کتنے افراد ہلاک ہوئے اور اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) یکم جنوری2015 سے آج تک تھانہ گرجھاکھ، تھانہ باغبانپورہ اور تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں منشیات فروشی، منشیات نوشی، جواء، اور بک چلانے کے کتنے مقدمات کن ملزمان کے خلاف درج کئے گئے اور ان میں سے کتنے مقدمات خارج کر دیئے گئے؟

(ج) مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان بری ہوئے یا بے گناہ قرار دیئے گئے تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2015 سے آج تک پولیس تحویل میں ایک شخص ہلاک ہوا جس کا مقدمہ نمبر32 مورخہ16-01-15 بجرم302 ت پ تھانہ کینٹ برخلاف ملازمان درج رجسٹر ہوا۔

(ب) یکم جنوری2015 سے آج تک تھانہ گرجاکھ، تھانہ باغبانپورہ، تھانہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں منشیات فروشی، منشیات نوشی، جواء اور بک چلانے کے درج ذیل مقدمات درج ہوئے۔

تھانہ ماڈل ٹاؤن

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
164	168	0	08	40	0	0	0	0

تھانہ گرجاکھ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
325	325	0	17	130	0	0	0	0

تھانہ باغبانپورہ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات	درج مقدمات	ملوث ملزمان	خارج مقدمات
214	215	0	16	187	0	0	0	0

(ج) مذکورہ مقدمات میں ملزمان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تھانہ ماڈل ٹاؤن

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
168	16	97	40	12	28	0	0	0

تھانہ گرجاکھ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
325	02	45	130	0	110	0	0	0

تھانہ باغبانپورہ

مقدمات منشیات نوشی وفروشی			مقدمات جواء			مقدمات بک		
ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا	ملوث ملزمان	بری	سزا
215	05	56	187	06	41	0	0	0

گوجرانوالہ: تھانہ جات میں کار اور موٹر سائیکل چوری اور چھیننے سے متعلقہ درج مقدمات کی تفصیلات

1336: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں کار اور موٹر سائیکل چوری کرنے یا چھیننے کی کتنی وارداتیں درج ہوئیں تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) آج تک کتنی کاریں، موٹر سائیکلیں برآمد ہو چکی ہیں اور ان میں سے کتنی اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں ہیں اور کتنی تھانہ جات میں کھڑی ہیں یا مختلف لوگوں کو سپرداری پر دے دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2015 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں موٹر سائیکل چوری یا چھیننے کی 1506 اور کار چوری یا چھیننے کی 149 وارداتیں درج ہوئیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کار اور موٹر سائیکل چوری کرنے یا چھیننے کی وارداتوں میں 1402 ملزمان گرفتار ہوئے اور 745 مفرور ہیں۔

(ج) آج تک گرفتار ملزمان سے 84 کاریں اور 1098 موٹر سائیکل برآمد ہو چکی ہیں جو اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں ہیں۔ کوئی برآمد شدہ موٹر سائیکل تھانہ میں موجود ہے اور نہ ہی کسی کو سپرداری پر دی گئی ہے۔

چنیوٹ: اشتہاری ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

1340: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اشتہاری ملزمان کے نام اور پتا نیز وہ کون کون سی دفعات کے تحت مطلوب ہیں؟

(ب) یکم فروری 2009 سے آج تک کتنے اشتہاری گرفتار ہوئے ہیں اور ان سے کتنا مال مسروقہ واپس کرایا گیا ہے برآمد شدہ مال کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع چنیوٹ کے اشتہاری مجرمان کے کوائف اور متعلقہ مقدمات کی تفصیل "Annex A" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) یکم فروری 2009 سے آج تک کل 12290 اشتہاری مجرمان گرفتار ہوئے اور ان سے برآمد شدہ مال کی تفصیل "Annex B" ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

تحصیل تونسہ شریف کے تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1361: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تونسہ شریف ڈیرہ غازی خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ہر تھانہ میں تعینات نفری بتائی جائے؟

(ج) یکم جنوری 2015 سے اب تک ان میں کتنے مقدمات کس نوعیت کے درج ہوئے؟

(د) تمام تھانوں میں تعینات ایس ایچ او کے نام بتائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل تونسہ میں کل تھانہ جات چار اور کل چوکیاں/پکٹس ہائے بارہ ہیں۔

(ب) چارٹ نفری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(ج) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

	تھانہ کا نام	ایس ایچ اوز کا نام
1۔	ریتڑہ	محمد ایوب SI/A-SHO
2۔	وہوا	سیف اللہ SI/A-SHO
3۔	تونسہ صدر	واجد حسین SI/A-SHO
4۔	تونسہ سٹی	عبدالغفار SI/A-SHO

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے وزیراعظم کو کلین چٹ نہیں دی اور ایک JIT بنا دی ہے۔ ہم نے اپوزیشن کی طرف سے ایک قرارداد جمع کروائی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ ہمیں وہ قرارداد take up کرنے کی اجازت دے دیں کہ میاں محمد نواز شریف کو بطور وزیراعظم اپنی duties perform نہیں کرنی چاہئیں۔ جب تک وہ step-down نہیں کرتے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. تمام معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک انوسٹی گیشن مکمل نہیں ہو جاتی اُس وقت تک وزیراعظم resign کر دیں۔ آپ ہمیں اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے جمع ہو گئے،
کورس کی صورت میں "گو نواز گو" کی نعرے بازی کرتے رہے
اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جواباً
"گو عمران گو، رو عمران رو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: .Order please. Order in the House میاں محمود الرشید قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کو پڑھ لیں۔ آپ قرارداد کے بارے میں قاعدہ 115 کو مہربانی کرکے پڑھ لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

.Order please. Order in the House آپ سب معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آپ ایسا نہ کریں اور ایوان کے تقدس کا خیال کریں۔ آپ مہربانی کرکے ایسا نہ کریں۔ اچھا نہیں لگے گا۔ دیکھیں! آپ معزز ممبران ہیں اس لئے ایوان کے تقدس کا خیال کیجئے۔

اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ میاں صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اور تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز!

میاں صاحب! بات سنیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے آپ کیا کر رہے ہیں؟

میاں محمود الرشید صاحب! ایسے نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! آپ اس ایوان کے معزز ممبران ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہاں جو بھی ریمارکس دیئے جا رہے ہیں انہیں کارروائی کا حصہ بنایا جائے اور نہ ہی میڈیا میں رپورٹ کیا جائے۔ آپ سب کی مہربانی۔ آپ سب اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ کارروائی شروع کی جائے۔ (قطع کلامیاں)

Order please. Order please. Order in the House.

آپ مہربانی کریں اور اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میاں صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں۔ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! میں آپ سے بار بار گزارش کر رہا ہوں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1309 شیخ اعجاز احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1320 میاں محمود الرشید کا ہے۔ آپ اسے پڑھیں۔

لاہور: بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک مردم شماری کی وین پر خود کش حملہ سے متعلقہ تفصیلات

1320: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "نیوز چینلز" مورخہ 5-اپریل 2017 کی خبر کے مطابق لاہور بیدیاں روڈ مانانوالہ چوک کے قریب مردم شماری کی وین پر خود کش حملہ میں چار فوجیوں سمیت دو شہریوں کو شہید جبکہ پندرہ افراد کو زخمی کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حساس اداروں کی طرف سے لاہور میں خود کش دھماکے کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی؟

(ج) کیا پولیس اور سکیورٹی اداروں نے کسی ملزم کو گرفتار کیا ہے اور اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ مورخہ 5-اپریل 2017 بروز بدھ کو مانانوالہ سٹاپ بیدیاں روڈ لاہور پر جب مردم شماری کی ٹیم جو اپنی ڈیوٹی کے لئے چوک میں موجود تھی کہ بوقت 8:00 بجے صبح ایک خود کش بمبار آیا اور مردم شماری سٹاف کے پاس آ کر خود کو blast کر لیا جس سے موقع پر ہی مردم شماری کے عملہ کے چھ افراد جاں بحق ہوئے اور بائیس افراد زخمی ہوئے۔ جاں بحق افراد میں پانچ کس آرمی کے جوان ساجد علی، عبداللہ، محمد ارشاد، شبیر اویس، محمد ریاض اور محمد بوٹا سویلین شامل تھے۔ زخمیوں کو فوری طور پر 1122 کی گاڑیوں میں قریبی ہسپتالوں میں برائے طبی امداد پہنچایا گیا۔ زخمیوں میں مزید ایک فوجی اہلکار ممتاز حسین مورخہ 20-اپریل 2017 کو جاں بحق ہوا۔

جز (ب) کے حوالے سے عرض ہے کہ لاہور میں مردم شماری کی ٹیم پر خود کش حملے کی کوئی پیشگی اطلاع نہ تھی۔

جز (ج) کے حوالے سے عرض ہے کہ موقع کی اطلاع پا کر CTD اور دیگر ایجنسیاں موقع پر پہنچیں۔ ریسکیو 1122 نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ CTD نے crime scene کو cordon off کیا، اس میں جو بھی advance تفتیش کا طریق کار ہے جس میں geo tagging ہے اور موقع سے جو بھی available evidences ہوئی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس میں پیشرفت ہے اور امید ہے کہ بہت جلد ان دہشت گردوں کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کے بعد جو اب مردم شماری کے لئے سٹاف جا رہا ہے کیا اس کی حفاظت کے لئے پنجاب پولیس یا سکیورٹی کے دیگر اداروں کی طرف سے کوئی خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مردم شماری کی ٹیم میں ایک رکن سول اور ایک رکن Armed Forces سے ہوتا ہے اس لئے ان ٹیموں کی سکیورٹی کے لئے نہ صرف عسکری فورس بلکہ رینجرز، پولیس اور دیگر Law Enforcement Agencies کو بھی شامل کیا گیا

ہے۔ یہ ٹیمیں جس علاقے میں کام کرتی ہیں اس علاقے کی نوعیت اور اس کی صورتحال کے مطابق خاطر خواہ security arrangements کئے جاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی تھی اور آپ نے کہا کہ نوٹس دیں اس کے سات دن بعد پیش کریں تو میں نے آپ سے request کی تھی کہ اس قرارداد کو آپ out of turn پیش کرنے دیں۔ پرائم منسٹر کے اپنے عہدے پر براجمان رہتے ہوئے کیسے جے آئی ٹی تفتیش کر سکتی ہے؟ انصاف کا تقاضا یہ ہے اور پوری قوم یہ کہہ رہی ہے لہٰذا ان کو morally resign کر دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ قرارداد ابھی میرے پاس دفتر میں آئی ہے۔ میں آپ کو رولز آف پروسیجر کا Rule No. 115 پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ کوئی غیر سرکاری رُکن جو کہ قرارداد پیش کرنے کا خواہش مند ہو وہ چودہ دن کا نوٹس دے گا اور نوٹس کے ہمراہ اس قرارداد کی ایک نقل منسلک کرے گا جو کہ قرارداد وہ پیش کرنا چاہتا ہو۔ یہ آپ قاعدہ قانون دیکھ لیں۔ آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ محسن میری بات سنیں کہ رولز کی suspension یا چودہ دن کے نوٹس کے بعد آپ قرارداد پیش کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ قرارداد آج سے تین دن پہلے کی جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے ابھی اس قرارداد کے بارے میں پتا چلا ہے کہ وہ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں آئی ہے وہ قرارداد ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ نے کوئی قرارداد دی ہے کیونکہ میں یہ ٹی وی پر دیکھ رہا تھا تو میں نے آپ کو رُول پڑھ کے سنایا ہے لہٰذا میں نے یہ رُول خود نہیں بنایا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایوان کے custodian ہیں لہٰذا آپ رُولز کو suspend کر سکتے ہیں۔ آپ کے فیصلے کو کوئی چیلنج نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! suspension کا بھی کوئی قاعدہ قانون ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے آپ تاریخ میں امر ہو جائیں گے۔ سپریم کورٹ کے senior most judges نے فیصلہ دیا ہے اور باقی تین ججوں نے

بھی ان کو کلین چٹ نہیں دی ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دور ہے کہ بیک وقت وہ ہمارا وزیر اعظم اور ایک ملزم ہوگا تو وہ اور اس کے بچے جے آئی ٹی کے سامنے پیش ہوں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ یہاں کا معاملہ نہیں ہے یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اسے آپ تسلیم کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے انتہائی شرم کا مقام ہے۔ ہمیں اپنی آواز کو بلند کرنا ہے۔ پنجاب کی اور پورے ملک کی عوام کے جذبات بھی یہی ہیں کہ میاں نواز شریف resign کر دیں۔ اگر جے آئی ٹی انہیں clear کر دیتی ہے اور سپریم کورٹ انہیں کلین چٹ دے دیتی ہے تو ہم اس خوشی میں مٹھائیاں بانٹیں گے جبکہ ابھی تک سپریم کورٹ نے ان کو کلین چٹ نہیں دی ہے اس لئے ان کو وزیر اعظم نہیں رہنا چاہئے ان کو resign کر دینا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کے لئے تاریخ میں امر ہونے کا بہترین موقع ہے۔ آپ یہ قرارداد لائیں اور تاریخ میں امر ہو جائیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی بہت مہربانی میں رُولز کے مطابق چلوں گا اور رُولز کے علاوہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ جب اس قرارداد کا وقت آئے گا پھر اس کو ضرور دیکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو" "مک گیا تیرا شو نواز گو نواز گو نواز" کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 262/17 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چنیوٹ: فیصل آباد روڈ دو رویہ نہ کرنے کی وجہ سے حادثات

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

مورخہ 18-مارچ 2017 کو دوپہر دو تین بجے کے درمیان چنیوٹ سے فیصل آباد جانے والی ویگن کو عبداللہ فیبرکس کے مقام پر حادثہ پیش آیا جس میں موقع پر مرد و خواتین سمیت پانچ افراد جاں بحق اور بقیہ 17 افراد شدید زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر بدقسمت ویگن کو اُس وقت حادثہ پیش آیا جب سامنے سے آنے والی کار عبداللہ فیبرکس کے مقام پر پہنچی تو ویگن سے ٹکرا گئی جس سے ویگن کا سلنڈر پھٹ گیا جس سے ویگن کو فوراً آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ویگن میں سوار مسافروں کی چیخ و پکار اور آہ و بکا سن کر دِل دہل گئے۔ یہ دِل خراش منظر ایک آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے۔ آئے روز حادثات کی وجہ سے چنیوٹ کی عوام نے حکومت سے متعدد بار مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ روڈ کو double کر دیا جائے مگر حکامِ بالا ٹس سے مس نہ ہوئے۔ حکومت کے اس روّیے سے چنیوٹ کی عوام میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد شعیب صدیقی! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو مرحومین ہیں اُن کے زرِ معاوضے کا بھی کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اب اس کے جواب کا انتظار ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے پلے کارڈ دکھائے)

جناب سپیکر: ان پلے کارڈز کو پھاڑیں، یہ بات اچھی نہیں ہے۔ I shall not allow this اگلی تحریک التوائے کار نمبر 263/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔ جی، صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اس تحریک کو پڑھنے سے پہلے میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ ابھی اپوزیشن لیڈر میاں محمود الرشید نے قرارداد پیش کی تھی لیکن آپ نے انہیں out of turn پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میری بات سنیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ out of turn لانا چاہتے ہیں تو تحریک move کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ رولز کے مطابق لے کر آئیں، اگر ایوان اسے پاس کرے گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ آپ نے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہم اسمبلی کے floor پر یہ oath اٹھاتے ہیں کہ وزیراعظم صادق اور امین نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: آپ میاں محمود الرشید کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہے اس لئے ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 288/17 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن کے باعث ٹریفک جام

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخباری خبر کے مطابق لاہور میں سکیورٹی کے نام پر غیر ضروری یوٹرن بنانے اور شہر کے داخلی اور خارجی راستوں کو توجہ نہ دینے کے باعث شہریوں کے لئے ٹریفک جام کا عذاب شدت اختیار کرنے لگا ہے۔ سب سے زیادہ رش والا علاقہ داتا دربار کا گرد و نواح ہے۔ داتا دربار کے عقب میں بلال گنج کے علاقہ سے داتا دربار کی جانب آنے والے راستے بند کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتا ہے۔ داتا دربار کے سامنے ویگنوں کے اڈے کے باعث اور کربلا گامے شاہ دربار کے سامنے یوٹرن بند کرنے سے شہری اذیت میں مبتلا ہیں۔ گامے شاہ دربار کے یوٹرن بند کرنے سے لوئر مال کی جانب سے آنے والی ٹریفک کو واپسی کے لئے داتا دربار کے سامنے واقع پارکنگ سٹینڈ کے سامنے گھوم کر آنا پڑتا ہے جو راستہ انتہائی تنگ ہے اور ٹریفک بلاک رہنا معمول بن گیا ہے۔ اس یوٹرن کو بحال کرنا ہر شہری کے مفاد میں ہے۔ یوٹرن کے باعث موٹر سائیکل سوار اور کاروں نے قریبی گلیوں سے گزرنا شروع کر دیا ہے جس پر وہاں کے رہائشیوں نے گلی میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں جس سے رہائشیوں اور مسافروں میں

روزانہ جھگڑا ہوتا ہے۔ کچھ منچلوں نے یوٹرن کے قریبی فٹ پاتھ کو توڑ کر از خود راستہ بنا لیا ہے۔ دوسری جانب سگیاں پُل اور راوی پُل پر بھی کئی مہینوں سے روزانہ کئی کئی گھنٹوں تک ٹریفک بند رہتی ہے۔ راوی پُل پر میٹرو بسیں گجومتہ سے یہاں تک آسانی سے آجاتی ہیں لیکن یہاں پہنچ کر ساری کسر نکل جاتی ہے۔ شاہدرہ موڑ پر تو حد ہی ہو گئی ہے۔ شاہدرہ موڑ پراوور ہیڈ برج یا انڈر پاس کی ضرورت فیروز پور روڈ سے بھی زیادہ ہے اور یہی حال مال روڈ اور جیل روڈ کا ہے۔ آئے دن کے دھرنوں اور احتجاجوں کی وجہ سے مال روڈ کی ٹریفک کو ملحقہ سڑکوں پر divert کرنے سے رش بڑھ جاتا ہے اور سڑکیں و گلیاں تنگ ہونے کی وجہ سے ٹریفک کئی کئی گھنٹے جام رہتی ہے۔ سونے پر سوہاگہ یہ کہ کوئی ٹریفک وارڈن بھی موجود نہیں ہوتا، اگر ہو بھی تو ایک طرف کھڑے خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہیں اور شہری اپنی مدد آپ کے تحت ٹریفک کنٹرول کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ آج اگر یہ کہا جائے کہ لاہور شہر کا سب سے بڑا مسئلہ ٹریفک کا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ مسلسل ٹریفک کی بندش سے شہریوں میں چڑچڑاپن، غصہ اور ڈپریشن پیدا ہو رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو پیش ہوا)

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up Government business. Minister for Law may lay the Punjab Women Protection Authority Ordinance, 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill

introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal with the direction to submit its report within two months.

جی، اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ وزیر اعظم پاکستان کی مدبرانہ قیادت پر اعتماد کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کے اظہار کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو ملک کو امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیراعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیراعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیراعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن وامان

سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف کی متحرک، فعال اور مدبرانہ قیادت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ایوان مسرت کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور عوامی مسائل کے دیرپا حل کے لئے وزیر اعظم کی قیادت ہی امید و یقین کی روشن مشعل ہے۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ملک کو توانائی کے بحران سے نکالنے، امن وامان سے ہمکنار کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سی پیک کا تاریخی منصوبہ ان کے نام کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو ملک کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایوان ایسے عناصر کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ملک کو انتشار، بے یقینی اور انارکی میں دھکیلنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ ایوان محسوس کرتا ہے کہ اب تمام سیاسی قوتوں کو اپنی پوری توجہ 2018 کے انتخابات پر مرکوز کر دینی چاہئے تاکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی حکومت پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی توانائیاں تعمیر و ترقی کے لئے وقف کر دے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر ایوان میں "اک واری فیر، شیر، وزیر اعظم نواز شریف" کی نعرے بازی)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 205/17 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

سرگودھا کے متعدد ٹاؤن اور چکوک کے رہائشی سیوریج کے پانی سے مختلف بیماریوں میں مبتلا

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پی پی۔35 ضلع سرگودھا کے چک نمبر 50 شمالی کی خضر آباد، مریم ٹاؤن، داؤد نگر اور چک نمبر 71 شمالی کی سبزوالا ٹاؤن، فاطمہ جناح کالونی میں سرگودھا شہر اور ان چکوک کا سیوریج کا گندا پانی لوگوں کے گھروں میں کھڑا ہوا ہے جس سے ان آبادیوں میں مختلف بیماریاں جنم لے رہی ہے اور بچے و بڑے موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

چودھری فیصل فاروق چیمہ: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو نہ صرف میرے حلقے کے لئے بلکہ پورے پنجاب کے rural area کے لئے اس وقت ایک انتہائی خطرناک مسئلہ بن چکا ہے۔ ہمارے rural areas اور ہمارے چکوک میں نکاسی آب کا پرانا سسٹم اب تقریباً ختم ہو چکا ہے اور پنجاب حکومت کی طرف سے مختلف ادوار میں یا اس دور میں grants لگائی گئی ہیں، نکاسی کے نالے بنائے گئے ہیں یا تالاب بنائے گئے ہیں، صفائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور بند ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے rural areas کے تقریباً تقریباً تمام چکوک اس مسئلے کا شکار ہیں۔ چونکہ بجٹ آنے والا ہے لہٰذا میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں بنائی جائیں اور اس بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ صفائی کا عملہ اور صفائی والی گاڑیاں بھی یونین کونسل کی سطح پر دی جائیں تاکہ شہروں کی طرح اور میونسپل کارپوریشن کی طرح ہماری rural کونسلوں میں بھی صفائی کا proper انتظام کیا جا سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے اسے بجٹ میں شامل فرمائیں گے اور ہماری rural یونین کونسلوں کے لئے خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس نوٹس کا جواب منگوالیتا ہوں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: کب تک جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کل تک اس زیرو آور نوٹس کو pending کر دیں میں انشاء اللہ جواب منگوالوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آور نوٹس کا جواب کل تک منگوالیں اس لئے اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اور اب اجلاس بروز منگل مورخہ 25-اپریل 2017 کی صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 25-اپریل 2017

(یوم الثلاثہ، 27-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 2

79

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودات قانون

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

Resumption of motion moved by **MRS GULNAZ SHAHZADI:**	that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.
MRS GULNAZ SHAHZADI:	to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill, 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.
MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

80

3. The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

MRS FAIZA MUSHTAQ: to move that leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

MRS FAIZA MUSHTAQ: to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

4. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill. 2017.

MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN: to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN: to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 7-فروری اور 14-مارچ 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

2- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے موثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

81

(موجودہ قرار دادیں)

1۔	چودھری اشرف علی انصاری:	اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج Incinerators فراہم کئے جائیں۔
2۔	محترمہ ارم حسن باجوہ:	اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔
3۔	جناب شہزاد منشی:	اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔
4۔	ملک تیمور مسعود:	اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں، سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔
5۔	محترمہ شُنیلا رُوت:	اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں، نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

83

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل، 28-اپریل 2017

(یوم الثلاثہ، 27-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ
الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ
مَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾

سورۃ النّجْم آیات 1تا18

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5)) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور اَور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10) جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا (11) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو؟ (12) اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے (13) پرلی حد کی بیری کے پاس (14) اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے (15) جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (16) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (17) انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (18)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

□لغ العلا□ بکمالہ کشف الدجیٰ□ جمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ
معراج کی وہ رات تھی سرکار کی بارات تھی
ہر لب پہ یہ ہی بات تھی صلو علیہ و آلہ
□لغ العلا□ بکمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
انوار ہی انوار تھے اسرار ہی اسرار تھے
قدسی فلک پہ جابجا سب طالب سرکار تھے
□لغ العلا□ بکمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
رو کر کہنے لگے نبی یارب ھب لی امتی
آئی ندا یا مصطفیٰ دی بخش امت آپ کی
□لغ العلا□ بکمالہ کشف الدجیٰ□ جمالہ
آیا مقام منتہیٰ سجدے میں طوبیٰ جھک گیا
یہ عرض کی جبریل نے میری یہی ہے انتہا
□لغ العلا□ بکمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
حسنت جمیع خصالہ □لو علیہ و آلہ

تعزیت

معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ ماجدہ اور معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات کا آغاز کیا جائے۔ ہمارے اس ایوان کی معزز ایم پی اے محترمہ ثریا نسیم کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کا بھی انتقال ہوا ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ محترمہ اور معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2433 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیاان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کرر کھی ہے اس کی کیاوجوہات ہیں۔اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جارہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 1995-08-16 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے تین جز ہیں۔اس کا جواب میں نے پڑھا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ یہ جو اشٹام فروش کے لائسنس کا اجراء ہے اس کی کوئی خاص پالیسی نہیں ہے۔اگر پانچ سال کے لئے پابندی ہے تو پابندی لگی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اشٹام فروشوں کو جو لائسنس کا اجراء کیا جاتا ہے پورے پنجاب کے لئے معیار اور کیا parameters ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! پہلے تو آپ نے یہ مدعا اٹھایا کہ اس پر پابندی ہے۔ آپ نے جواب میں پڑھا ہو گا کہ جسٹس خلیل رمدے کی عدالت میں۔۔۔

جناب سپیکر: جسٹس خلیل رمدے صاحب Honourable Justice

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جسٹس جناب خلیل رمدے کی عدالت میں stamp vendors کی طرف سے یہ رٹ ہوئی تھی کہ ان کی آمدن پر اثر پڑ رہا ہے چونکہ بغیر کسی limit کے limitless لائسنس جاری کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ پابندی عائد کی گئی تھی۔ جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ اس کے لئے کیا معیار ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص معیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ پڑھا لکھا ہو literate ہو، اس کے خلاف پولیس سٹیشن یا کسی عدالت میں کوئی کیس نہ ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے پالیسی کیا ہے مثلاً لاہور میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں، ملتان میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں، بہاولپور میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں یعنی اس حوالے سے پالیسی کیا ہے؟ جو مگر مچھ آ گیا، چودھری آ گیا جس نے ڈی سی کو پیسے لگا دیئے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو پیسے لگا دیئے اس کو لائسنس مل گیا۔ میں نے ماضی میں یہ سب کچھ دیکھا ہے اس لئے میں نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ محکمہ مال کے پاس اشٹام فروش کے لائسنس کے اجراء کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔ موقع بموقع جس کا زور لگ جاتا ہے وہ لے جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! تھوڑی سی تصحیح کر لیں ڈی سی کو پیسے لگا دیئے ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کس کو کہوں کہ پیسے لگائے؟

جناب سپیکر: جو کوئی بھی پیسے لیتا ہے وہ اچھا انسان نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈی سی نہیں لیتا بلکہ ایتھے تے اُتوں لے کے تھلے تک سارے ای لیندے نیں۔ پاناما کیس کا فیصلہ بھی یہی ہے اس تے میں بحث نہیں کردا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی پالیسی کیا ہے؟ کوئی تحریری پالیسی ہے کہ اس ضلع کے اندر کتنی سیٹیں allocate ہوں گی۔ کام کا اتنا حجم ہے، اتنے مقدمات ہیں۔ ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے بزرگ ماہروں نے اس حوالے سے کوئی پالیسی بنائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ہر ضلع اور ہر تحصیل کی ضرورت کے مطابق sanctioned posts ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ذرا تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Deputy Commissioner is the competent authority. وہ stamp vendors کو لائسنس جاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب میں اس پر مزید بحث کر کے ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ چاہتا ہوں کہ محکمہ اس حوالے سے پوری پالیسی ڈیزائن کرے اور declare کرے کہ اس پالیسی کے تحت اگر اتنے مقدمات ہیں یا اتنی آبادی ہے یعنی کوئی معیار بنائے اس کے مطابق ایک پالیسی وضع کریں۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں سارے سینئر افسران کی ایک پوری chain بیٹھی ہے۔ میرا اگلا سوال تھا جو میں نے نشان زدہ دیا تھا لیکن وہ غیر نشان زدہ ہو گیا۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں 2004 سے مقدمات لٹک رہے ہیں اس سلسلے میں دور دور سے غریب عوام آتی ہے تو وہاں ممبران اور سیکرٹری بیٹھتے ہی نہیں ہیں اور لوگوں کو اتنی tension دیتے ہیں اور یہ ان کی سنتے ہی نہیں۔ مجھے اس حوالے سے سخت تکلیف ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کہوں گا کہ آیا محکمہ اس حوالے سے کوئی پالیسی سازی کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جواب میں بہت واضح لکھا ہے کہ 1995 کے بعد اس پر پابندی ہے تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پابندی کے بعد تو نیا اجراء ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں ادھر direct نہ ہوں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Stamp vendors کے نئے لائسنسوں کے اجراء پر 1995 سے پابندی ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ پابندی لگی رہے گی، محکمے نے ابھی تک اس کا کچھ بھی نہیں کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس پر ابھی تک پابندی ہے اور کوئی بھی نئے لائسنس جاری نہیں کئے گئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پریس گیلری سے صحافی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا ہو گیا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پریس والے پریس گیلری سے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا کیا مسئلہ ہے؟ رانا ارشد صاحب! ذرا پتا کریں کہ کیا مسئلہ ہے۔ پریس والے صاحبان کا کیا مسئلہ ہے، میڈیا کو کیا ہوا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے ساری بحث سماعت کر لی ہے اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ بھی آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس طرف سے مطمئن کرنے والا جواب نہیں آ رہا۔ میں stress تو نہیں کرتا لیکن میری التماس ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو اس کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس پر deliberations ہو سکیں کہ یہ کام کیسے ہونا چاہئے۔ یہ تو کچھ پروگرام ہے اور 22 سال سے follow نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس میں کافی ریٹائرڈ بھی ہو گئے ہوں گے۔ پہلے جتنے اشٹام فروش تھے کسی طریقے سے شاید ان میں کوئی اضافہ بھی ہوا ہو گا۔ اس کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے کہ بے روزگاری کے خاتمے کی بجائے یہ بھی بے روزگاری میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ آپ اس میں دیکھیں اگر review میں جانا چاہتے ہیں تو اس کا کوئی طریق کار بتائیں اور ساری تفصیل لے کر آئندہ اجلاس میں بتائیں۔ اگر آپ نے اس کے بعد کسی کورٹ میں رجوع کیا ہے تو وہ بھی بتائیں لیکن یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ پالیسی ہے نہ کوئی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے، جناب کی observation پر اسے مکمل دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کیا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! آپ کی observation پر اسے میٹنگ میں لے لیتے ہیں اور اس پر عملدرآمد کے لئے سوچتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کا solution نکالیں اور پتا کریں کہ کیا طریق کار ہو سکتا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پھر آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس سوال کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ سوال تو pending ہو چکا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کا شاملات کی زمین پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7202: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟

(ب) کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راولپنڈی کی طرف سے آمدہ جواب کے مطابق یہ غلط ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے۔ بلکہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے بذریعہ انتقالات شاملات خرید کی ہے۔ شاملات کی زمین مالکان دیہہ کی ملکیت ہوتی ہے جس کو مالکان دستور العمل کاغذات زمین کے پیرا7.19 کے تحت بیع کر سکتے ہیں۔

(ب) بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات رقبہ کے مالکان سے جو رقبہ حصہ شاملات خرید کیا ہے اس میں بائعہ کو رقم کی ادائیگی کی گئی ہے۔

(ج) بحریہ ٹاؤن اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک از خود نوٹس کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے جبکہ سول کورٹس میں بھی کیس زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ بحریہ ٹاؤن اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک از خود نوٹس کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے جبکہ سول کورٹس میں بھی کیس زیر سماعت ہے۔ میں اس کو کیا سمجھوں؟ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ ان کی تفصیل بتائی جائے کہ بحریہ ٹاؤن نے راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کی 800 کنال زمین بغیر پیسے کے اپنے پراجیکٹ میں شامل کی ہوئی ہے، جس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ اب انہوں نے کسی جگہ تفصیل نہیں دی کہ سول کورٹس میں کتنی زمین کا کیس ہے، ہائی کورٹ میں کتنی زمین کا کیس ہے اور سپریم کورٹ میں جو کیس لگا ہوا ہے اس میں جنگلات کی کتنی زمین ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ بحریہ ٹاؤن نے جنگلات کی کتنی زمین اپنے پراجیکٹ میں بغیر ادائیگیوں کے شامل کی ہے۔ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ سول کورٹ میں کیس ہے، ہائی کورٹ میں ہے اور سپریم کورٹ میں بھی کیس ہے لیکن میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تعداد کیا ہے، کتنی زمین کا کیس سول کورٹ میں ہے کتنی زمین کا کیس ہائی کورٹ میں ہے اور کتنی کا سپریم کورٹ میں ہے؟ لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! سپریم کورٹ میں جو suo moto notice ہے وہ زمین کے لئے نہیں بلکہ وہ 2009 سے against distraction of forest تھا۔ اس کے بعد آپ نے رقبہ پوچھا ہے تو وہ 1170 کنال رقبہ ہے جو محکمہ جنگلات کی زمین ہے اور اس کے کیسز سول کورٹس اور ہائی کورٹ میں کیس چل رہے ہیں اگر آپ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں ابھی مہیا کر سکتی ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟ اسی طرح میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے ان سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ کیسز سول کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا محکمہ جنگلات کی زمین کے پیسے بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے ادا کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی ہوں اور جواب میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ شاملات کی کوئی زمین بغیر payment کے نہیں لی گئی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب میں یہ نہیں لکھا گیا کہ محکمہ جنگلات کی کوئی زمین نہیں لی گئی۔ مجھے پتا ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن راولپنڈی میں شامل کی گئی ہے اور اس بابت case بھی چل رہا ہے۔ سوال کے جز (الف) اور جز (ب) کے دونوں جوابات غلط ہیں۔ میں یہ بات on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ راولپنڈی، کوٹھہ کلاں اور اس کے ارد گرد علاقے کے سینکڑوں لوگ اس وقت بھی چیخ و پکار کر رہے ہیں کیونکہ پندرہ پندرہ سال گزرنے کے باوجود انہیں ان کی ذاتی زمینوں کے پیسے نہیں ملے۔ اس حوالے سے سینکڑوں لوگوں نے cases بھی کئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ case نہیں کر سکتے حالانکہ ان کی زمینیں چھین لی گئی ہیں اور انہیں پیسے بھی نہیں دیئے گئے۔ یہ جواب سو فیصد غلط ہے۔ اس معزز ایوان اور مجھے دھوکہ دینے کے لئے یہ نامکمل جواب دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ شاملات کی کوئی زمین بغیر payment کے حاصل نہیں کی گئی۔ یہ بات درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین کے حوالے سے مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔ شاملات کا کوئی issue نہیں ہے البتہ محکمہ جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ 1170 کینال محکمہ جنگلات کی زمین ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! لوگوں کی پرائیویٹ زمینیں، لوگوں کی شاملات چھین لی گئی ہیں، راولپنڈی کے لوگ چیخ رہے ہیں اور ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! جو معاملات کورٹ میں ہوں تو وہ subjudice matter ہوتا ہے لہذا اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجنا مناسب نہیں ہے۔ میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب کو دوبارہ چیک کر لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر لیں یا کمیٹی کو بھیج دیں۔ میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو کہ عدالتوں میں بھی نہیں جا سکتے۔ بحریہ ٹاؤن نے ان غریب لوگوں کی زمینوں پر قبضے کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر یہ لوگ عدالتوں میں نہیں جائیں گے تو پھر فیصلہ کیسے ہو گا؟ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کا غلط جواب آیا ہے لہذا آپ اس کو مجلس قائمہ کو refer کر دیں وہاں پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سوال کمیٹی کو refer نہیں کیا جا سکتا۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی بات سُنیں۔ وہ آپ کو جواب دے رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں تو جواب دے رہی ہوں لیکن یہ میری بات سُن ہی نہیں رہے۔ میں عرض کرتی ہوں کہ شاملات کے حوالے سے اس وقت کوئی case pending نہیں ہے جن لوگوں سے زمین لی گئی تھی ان کو قیمت ادا کر دی گئی ہے۔ جہاں تک محکمہ جنگلات کی زمین کا issue ہے تو اس بابت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی cases زیر سماعت ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بیانی ہے۔ عدالتوں میں پھر cases کس حوالے سے زیر سماعت ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! عدالت میں جنگلات کے رقبہ کے حوالے سے case زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بتایا ہے کہ شاملات کی زمین کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سو فیصد جھوٹ ہے اور میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں یا pending کریں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ عباسی صاحب! جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ان کی فہرست پارلیمانی سیکرٹری کو فراہم کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس سوال کے جواب کو مزید چیک کر لیں اور پھر اس کا تفصیلی جواب پیش کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر صحافی بھائی پریس گیلری سے بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! صحافی بھائی boycott کر کے پریس گیلری سے باہر چلے گئے ہیں۔ صحافی حضرات کے PEMRA Rules کے حوالے سے کچھ issues ہیں۔ ان کی salary package کا issue ہے اور روزنامہ "خبریں" سے پچاس کے قریب کارکنوں کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ صحافی بھائیوں کا point of view یہ ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے کئی معاملات ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس کے لئے آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں تاکہ وہ کمیٹی صحافی حضرات سے جا کر ان کے issues کے حوالے سے بات چیت کر سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کمیٹی میں وزیر کان کنی و معدنیات جناب شیر علی خان، رانا محمد راشد اور میاں خرم جہانگیر وٹو کو شامل کیا جاتا ہے۔ آپ تینوں صاحبان جائیں اور صحافی حضرات سے اچھے طریقے سے بات کریں۔ آپ روزنامہ "خبریں" کے صاحبان سے بھی بات کریں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 7397 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7397: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ مال کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواری کب سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بالا عہدیداران و اہلکاران میں سے اس وقت کس کس کیخلاف محکمانہ یا محکمہ انٹی کرپشن میں کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(ہ) لینڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد پٹواری کا کیا رول ہوگا معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع گوجرانوالہ کے جواب کے مطابق اس وقت چار تحصیلدار، بارہ نائب تحصیلدار، 17 گرداور اور 190 پٹواری کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) مذکورہ ضلع میں اس وقت 258 پٹوار سرکل اور 22 قانونگوئیاں ہیں۔

(ج) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت تین تحصیلداروں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں اور ایک کے خلاف محکمانہ شوکاز بھی زیر دفعہ (b)7 پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت چل رہا ہے۔ جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر گوجرانوالہ، اس وقت ایک گرداور اور سات پٹواریوں کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گرداوری فصلات / وصولی واجبات سرکار میں امداد اور ضروری تعمیلات کی تعمیل کروائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں دی گئی کہ یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! اس کی تفصیل جھنڈی (الف) پر دی گئی ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے جھنڈی (الف) کی تفصیل دیکھی ہے اس میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: آپ نے اس میں سے کیا پڑھا ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں صرف پٹوار سرکل کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ دفتر کا کوئی ایڈریس نہیں لکھا گیا اور نہ ہی یہ لکھا گیا ہے کہ کس نے وہ دفتر قائم کئے ہیں آیا پٹواریوں نے اپنے طور پر قائم کئے ہیں یا محکمہ مال نے تعمیر کروائے ہیں؟

جناب سپیکر: ہر متعلقہ آدمی کو یقیناً پتا ہوتا ہے کہ اس کے حلقہ کا پٹواری کس جگہ بیٹھتا ہے۔ یہ بات ممکن نہیں کہ کسی کو پٹواری کے دفتر کا پتا نہ ہو۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں کسی ایک پٹواری کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو ضلع گوجرانوالہ کے تمام پٹواریوں کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! تفصیل میں گوجرانوالہ کے تمام پٹواریوں کا بتا دیا گیا ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں ذکر نہیں ہے یا کم از کم مجھے تو معلوم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: جواب کی تفصیل میں پوری فہرست دی ہوئی ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! فہرست تو دی ہوئی ہے لیکن ان کے دفاتر کا کوئی ایڈریس اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: موضع کے پٹواری کے دفتر کا ہر ایک کو پتا ہوتا ہے۔ آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ مجھے پتا نہیں ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! مجھے علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں کہ آپ کی زمین کون سے موضع میں ہے تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں کہ اس موضع کے پٹواری کا دفتر کہاں ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! گوجرانوالہ کے جتنے بھی پٹوار سرکل ہیں مجھے ان کے پٹواریوں کے ایڈریس بتادیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ گوجرانوالہ شہر کی بات کررہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں گوجرانوالہ ضلع کی بات کررہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس فہرست کے کالم نمبر5 میں تمام پٹواریوں کے دفاتر کے ایڈریس دیئے گئے ہیں اور یہ ایڈریس باقاعدہ تحصیل وار دیئے گئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میرے بھائی کو کیا confusion ہو رہی ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہاں پر صرف پٹوار سرکل کا نام دیا گیا ہے۔ پٹواری صاحبان جہاں پر بیٹھتے ہیں ان کے دفاتر کے ایڈریس نہیں لکھے گئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ تو common sense کی بات ہے۔ جب آپ وہاں کے رہنے والے ہیں تو پھر آپ کو پٹواری کے دفتر کا علم ہونا چاہئے۔ اپنے حلقہ کے پٹواری کا تو سب کو پتا ہوتا ہے۔ آپ اس سوال کو چھوڑ دیں اور آگے چلیں کیونکہ آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ بالا عہدیداران واہلکاران میں سے اس وقت کس کس کے خلاف محکمہ یا انٹی کرپشن میں کارروائیاں چل رہی ہیں؟ تفصیل بتادیں کہ یہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں، کب تک چلتی رہیں گی اور یہ کتنے سال کا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ 258 پٹوار سرکل کی بات کررہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ "اس وقت تین تحصیلداروں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں اور ایک کے خلاف محکمانہ شوکاز بھی زیر دفعہ 7(b) پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت چل رہا ہے۔ اس کی تفصیل بتادی جائے کہ یہ انکوائریاں کب تک conclude ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ اس کی تفصیل جھنڈی سے بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ جو انکوائریاں pending ہیں، ان کے letter issue ہو چکے ہیں اور دو سے تین ماہ تک wind up کر دی جائیں گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! آخری جز (ہ) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ جب land record, computerized ہو جائے گا تو پٹواری صاحبان کا role یہ ہوگا کہ گرداوری فصلات / وصولی واجبات سرکار میں امداد اور ضروری تعمیلات کی تعمیل کروائیں گے۔ اس کی وضاحت کر دی جائے کہ وصولی واجبات کے ساتھ ساتھ امداد اور ضروری تعمیلات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی وضاحت کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! گرداوری ہر چھ ماہ کے بعد ہوتی ہے جس کو پٹواری نے maintain کرنی ہے۔ جب سے ہمارا محکمہ computerized ہوا ہے تب سے پٹواری کی زیادہ feasibility نہیں رہی لیکن still ان کے behalf پر کافی duties ہیں جو وہ سرانجام دے رہے ہیں اور دیں گے۔ اسی طرح recovery of Government dues جیسے ایگریکلچر انکم ٹیکس، آبیانہ اور mutation fee وغیرہ ہے، تحصیلدار کو assist کرنا، inspection of crops اور demarcation of land ان کی duties ہیں جو انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1326 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تفصیلات

*1326: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبہ بھر میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے منصوبہ کا آغاز کیا تھا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ اب تک کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے؟

(ج) ضلع جہلم میں محکمہ کا کتنا لینڈریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ ورلڈ بنک کے تعاون سے 2007 میں پنجاب کے اٹھارہ اضلاع کے لئے شروع کیا گیا تھا تاہم 2009 میں اس منصوبہ کا دائرہ کار پنجاب کے تمام 36 اضلاع تک وسیع کر دیا گیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے منصوبہ پر عملی کام 2010 میں سافٹ ویئر کی تکمیل کے بعد شروع ہوا۔

(ب) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام ہے جس کے تحت منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے مرحلہ میں پنجاب میں مندرجہ ذیل مرحلہ وار پروگرام کے تحت یہ منصوبہ شروع کیا گیا۔

پائلٹ فیز	تین اضلاع
فیز-I	آٹھ اضلاع
فیز-II	تیرہ اضلاع
فیز-III	بارہ اضلاع

یہ منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک صوبہ بھر کا ریونیو ریکارڈ سکین اور 36 اضلاع کا ڈیٹا انٹری کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اب تک پنجاب کے تمام 36 اضلاع کی تمام 143 تحصیلوں میں جدید سروس سنٹرز کا قیام عمل میں آ چکا ہے ان سروس سنٹرز سے عوام کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی سہولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم کے تمام ریونیو ریکارڈ کی سکیننگ اور ڈیٹا انٹری کے عمل کو مکمل کیا جا چکا ہے اور ضلع substantially Complete ہو گیا ہے مزید برآں یہ کہ ضلع کی چاروں تحصیلوں میں کمپیوٹرائزڈ سروسز کا آغاز کر دیا گیا ہے جہاں سے درخواست گزار آپریشنل مواضعات کی کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت حاصل کر سکتے ہیں اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی تصدیق کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر2503ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کے سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا کل جواب لے کر آئیں گے، ایوان کو بتائیں گے کہ جواب نہ دینے کی وجہ کیا تھی اور انکوائری کریں گے کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تیار کیا جا رہا ہے۔ میری request ہے کہ اگلے سیشن میں اس سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے گا۔ اگلے سیشن تک ٹائم دے دیں کیونکہ اس کا جواب تیار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس حوالے سے آپ نے جو action لینا ہے وہ بھی ایوان کو بتانا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے کل کا انہیں کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔ پھر کل جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اگلے سیشن کا ٹائم دے دیں کیونکہ کل تک جواب نہیں آ سکے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت پرانا سوال ہے لہٰذا کل ہی اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7444 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 7449 بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 8059 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم کے تحت کمیٹیوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8059: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کی غرض سے کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے اربن ایریاز میں کچی آبادی ڈیکلیر کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 اور رورل ایریاز میں گھرانوں کی تعداد چار کر دی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ریگولرائزیشن سکیم کے تحت گوجرانوالہ کے کن کن ایریاز کا سروے کر کے انہیں کچی آبادی ڈیکلیر کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر DG(KA1-67/2001) مورخہ 23-12-2013 سے صوبہ بھر کی ہر تحصیل میں Implementation Committees قائم کی تھیں جو کہ انتظامی و منتخب نمائندوں پر مشتمل ہیں؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب درست ہے تو گوجرانوالہ کی Implementation Committees کن کن انتظامی و منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے یہ کمیٹی اب تک کتنے اجلاس منعقد کر چکی ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) درست ہے۔

(ب)　ندی پور ٹاؤن میں واقع بارہ عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) بعدازاں کوئی کچی آبادی قائم نہ ہوئی ہے۔

(ج)　درست ہے۔

(د)

1-	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر	چیئرمین
2-	ایم پی اے	ممبر
3-	اے ڈی سی	ممبر
4-	اے ڈی ایل جی	ممبر
5-	ٹاؤن میونسپل آفیسر	سیکرٹری

2008 کے بعد کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے urban areas میں کچی آبادی declare کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 اور rural areas میں گھرانوں کی تعداد 4 کر دی ہے۔ اسی طرح جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ ندی پور ٹاؤن میں واقع 12 عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) بعدازاں کوئی کچی آبادی قائم نہ ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ترمیم 2012 میں کی گئی ہے تو گوجرانوالہ شہر کے چار ٹاؤن ہیں اور صرف ایک ٹاؤن کا ذکر ہے جو کہ 1985 کا ہے۔ 2012 میں جب اس میں ترمیم کر دی گئی تھی تو محکمہ نے یہ زحمت گوارا کیوں نہیں کی کہ اس ترمیم کی روشنی میں سروے کر کے دیگر آبادیوں کو بھی کچی آبادیاں declare کر کے مالکانہ حقوق دیئے جاتے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے urban areas میں کچی آبادی declare کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 اور rural areas میں گھرانوں کی تعداد 4 کر دی ہے۔ جز (ب) کے حوالے سے عرض ہے کہ ندی پور ٹاؤن میں واقع 12 عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) کے بعد

declare کی گئی ہیں لیکن اس کے بعد کوئی بھی ایسی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اگر وہاں پر ایسی کچی آبادیاں ہیں تو معزز ممبر نشاندہی کریں تو وہ بھی declare کروادی جائیں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان سے رابطہ کر لیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں بالکل نشاندہی کرتا ہوں۔ گوجرانوالہ کے چار ٹاؤن ہیں اور صرف ایک ٹاؤن کا ذکر ہے جو کہ 1985 کا ہے جبکہ ترمیم 2012 میں کی گئی ہے۔ 2012 کے بعد ان چار ٹاؤنوں کا محکمہ کو سروے کرنا چاہئے تھا جو کہ نہیں کیا گیا اور وہاں کچی آبادی میں رہنے والوں کے ساتھ سخت زیادتی ہے۔ میری آپ سے یہ humble submission ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ حق داران تک اُن کا حق پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کمیٹی کو refer ہونے والی بات نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں لہٰذا اُن کو بتائیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں کہ یہ میرے حلقے میں ہیں۔ کیمپ نمبر 2 اور سندر نگر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو note کریں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ چار ٹاؤن ہیں اور یہاں صرف ایک ٹاؤن کی بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کی بات note کر رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ پھر کس طرح ہوگا؟ اگر یہ کمیٹی کو refer ہوگا تو کوئی میٹنگ ہوگی یا کسی سے بات ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہونے والا نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، ابھی تک میٹنگ نہیں ہوئی اور محکمہ نے زحمت ہی گوارا نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ note کروادیں تو وہ چیک کر کے اس کی تفصیل بتادیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ 1985 کے بعد کوئی سروے نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر کے جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8112 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8208 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8216 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا ٹھہریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 1998 میں دو، تین اور پانچ مرلے پر مشتمل یہ جناح آبادیاں پنجاب گورنمنٹ نے بنائی تھیں جہاں پر غریب لوگ رہتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال کچھ عرصہ پہلے جمع ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا یہ بھی آپ کے محکمہ کا ہی سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شاہ صاحب کے سوال کی طرح اس سوال پر بھی یہی فیصلہ ہے کہ اس کا بھی کل ہی جواب لے کر آئیں گے۔ دو یا تین مہینے محکمہ کے پاس یہ کیوں پڑا رہا، اس کا جواب کیوں نہیں آیا اور اس پر جو بھی action کریں گے وہ بھی کل بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: گرو مور فوڈ سکیم کے تحت

سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

***8218**: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پر اراضی کا نصف تاحال گورنمنٹ کو واپس نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال گورنمنٹ کو اس اراضی سے کوئی آمدن موصول نہیں ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ساہیوال نے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اراضی واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جن پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو دیہہ بالخصوص پی پی۔222 اور ضلع ساہیوال میں کتنی سرکاری اراضی گرو مور سکیم کے تحت موجود ہے اور اس میں کتنی الاٹ کی گئی ہے نیز کتنی اراضی واپس کر دی گئی اور گورنمنٹ کے الاٹمنٹ کے قواعد وضوابط کیا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان کو رقبہ 57-1956 میں الاٹ کیا گیا تھا اس کے بعد کسی بھی شخص کو اس سکیم کے تحت رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ کالونیز کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن / پالیسی کے مطابق الاٹیان گرو مور فوڈ سے نصف رقبہ لینے کی کوئی شرط نہ ہے۔

(ج) گرو مور فوڈ سکیم میں الاٹیان سے گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کردہ طریق کار سے زرلگان داخل خزانہ سرکار کروایا جاتا ہے اور الاٹیان کی جانب سے درخواست برائے حصول ملکیت موصول ہونے پر سابقاً ایک سالہ اوسط بیعہ کے حساب سے بعد منظوری قیمت داخل خزانہ سرکار کروائی جاتی ہے۔

(د) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان سے رقبہ واپس لینے کے بارے میں کوئی حکم جاری نہ ہوا ہے۔

(ہ) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت واپسی اراضی کے بارے میں کوئی حکم جاری شدہ نہ ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کی الاٹمنٹ سال 57-1956 میں ہوئی تھی اس کے بعد کوئی رقبہ گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (الف) پر راہنمائی اور favour چاہتا ہوں۔ سوال یہ تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی۔ ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ/12 سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟" اس میں شاید ان کی طرف سے کوئی mistake ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گرو مور فوڈ سکیم اور باڑہ سکیم کی کیا definition ہے اور اس کے کیا اغراض و مقاصد ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ہمیں جو سوال موصول ہوا تھا اس میں گرو مور فوڈ سکیم کا پوچھا گیا ہے باڑہ سکیم کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کا جواب تحریری طور پر دے دیا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر کو باڑہ سکیم کے بارے میں کچھ چاہئے تو وہ نیا سوال دے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ادب سے استدعا کی ہے کہ یہ بتا دیں کہ گرو مور فوڈ سکیم اور باڑہ سکیم کے کیا مقاصد ہیں اور کس وجہ سے یہ سکیمیں ایجاد کی گئیں تھیں اور ان پر کیا عملدرآمد ہو رہا ہے؟ یہ اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!گرو مور فوڈ سکیم کے بارے میں میں بتا سکتا ہوں باڑہ سکیم کے بارے میں انہوں نے سوال میں کوئی ذکر کیا تھااور نہ ہی میرے پاس اس حوالے سے جواب ہے۔

جناب سپیکر!ایوب خان کے دور میں گرو مور فوڈ سکیم پیش کی گئی تھی تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ فصلیں اگائیں اور زمینیں آباد کریں۔ اسruleکے تابع ایک پالیسی بنائی گئی تھی۔ اس سکیم کا نوٹیفکیشن ہے جس کے تابع جگہ الاٹ کی گئی تھی اور لوگوں کو دی گئی تھی۔ یہ سکیم پورے پنجاب کے لئے نہیں تھی بلکہ مختلف اضلاع میں دی گئی تھی اس لئے گرو مور فوڈ سکیم انہی اضلاع میں ہے۔اگر میرے معزز ممبر کو باڑہ سکیم کے بارے میں معلومات چاہئیں تو یہ اپنا نیا سوال دے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!یہ کوئیgeneralizeسوال نہیں تھا بلکہ اس سوال میںspecificallyگاؤں کا بھی بتایا گیا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ جز(د)میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ساہیوال نے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اراضی واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جن پر تا حال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟ یہ صرف اور صرف ڈیپارٹمنٹ نے ایک لفظmissکیا ہے جبکہspecificallyایک گاؤں کا پوچھا گیا تھا۔یہاں پورے پنجاب کا نہ پورے ضلع کے متعلق پوچھا گیا تھا بلکہ صرف ایک گاؤں کا پوچھا گیا تھا۔ سوال میں گاؤں کا ذکر کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ آپ ان کو ہدایت فرمائیں کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ سوال بڑی محنت اور وقت لگا کر تیار کیا جاتا ہے۔اس کے بعد ان کے ڈیپارٹمنٹ نے جواب بھی دینا ہوتا ہے جوtime takingہوتا ہے۔آپ مہربانی کریں اور اس سوال کو کل تکpendingکر لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!چک نمبر58جی ڈی کے بارے میں آپ کے پاس کیا جواب آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!میرے معزز ممبر نے گرو مور فوڈ سکیم کا لکھا تھااس کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں لیکن اگر باڑہ سکیم کا کوئی سوال ہے تو یہ نیا سوال دے دیں۔اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔یہ نیا سوال دیں گے تو اس کا جواب آ جائے گا۔میں ابھی گرو مور فوڈ سکیم کے متعلق ہر سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ نے حکم کیا تھا تو چودھری شیر علی، میاں خرم جہانگیر وٹو اور میں گئے تھے۔ پریس گیلری کے صدر اور تمام بھائیوں نے بڑا تعاون کیا ہے وہ تشریف لے آئے ہیں۔ ان کا issue یہ تھا کہ روزنامہ "خبریں" سے پچاس لوگ نکالے گئے ہیں ان کی تنخواہیں دلائی جائیں اور ایک دو اشتہارات کی بات کی ہے۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ہم تین لوگ ہیں آپ مزید پریس گیلری کے صدر، سیکرٹری اور بٹ صاحب کو شامل کر کے کمیٹی بنا دیں تاکہ ان کے جو بھی issues ہیں وہ ہمیں تحریری طور پر دیں گے۔ اس پر آپ جو direction دیں گے اس کے مطابق کمیٹی کام کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری صاحبان کو کمیٹی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روزنامہ "خبریں" کا بھی ایک نمائندہ شامل کیا جانا چاہئے۔ اسے بھی شامل کر کے اس معاملہ کو حل کرائیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم پریس گیلری سے ان کا نمائندہ لے لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، پریس گیلری والے جس کو شامل کرانا چاہیں تو اس کا نام آپ کو دے دیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، یہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ یہ بتائیں کہ انہوں نے 58 جی ڈی کے بارے میں پوچھا ہے۔ میرے خیال میں یہ اس شخص کا نام بتانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ آپ کے پاس اس حوالے سے کیا معلومات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ گرو مور فوڈ سکیم ہے اس میں باڑہ سکیم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے particularly پہلے آپ سے پوچھا ہوا ہے۔ انہوں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! معزز ممبر باڑہ سکیم کی بات کر رہے ہیں۔ گرو مور فوڈ سکیم کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کے تحت ضلع ساہیوال میں 57-1956 میں 4363 ایکڑ رقبہ گرو مور فوڈ سکیم کو مختص کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے particularly آپ سے 58 جی ڈی کا پوچھا ہے اور کسی پرائیویٹ شخص کو زمین دی گئی ہے۔ وہ یہ جواب پوچھ رہے ہیں۔ آپ بات دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے 58 جی ڈی کا particularly پوچھا ہے اور آپ ساری سکیم بتانا چاہتے ہیں۔ کیا میں اس سوال کو کل تک کے لئے pending کر دوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کا جواب بھی کل لائیں گے۔ میں نے جس طرح پہلے آپ کو کہا ہے اسی کے مطابق اس پر بھی عمل ہونا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے جو فرمایا ہے تو میں اس پر تھوڑا سا بتا دیتا ہوں کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرتا ہوں اور میں کسی سے نہیں ڈرتا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا تھا تو پھر آپ کو مجھ سے پوچھ لینا چاہئے تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے پاس ڈپٹی کمشنر کا خط موجود ہے جس میں اس شخص کا نام لکھا ہوا ہے جو اس پر ناجائز قابض ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اس سوال کو کل تک کے لئے pending کیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8412 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈی سی او آفس میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8412: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او آفس لاہور میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے محکمہ کا نام کیا ہے، یہ ملازمین کتنے عرصہ سے اس دفتر میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کا (Parent) پےرینٹ محکمہ میں عہدہ اور گریڈ کیا ہے اور ڈی سی او آفس لاہور میں ان کا عہدہ اور گریڈ کیا ہے؟

(د) ڈیپوٹیشن پر زیادہ سے زیادہ عرصہ تعیناتی کتنا ہے اور ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کے لئے کیا کیا ریکوائرمنٹ ہوتی ہیں اور ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کی اتھارٹی کون ہے؟

(ہ) جن ملازمین کا ڈیپوٹیشن کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے کیا حکومت ان کے اصل محکمہ میں انہیں واپس ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ڈپٹی کمشنر لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ڈی سی آفس لاہور میں اس وقت 128 ضلع کے دوسرے محکموں سے مستعار لئے گئے ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 24 ریگولر ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 13 ملازمین جو تنخواہ سابقا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے لے رہے تھے مگر کام کمشنر آفس میں کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر تعینات نہ ہے۔

(ج) مذکورہ فہرست میں عہدہ اور گریڈ درج ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق عرصہ تعیناتی تین سال ہے ڈیپوٹیشن کے لئے مستعار لئے جانے والے محکمہ کی طرف سے تعیناتی کے مجاز آفیسر کو ڈیپوٹیشن کے لئے درخواست بھیجی جاتی ہے اور ڈیپوٹیشن کی اتھارٹی تعیناتی کا مجاز آفیسر ہوتا ہے۔

(ہ) کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر تعینات نہ ہے للٰذا واپس ٹرانسفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ڈی سی آفس لاہور میں ضلع کے دیگر محکموں سے 128 ملازمین کیوں مستعار لئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کو rules کے مطابق لیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ لاہور میٹروپولیٹن شہر ہے۔ اس وجہ سے کام کی زیادتی ہے جس وجہ سے ضلع کے اندر سے ہی ان کی services کو hire کیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے بھی ملازمین لئے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ڈی سی آفس لاہور میں بھینسیں اور گائیں وغیرہ نہیں پائی جاتیں تو پھر لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ سے ملازمین کیوں لئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! کار سرکار کو پورا کرنے کے لئے rules کے مطابق ہی ان کی services کو hire کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے وجہ پوچھی تھی۔ وہ rules کے مطابق ہی کار سرکار کے لئے آئے ہوں گے۔ میں مزید پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں پر طارق زمان نام کے ایک آفیسر لگے ہوئے ہیں وہ کس ڈیپارٹمنٹ سے آئے ہیں اور کتنے عرصہ سے وہاں پر موجود ہیں؟

جناب سپیکر: یہاں personal بات تو نہیں ہونی چاہئے۔ یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ کوئی اور بات کر لیں تو بہتر ہوگا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو simple سی request کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ اچھا نہیں لگتا کہ آپ اتنی سی بات کو لے کر شروع کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میں نے simple question کیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کتنے ملازمین ہیں اور کون کون ہے۔ اگر وہ یہاں پر تعینات ہیں تو بتادیں اگر نہیں ہیں تو بھی بتادیں اور وہ کس post پر تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس نام ہے تو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جو تفصیل مانگی گئی تھی کہ کتنے ملازمین ہیں تو ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار دے دی گئی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب یہ کیا جاننا چاہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر ایک آفیسر طارق زمان صاحب تعینات ہیں، وہ کس گریڈ میں، وہاں پر کیوں اور کتنے عرصے سے تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ لسٹ دیکھ لیں، اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تعیناتی ڈی سی او ملازمین کے افسروں میں سے ہوئی ہے یا باہر سے کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا آپ کے پاس لسٹ میں ان کا نام موجود ہے کہ وہ وہاں پر کس عہدے پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کی سروسز کی ضرورت تھی اس لئے ان کو وہاں پر hire کیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کس طرح کا جواب ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! میں آپ کی بات نہیں سن سکا ہوں۔ آپ اس سوال نمبر 8412 کا جواب کسی سے پوچھ لیں۔ کیا آپ کے پاس ان ملازمین کی لسٹ موجود ہے جو کسی اور محکمے سے آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس لحاظ سے تو ان کا fresh question بنتا ہے یہ fresh question دے دیں ان کو جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر آپ کے پاس لسٹ میں نام ہے تو آپ ان کو بتادیں کہ وہ کس عہدے پر تعینات ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ڈی سی او آفس لاہور میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں، ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟ اگر طارق زمان وہاں پر تعینات ہیں تو میرے خیال میں یہ fresh question نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! لسٹ میں آپ ان کا نام دیکھ لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر جے آئی ٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! توہین عدالت سے اعتراض کریں۔ مہربانی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کل اس سوال کا جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں کل اس کی تفصیل لے کر آپ کو آگاہ کردوں گی۔

جناب سپیکر: ویسے ایوان میں personal باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کل اس سوال کا جواب لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 8492 جناب شہزاد منشی کا ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا بات ہے اس سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ fresh question آیا ہے لہٰذا اس سوال کا جواب next session تک آجائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8493 بھی جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سوال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ان دونوں سوالوں کے جوابات next session میں آجائیں گے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ چلیں ٹھیک ہے۔ ان دونوں سوالات نمبرز 8492 اور 8493 کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: رجسٹریوں سے آمدن کی تفصیلات

*7444: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2010 سے آج تک ڈی او(ریونیو) فیصل آباد نے کل کتنی رجسٹریاں کی ہیں اوران سے حاصل ہونے والی کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) کیاان رجسٹریوں کی فیس روزانہ، ہفتہ وار یاماہانہ کی بنیاد پر سرکاری خزانے میں جمع کروائی جارہی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیرمال وکالونیز(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق فیصل آباد میں رجسٹریوں سے آمدن کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام رجسٹرڈ دستاویزات کی فیس روزانہ خزانہ سرکار میں جمع ہوتی ہے۔

فیصل آباد: ای ڈی اوریونیوآفس سے متعلقہ تفصیلات

*7449: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ای ڈی اوریونیوکے تحت منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُراور کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی ہورہی ہے؟

(د) کتنے اہلکار عرصہ تین سال سے زائداس ضلع میں مختلف جگہوں پر کام کررہے ہیں؟

(ہ) گزشتہ دوسال میں کتنے اہلکاروں کوکس کس بناء پر سزاہوئی؟

وزیرمال وکالونیز(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) یہ واضح کیاجاناضروری ہے کہ فی الوقت ای ڈی اوریونیوکی محکمہ مال میں کوئی اسامی نہ ہے۔یہ اسامی2011 میں ختم کردی گئی تھی۔

تاہم ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 793 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں پر اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت 30 اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت دس اہلکار عرصہ تین سال سے زائد مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گزشتہ دو سال سے بیس اہلکاروں کو مختلف الزامات کی بنیاد پر سزا ہوئی ہے جس کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8112: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کئے جانے کی اب تک کی کیا صورتحال ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سرگودھا میں باقی صوبے کے برعکس انتقال کی بجائے صرف رجسٹریاں ہی کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں 10/5 مرلہ کے انتقال/رجسٹری پر بھی اتنا ٹیکس لیا جا رہا ہے جتنا کہ دو کنال اراضی پر ہے؟

(د) اس سلسلہ میں عوام کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ ضلع سرگودھا میں کمپیوٹرائزیشن کا کام ماہ اکتوبر سال 2012 میں شروع کیا گیا۔

ضلع سرگودھا کے دستیاب تمام 841 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کر لی گئی ہے۔ ضلع کے 763 مواضعات کو مکمل کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ ضلع substantial complete ہو گیا ہے۔

ضلع سرگودھا کی تمام سات تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جہاں سے مالکان اراضی کو فردات ملکیت کے اجراء اور انتقالات کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق اور اس کی نقول کے اجراء کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ بات درست نہ ہے۔ تحصیل سرگودھا میں تمام دیہی مواضعات کے بیع زبانی انتقالات اراضی ریکارڈ سنٹر پر تصدیق / پاس ہوتے ہیں۔ تاہم تمام شہری مواضعات جو کہ اربن Immovable Property Tax میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے انتقالات رجسٹرڈ دستاویزات کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ رجسٹری اور انتقال کے گورنمنٹ کے جاری کردہ ریٹس درج ذیل ہیں اور زمین کی مالیت کے مطابق ٹیکس لیا جاتا ہے۔

URBAN AREA

Intiquaal Fee	Rs. 500
CVT (Capital Value Tax)	2% Plus Covered Area 10 per Square Feet If 2 Story Building than 20 per Square Feet
Stamp Duty	3%
District Council Fee	1%
Cantonment Fee	3.5%
Registration Fee	Rs. 500 if Value of Property Less than 5 Lakh if value of property more than five lakh then Fee will be Rs. 1000
With Holding Tax	(2% Filer person and 4% None Filer) if property value more than 40,00,000/- (forty Lakh)
Gain Tax	2% if property sells within 3years

(د) عوام کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے حکومت درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

(i) سب رجسٹرار کے دفاتر کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور انتقالات کمپیوٹر پر کئے جا رہے ہیں۔

(ii) NADRA کا ویریفیکیشن سسٹم لگا دیا گیا ہے۔

(iii) تمام کھیوٹ اور انتقالات کے مسائل کو جلد حل کروانے کے لئے تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔

(iv) اسسٹنٹ کمشنر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر اراضی ریکارڈ سنٹرز کا ہر ماہ دورہ کرتے ہیں اور سروس ڈیلوری کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

(v) Que Management System کو ہر اراضی ریکارڈ سنٹر میں نصب کیا گیا ہے تاکہ پہلے آنے والے کو پہلے خدمت دی جائے۔

(vi) شکایات کے ازالہ کے لئے ضلعی انتظامیہ، صوبائی اور لوکل محتسب، پی ایم یو کے فون نمبرز اراضی ریکارڈ سنٹرز پر آویزاں کئے گئے ہیں۔

مظفر گڑھ: موضع لشکر پور اور بستی گنجی کے مکینوں کو متبادل اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8208: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع لشکر پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے 2008 میں صفحہ ہستی سے ہٹ گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ "بستی گنجی" کے گھر، مکانات اور زرعی رقبہ دریا برد ہوا نیز اس کٹاؤ کی وجہ سے گندم اور دیگر باغات بھی تباہ ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آبادی کے بے گھر اور بے زمین افراد نے ڈی سی او مظفر گڑھ کو محکمہ جنگلات کی موضع رکھ جھلاریاں شمالی میں متبادل زرعی اراضی و رہائشی اراضی کی درخواست دی جسے منظور کر لیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افراد کو تاحال برائے رہائش اور زرعی مقاصد کے لئے اراضی دی گئی ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان بے گھر افراد کو مذکورہ موضع یا کسی دیگر مقام پر رہائش کے لئے اراضی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) موضع لشکر پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے دریا برد سال 2008 ہو گیا تھا۔ کچھ رقبہ دریائے چناب کی دوسری طرف ملتان کی جانب رقبہ باہر نکل چکا ہے۔ جس میں آم کے باغات ہیں۔

(ب) موضع گنجی بستی میں زیادہ رقبہ دریابرد ہوا۔ جزوی رقبہ دریائے چناب کی پہلی طرف اور کچھ رقبہ دریائے چناب کی دوسری طرف (ملتان کی طرف) رقبہ باہر نکلا ہوا ہے جو کہ آباد ہے۔ دونوں جگہ پر لوگ اپنے مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) ہر دو مواضعات کے لوگوں نے متبادل زرعی اراضی و رہائشی اراضی کے لئے درخواست گزاری جس کے لئے متبادل زرعی اراضی رہائشی اراضی کے لئے موضع رکھ جھلاریں شمالی کی تجویز دی گئی تھی۔

(د) کسی کو بھی کوئی اراضی برائے رہائش یا زرعی مقاصد کے لئے الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(ہ) اراضی دریا کے باہر آچکی ہے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ موقع پر آموں کے باغات ہیں اس لئے الاٹمنٹ متبادل نہ کی جاسکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

میانوالی میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

1260: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے پٹوار حلقے ہیں؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ج) پٹواریوں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج جن پٹواریوں کے پاس ہے ان کی تعداد کتنی ہے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع میں پٹواریوں کی بھرتی کرنے اور اس کے دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ز) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس جگہ انکوائری اور قانونی کارروائی ہو رہی ہیں ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر میانوالی کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع میانوالی میں کل 209 پٹوار حلقے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں 151 پٹواریان کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع میانوالی میں پٹواریان کی کل خالی اسامیاں 58 ہیں۔

(د) پنجاب حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) 48 پٹواریان کے پاس ایک سے زائد حلقہ کا چارج ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ 6 تا 15 کی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی تک پابندی عائد ہے۔ مزید برآں صوبہ میں زمینوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل جاری ہے اور کمپیوٹر سنٹر کے لئے علیحدہ عملہ بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو پٹواریوں کی بھرتی کے بارے میں حکومت کوئی لائحہ عمل ترتیب دے گی۔

(ز) اس وقت ضلع میانوالی میں کل 6 پٹواریاں کے خلاف PEEDA ACT 2006 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے کوئی پٹواری معطل نہ ہے انکوائریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کی ریلوے کے پاس اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1264: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی سرکاری اراضی محکمہ ریلوے پاکستان کے پاس لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر ہے؟

(ب) یہ اراضی کب کن کن شرائط پر محکمہ ریلوے کو دی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ اراضی محکمہ ریلوے شرائط کے تحت کسی تھرڈ پارٹی کو لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دے سکتا ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ ریلوے نے حکومت پنجاب کی اراضی آگے مختلف لوگوں کو مختلف سکیموں کے تحت دے رکھی ہے؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب، محکمہ ریلوے سے یہ اراضی واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) پنجاب حکومت نے اپنی کوئی اراضی ریلوے کو لیز یا پٹہ پر نہ دی ہے۔

(ب) پاکستان ریلوے نے اب تک پنجاب حکومت سے لیز یا پٹہ پر ایسی کوئی زمین نہ لی ہے جس کی شرائط طے کی جائیں تاہم محکمہ ریلوے کو صرف مخصوص مقاصد یعنی برائے استعمال ریلوے پنجاب کی سرکاری زمین پاک و ہند کی تقسیم سے پہلے منتقل کی گئی تھی۔

(ج) جز (ب) کے مطابق ہے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ پاکستان ریلوے نے پنجاب حکومت سے کوئی رقبہ لیز پر حاصل نہیں کیا اس لئے کسی بھی تھرڈ پارٹی کو یہ رقبہ لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) لیز/ٹرانسفر پر پنجاب حکومت نے بذریعہ لیٹر نمبری 1477-93/1506-CS(I) مورخہ 03-05-1993 پابندی لگا رکھی ہے۔ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پنجاب میں تمام کمشنرز اور ڈسٹرکٹ کلکٹرز صاحبان کو سختی سے اس پر عملدرآمد کا حکم جاری کیا ہوا ہے کہ وہ پنجاب حکومت کی کسی بھی زمین پر پاکستان ریلوے کی جانب سے جاری کی گئی دستاویزات کا ریونیو ریکارڈ میں عملدرآمد نہ کرے۔

(ہ) پنجاب حکومت اراضی واپس لینے کے لئے لائحہ عمل بنا رہی ہے اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے ایک کمیٹی وزیر قانون پنجاب کی سربراہی میں تشکیل دے دی گئی ہے جو زمین کی واپسی یا قیمت وصول کرنے کی سفارشات مرتب کرے گی۔ جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل: محکمہ مال سے متعلقہ تفصیلات

1312: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل (ضلع ننکانہ صاحب) محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور کام کر رہے ہیں، ان کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ پٹواری اور گرداور کتنے عرصہ سے ان جگہوں پر تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کتنے پٹوار اور قانونگو سرکل ہیں؟

(د) تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہ کوٹ میں 14-2013 اور 15-2014 کے دوران رجسٹری کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران رجسٹری کی شرح کیا تھی اور شرح مقرر کرنے کا معیار کیا ہے؟

(و) تحصیل شاہکوٹ میں 14-2013 اور 15-2014 کے دوران جعلی اشٹام فروشی کے کتنے مقدمات درج ہوئے نیز اس میں کتنے ملازم گرفتار ہوئے اور خزانے کو کتنا نقصان ہوا؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، ننکانہ صاحب کی طرف سے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل سانگلہ ہل میں پٹواریوں کے کل دفاتر 17 ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پٹواریوں کی موجودہ تعداد 14 ہے لیکن دو پٹواری کار سرکار میں کوتاہی برتنے کی وجہ سے معطل ہیں اس لئے ان کے خلاف تحصیلدار سانگلہ ہل کے دفتر میں انکوائری زیر سماعت ہے لہٰذا اس وقت تحصیل سانگلہ ہل میں بارہ پٹواری کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گرداور حلقہ کی اسامی خالی ہے۔ علاوہ ازیں سات پٹوار سرکل کا اضافی چارج جن پٹواریوں کو دیا گیا ہے اس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل سانگلہ ہل میں گرداور کی اسامی خالی ہے اور پٹواریوں کی جگہ تعیناتی اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں ایک قانونگوئی اور 17 پٹوار سرکل ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہ کوٹ میں سال 14-2013 میں حکومت پنجاب کو رجسٹری کی مد میں مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی۔

	رجسٹریشن فیس	سی وی ٹی	اسٹامپ ڈیوٹی
سانگلہ ہل	7159410	3109638	14229930
شاہ کوٹ	14883816	7581341	29144651
میزان	22043226	10690979	43374581

تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہکوٹ میں سال 15-2014 میں حکومت پنجاب کو رجسٹری کی مد میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی۔

	رجسٹریشن فیس	سی وی ٹی	اسٹامپ ڈیوٹی
سانگلہ ہل	1191815	5930100	24437165
شاہ کوٹ	1850602	90221593	60868639
میزان	3042417	14951693	85305804

(ہ) سال 14-2013 میں رجسٹریشن فیس ایک فیصد سی وی ٹی دو فیصد اور اسٹامپ ڈیوٹی دو فیصد تھی۔ سال 15-2014 میں رجسٹریشن فیس 5 لاکھ تک کی رجسٹری پر -/500 روپے جبکہ 5 لاکھ سے زائد پر -/1000 روپے سی وی ٹی دو فیصد اور اسٹامپ ڈیوٹی تین فیصد تھی۔

(و) تحصیل شاہکوٹ میں سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران جعلی اشٹام فروشی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے نہ کوئی ملازم گرفتار ہوا ہے اور نہ ہی سرکاری فیس کی مد میں کوئی نقصان ہوا ہے کیونکہ شیڈول ریٹ کے مطابق واجبات سرکار بروقت جمع ہوتے ہیں۔

بورڈ آف ریونیو پنجاب میں تعینات آفیسرز اور ان کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

1331: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف ریونیو میں کس کس عہدے پر گریڈ 20 اور 21 کے آفیسر تعینات کئے جاتے ہیں؟

(ب) ان آفیسر کے پاس کیسز کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے اور اس وقت ان آفیسرز کے پاس کتنے مقدمات کب سے زیر سماعت ہیں؟

(ج) کیا ان افسران کی ترقی کے وقت ان کے مقدمات کی disposal کی تعداد اور معیار کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بورڈ آف ریونیو پنجاب میں گریڈ 20 اور 21 کے آفیسرز کو ممبران بورڈ آف ریونیو پنجاب کے عہدوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام جوڈیشل مقدمات جو بورڈ آف ریونیو میں دائر ہوتے ہیں، فاضل سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو صاحب ان کی تقسیم کرتے ہیں اور اس وقت بورڈ آف ریونیو میں فاضل ممبران کے پاس 8106 جوڈیشل مقدمات زیر سماعت ہیں۔ جن کی تفصیل ممبر وار درج ذیل ہے:

سلسلہ نمبر	ممبران	کیسز کی تعداد
1	سینئر ممبر/ممبر ریونیو	500
2	ممبر اشتمال	710
3	ممبر کالونیز	1657
4	ممبر جوڈیشل-I	1230
5	ممبر جوڈیشل-II	692
6	ممبر جوڈیشل-III	647
7	ممبر جوڈیشل-Iv	521
8	ممبر جوڈیشل-V	1157=992+235
9	ممبر جوڈیشل-VI	312
10	ممبر جوڈیشل-VII	326
11	ممبر جوڈیشل-VIII	354
ٹوٹل		8106

اور یہ مقدمات 2004 سے تاحال زیر التواہیں۔ جن میں سے متعدد مقدمات فیصلہ شدہ ہیں اور عدالت عالیہ سے ریمانڈ ہونے کے بعد زیر سماعت ہیں۔

(ج) ان افسران کی ترقی کا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ S&GAD ہے۔

گجرات: موضع شام پور کھوکھراں قبرستان کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1354: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1912 کے ریکارڈ کے مطابق گاؤں شام پور کھوکھراں تحصیل و ضلع گجرات میں شاملات دیہہ میں قبرستان کے لئے 84 کنال 7 مرلے زمین مختص تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکور قبرستان کی زمین کے ایک بڑے حصے پر متعلقہ محکمے سے ساز باز کر کے کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور قبرستان کی زمین پر قبضے کے رجحان میں سرکاری اہلکاروں کی ملی بھگت سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے قبرستان کی زمین واگزار کرانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات:

یہ کہ مطابق ریکارڈ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ موضع شام پور برلب دریائے چناب پہاڑی علاقہ پر آباد ہے۔ آبادی دیہہ اور قبرستان ملحقہ ہونے کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی جس کے بارے میں سابقا ناظم نے برائے نشاندہی درخواست گزاری جس پر متعلقہ ریونیو آفیسر حلقہ نے فوری طور پر نشاندہی نقشہ تجاوز ونام تجاوز کنندگان کی فہرست مرتب کروائی گئی۔ جس کے مطابق 84کنال 7مرلہ میں سے 8کنال19مرلہ رقبہ 18افراد کے زیر استعمال پایا گیا جوکہ قیام پاکستان کے وقت سے ہے۔ جس پر رہائشی مکانات وڈیرہ جات تعمیر ہوکر آبادی دیہہ کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس معاملہ کو بذریعہ عملہ مال مقامی معززین وقابضین کے ساتھ میٹنگ کرکے واگزاری رقبہ قبرستان کے لئے تحرک کیا گیا۔ مقامی آبادی نے باہمی مشاورت کے ساتھ تعمیر شدہ مکانات کو ختم کرنے سے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے متبادل کے طور پر زیر قبضہ رقبہ کے تحت اپنے ملکیتی رقبہ سے قبرستان کے نام رقبہ منتقل کرنے کے لئے درخواست گزاری۔ جس پر بذریعہ محکمہ مال وکمپیوٹر سنٹر، گجرات عملدرآمد جاری ہے۔ اس پر اہلیان دیہہ کی طرف سے باہمی رضامندی اور مشاورت کے ساتھ رقبہ قبرستان کی کمی کو پورا کرنے کا عمل جاری ہے۔ اس طرح رقبہ قبرستان 84کنال 7مرلہ پورا ہو جائے گا۔

(ج) جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔ کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: محکمہ مال میں تعینات پٹواری، گرداور اور تحصیل دار سے متعلقہ تفصیلات

1357: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور سرکل وار کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں کتنے نائب تحصیلدار و تحصیلدار کب سے تعینات ہیں عرصہ تعیناتی اور ان کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا کیا معیار ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار اور قانونگو سرکل ہیں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹواریوں کو اضافی حلقہ جات دیئے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور کیا SMBR کے احکامات کے مطابق کیا وہ حلقہ جات ملحقہ ہیں اگر نہیں تو ان کو یہ اضافی حلقہ جات دینے کی وجوہات کیا ہیں کیا یہ SMBR کی درج بالا چٹھی کی خلاف ورزی نہ ہے؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کی طرف سے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع ساہیوال میں پٹواریاں اوران کی تعداد درج ذیل ہے۔

کل منظور شدہ اسامیاں پٹواریاں	=209
کل خالی اسامیاں گرداور	=18
تعداد پٹواریاں جو اس وقت تعینات ہیں	=138
خالی اسامیاں پٹواریاں	=71
تعداد پٹواریاں جو اس وقت تعینات ہیں	=7
خالی اسامیاں گرداور	=11

عرصہ تعیناتی کی فہرست تحصیل حلقہ اور سرکل کی سطح کے مطابق (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں دو تحصیلدار مورخہ 2013-07-01 سے تعینات ہیں۔ان کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا اختیار بورڈ آف ریونیو کو حاصل ہے اور ضلع ساہیوال میں سات نائب تحصیلدار مورخہ 2014-01-24 سے تعینات ہیں اوران کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا اختیار جناب کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال کے پاس ہے۔عرصہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

کل پٹوار سرکل	209
کل گرداور سرکل	18

ضلع ساہیوال کے گرداور سرکل کے نام درج ذیل ہیں

1 ساہیوال 2 قادر آباد 3 یوسف والا 4 نور شاہ 5 ڈیرہ رحیم 6 نائی والا 7 محمد پور 8 ہڑپہ

9 داد فتیانہ 10 چیچہ وطنی 11 غازی آباد 12 اوکانوالا 13 کسووال 14 اقبال نگر 15 شاہکوٹ

نوٹ: تین اسامیاں برائے گرداوران NTO آفس میں منظور شدہ ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کے ماتحت ہیں۔

(د) ضلع ساہیوال میں 39 پٹواریاں کو اضافی سرکل دیئے گئے ہیں اضافی سرکل سے صرف سات پٹوار سرکل ملحقہ نہ ہیں اس میں انتظامی امور اور عوام الناس کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پٹواریاں کی تعیناتی نامکمل ہونے کی وجہ سے اضافی سرکل دیئے گئے ہیں اضافی حلقہ جات کی فہرست (جھنڈی ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں تعینات تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

1358: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری ایسے ہیں جو ضلع ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کب سے اس ضلع میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت کے قواعد و ضوابط کے تحت کسی ریونیو آفیسر یا اہلکار کو اپنے آبائی ضلع میں تعینات کیا جا سکتا ہے اگر ہاں تو کس قاعدہ کے تحت؟

(ج) اس ضلع میں عرصہ دو یا تین سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات آفیسران و اہلکاران کے نام و عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف)

I. ضلع ساہیوال میں دو تحصیلدار تعینات ہیں۔ ایک تحصیل ساہیوال میں (رانا محمد یوسف تحصیلدار تاریخ تعیناتی 04-02-2015) اور ایک تحصیل چیچہ وطنی میں (اختر حسین ندیم، تحصیلدار تاریخ تعیناتی 25-06-2013) دونوں تحصیلدار ضلع خانیوال کے رہائشی ہیں اور ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات بورڈ آف ریونیو پنجاب کو حاصل ہیں۔

II. آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کے مطابق ضلع ساہیوال میں 7 سات نائب تحصیلداران از مورخہ 24-01-2014 سے تعینات ہیں جملہ نائب تحصیلداران ضلع ساہیوال کے رہائشی ہیں اور ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات جناب کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو حاصل ہیں تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

III. ضلع ساہیوال میں سات قانونگو تعینات ہیں جن میں 5 قانونگو حضرات کی تعیناتی تحصیل ساہیوال کے موجودہ حلقہ ہائے میں مورخہ 15-06-2016 کو کی گئی ہے جبکہ دو قانونگو تحصیل چیچہ وطنی میں از مورخہ 13-04-2013 سے تعینات ہیں۔ جملہ قانونگو ضلع ساہیوال کے مستقل رہائشی ہیں اور رولز کے مطابق ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کو حاصل ہیں مطابق قانون ان کا تبادلہ ضلع ساہیوال سے باہر نہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

IV. ضلع ساہیوال میں کل 137 پٹواریان کام کر رہے ہیں جن میں سے 75 تحصیل ساہیوال میں تعینات ہیں اور 62 تحصیل چیچہ وطنی میں تعینات ہیں جملہ پٹواریان کی مجاز اتھارٹی متعلقہ جناب اسسٹنٹ کمشنر ہے۔ تفصیل (جھنڈی (الف)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق ٹرانسفر پالیسی 06-03-1980 گریڈ 16 کے آفیسر ز اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں تعینات نہیں ہوتے ماسوائے ناگزیر حالات میں جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے گریڈ 16 سے نیچے (ماسوائے کلریکل سٹاف اور دیگر آفیشل گریڈ-7 سے نیچے) کو اپنی تحصیل میں تعینات نہیں کیا جاسکتا جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

1364: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی ہے پابندی کس تاریخ و سال سے ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بھرتی پر عائد پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2006 میں پٹواریوں کی بھرتی کی گئی تھی اس کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کے وقتاً فوقتاً گریڈ 6 سے 15 تک کی اسامیوں پر پابندی لگانے کی وجہ سے ابھی تک پٹواریوں کی کوئی مزید بھرتی نہ کی گئی ہے گورنمنٹ کی طرف سے عائد کردہ پابندی ابھی تک جاری ہے۔ اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ 2006 میں کی جانے والی بھرتی بھی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے پابندی کی شرط تخفیف کر کے کی گئی تھی۔

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب میں پٹواریوں کی کل خالی اسامیوں کی تعداد 2375 ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ 6 تا 15 تک کی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی تک پابندی عائد ہے۔ مزید برآں صوبہ میں زمینوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل جاری ہے اور کمپیوٹر سنٹر کے لئے علیحدہ عملہ بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو پٹواریوں کی بھرتی کے بارے میں حکومت کوئی لائحہ عمل ترتیب دے گی۔

ضلع گجرات میں تعینات ریونیو آفیسر سے متعلقہ تفصیلات

1411: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ریونیو آفیسرز ہیں ان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(ب) ریونیو آفیسر جن جن حلقہ میں تعینات ہیں ان کی تفصیل بتائیں نیز کیا ریونیو آفیسر کے پاس ایک قانونگوئی ہے یا اس سے زیادہ حلقہ جات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ریونیو آفیسر کو زیادہ حلقے دیئے گئے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جواب بمطابق آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع گجرات میں کل 18 ریونیو آفیسرز ہیں، ایک میڈیکل چھٹی پر ہے 17 کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتا کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل حلقہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ایک سجاد احمد ریونیو آفیسر (بوجہ زخمی) چھٹی پر ہے جس کے حلقہ (ڈنگہ) کا ایڈیشنل چارج محمد افضل نائب تحصیلدار کے پاس ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک سوال غیر نشان زدہ سوالات میں چلا گیا تھا۔ وہ میرا سوال بہت ہی پبلک اہمیت کا حامل ہے۔ بورڈ آف ریونیو میں گیارہ افسران تعینات ہیں اور ان پر 8106 عوام کے مقدمات جو کہ 2004 سے زیر التواء ہیں۔ یہ 20 اور 21 گریڈ کے افسران وقت پر دفتر آتے ہیں اور نہ ہی ان کی disposal ہے۔ یہ مقدمات 2004 سے زیر التواء ہیں کیا ان کو کوئی پوچھنے والا ہے؟ ان cases کے لئے کوئی time limit کریں میں خود ذاتی طور پر کئی cases کے لئے جاتا رہتا ہوں تو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں پر اٹک، رحیم یار خان، بہاولنگر، بہاولپور اور راجن پور سے لوگ آتے ہیں تو آگے سے وہ کہتے ہیں کہ صاحب آج دفتر میں نہیں ہیں لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔ بورڈ آف ریونیو میں بالکل افسر شاہی ہے۔ یہ ایوان ہے اس میں عوام کے مسائل کے حل کے لئے کوئی بندوبست کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کے بارے میں کچھ کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل یہاں پر اپوزیشن آپ سے request کرتی رہی کہ ہماری ایک قرارداد ہے جس میں ہم پرائم منسٹر سے مستعفیٰ ہونے کا مطالبہ کر رہے تھے تو آپ نے ہمیں رولز کا بار بار حوالے دیتے ہوئے کہا کہ یہ قرارداد take up نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے یہ پتا چلا ہے کہ جو قرارداد آپ نے پہلے دی تھی جو کہ آپ کی طرف سے آئی تھی اور آپ نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی تھی میں اس کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ جہاں تک رولز کی suspension کی بات ہے اور آپ پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس بات پر کیا اعتراض ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں تو آپ نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔ ہم ایوان سے باہر گئے تو آپ نے حکومتی بنچز کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے کر پاس کروالی اور ہم یہاں پر شور مچاتے رہے اور آپ سے request بھی کرتے رہے کہ ہمیں قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے یہ بات بھی کی تھی کہ آپ رولز کی suspension کی درخواست دیں گے تو میں اس کو take up کر لیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے ہمیں سات دن کے نوٹس کا کہہ دیا۔ ہم آپ کو request کرتے رہے کہ ہماری قرارداد کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں جو آپ نے نوٹس اسمبلی سیکرٹریٹ میں دیا ہے اس کے لئے 14 دن کا نوٹس ضروری ہوتا ہے۔ اگر آپ رولز کو suspend کروا کے اپنی کوئی قرارداد لانا چاہتے ہیں تو وہ لے آئیں بے شک آج لے آئیں یا کل لے آئیں۔ مجھے اس پر کیا اعتراض ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے ہی رولز کو suspend کرنا ہے ناں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، میں نے رولز کے مطابق چلنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو یہ سمجھنا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ غلط ہوا ہے اس طرح آپ ہماری آواز کو نہیں دبا سکتے۔ میاں نواز شریف سے ہم کل بھی اور آج بھی مستعفیٰ ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، نہیں ایسے نہیں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب تک جے آئی ٹی اپنی تفتیش مکمل نہیں کرتی اس وقت تک پرائم منسٹر کو resign کرنا چاہئے یہ پوری قوم کا مطالبہ ہے اور پنجاب اسمبلی کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: میاں صاحب! رولز کی suspension ایوان کا مسئلہ ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے مجھے کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
"گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی کی)
(قطع کلامیاں)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ممبران کی رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ شوکت عزیز بھٹی، ایم پی اے، پی پی۔4 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم تا 9۔ فروری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی خان، ایم پی اے، پی پی۔20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"30 تا 31۔ جنوری، 9۔ فروری اور 6 تا 10۔ مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسیم لودھی، ایم پی اے، ڈبلیو-314 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری اور 13 تا 14-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23 تا 27-جنوری، 6 تا 9-فروری اور 6 تا 16-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری اختر عباس بوسال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری اختر عباس بوسال، ایم پی اے، پی پی-118 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"30-جنوری تا 3-فروری اور 6 تا 9-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق، ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"6 فروری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں، ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"7 تا 8۔فروری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

□ردار□ہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار بہادر خان میکن، ایم پی اے، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"8 فروری اور 7 تا 9 اور 20۔مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فرحانہ افضل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فرحانہ افضل، ایم پی اے، ڈبلیو-315 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"24-نومبر 2016 تا 16-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

□ید محمد□بطین رضا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید محمد سبطین رضا، ایم پی اے، پی پی-260 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"6 تا 15-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب خرم شہزاد کی ہے۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 263/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 271/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ انصاری صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔ (شور وغل)

گوجرانوالہ میں سینکڑوں پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "انقلابی دُنیا" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 15-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق ضلع گوجرانوالہ 8 ہزار میں سے صرف 2500 پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن، داخلہ مفت، بھاری فیسیں۔ گلی محلوں میں قائم اکثر پرائیویٹ سکولوں کی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں۔ سکول مالکان مفت داخلہ کا لالچ دے کر بھاری فیس وصول کرتے ہیں۔ یونیفارم، کتابوں، کاپیوں اور مختلف فنڈز کے نام پر بھی بھاری رقوم وصول کی جاتی ہیں۔ اکثر سکول کرایہ کی عمارتوں میں قائم ہیں اور سہولیات کا بھی فقدان ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور ایجوکیشن حکام فوری نوٹس لے کر غیر رجسٹرڈ اور خود ساختہ بھاری فیسیں وصول کرنے والے سکول مالکان کے خلاف کارروائی کریں۔ شہریوں کا مطالبہ۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ کے ہزاروں پرائیویٹ انگلش سکولوں کے مالکان لاکھوں روپے کمانے کے لئے نئے اور پرانے طلباء و طالبات کو اپنے اپنے سکولوں کی مخصوص کتابیں، کاپیاں اور وردیاں خریدنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ بعض سکول مالکان free admission کرنے کا لالچ دے کر زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات کو اپنے سکولوں میں داخل کر رہے ہیں تاکہ رجسٹریشن کی فیس سے زیادہ ان طالب علموں سے کتابوں اور وردیوں کی آڑ میں روپے بٹورے جا سکیں۔ بتایا جاتا ہے کہ گوجرانوالہ ضلع بھر میں چھوٹے بڑے آٹھ ہزار سے زائد سکولز ہیں جن میں سے 2500 کے قریب سکولوں کی رجسٹریشن ہوئی ہے۔ ان سکولوں کی اکثریت گلی محلوں میں خستہ حالت کی عمارتوں میں ہے جبکہ بڑی بلڈنگ والے سکولوں کے مالکان نے بھاری فیسیں مقرر کر رکھی ہیں۔ شہریوں نے اس امر پر سخت احتجاج کیا ہے کہ سکول مالکان اپنے مفاد کی خاطر مخصوص کورس والی کتابیں لینے کے لئے طالب علموں کو مجبور کرتے ہیں جس کی وجہ سے والدین بھاری فیسیں، کاپی کتابیں اور وردیوں کے ہزاروں روپے دینے پر مجبور ہیں۔ شہریوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام پرائیویٹ سکولوں کی کاپیاں، کتابیں ایک جیسی کی جائیں تاکہ طلباء و طالبات سکول مالکان کی لوٹ مار سے بچنے کے لئے بازاروں سے بھی خرید سکیں۔ یہ حالات تو گوجرانوالہ کے ہیں لیکن صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت صوبہ کے دیگر اضلاع سے بھی ایسی ہی خبریں تواتر کے ساتھ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی زینت بن رہی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 279/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے جس میں مسودہ قوانین اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں پیش کی جائیں گی۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ یہ آپ ہی کا کام ہے اور آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس، آرڈر ان دی ہاؤس، آرڈر پلیز۔ یہ آپ کا کام ہے کیونکہ آج پرائیویٹ ممبر زڈے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے عمران دا ابا چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران مہربانی کرکے اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ گلناز شہزادی اپنے بل کو introduce کروانے کے لئے اجازت کی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Speaker! Thank. I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

جی، محترمہ! آپ اپنی ترمیم کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ Since decades private schools اپنا quality education promote کرنے کے لئے اپنی efforts اور اپنا جو role play کرتے رہے ہیں that was very important اور appreciable بھی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا quality education promote کرنے کے ساتھ ساتھ من مانی بھی بڑھتی گئی تو اس issue کو پنجاب حکومت نے The Punjab Private Education Institution Promotion and Regulation Act 2016 کی شکل میں introduce کروا کے address کیا۔ اس Act میں دو main issues کو address کیا گیا تھا جن میں fee structure اور دوسرا جو parents کو compel کیا جاتا ہے institutions کے ذریعے کہ وہ اپنے بچوں کی تمام کتابیں یا یونیفارم کو providers یا institution سے purchase کریں۔

جناب سپیکر! یہ despite all these efforts of Punjab Government یہ situation prevail کرتی رہی اور دن بدن اس میں اضافہ ہوتا گیا اور اس کی main وجہ یہ تھی کہ یہاں پر اس ایکٹ میں جو penalty دی گئی تھی وہ entrepreneurs penalty کے لئے، ایک سکول کے لئے یا پھر ایک نیٹ ورک کے ہزاروں سکولوں کے لئے equal تھی so یہاں پر اس ترمیم کو

introduce کروانے کا میرا مقصد یہی ہے اور میری یہی intention ہے کہ وہ penalty کو جو ایک entrepreneur کے سکول کے لئے ہے یا نیٹ ورکس کے ہزاروں سکولوں کے لئے ہے، اس کو equal کیا جائے۔ نیٹ ورک کا ہر سکول bound ہو کہ وہ penalty کو اتنی ہی amount equal میں ادا کرے۔

جناب سپیکر! میری دوسری intention یہ تھی کہ اس amount of penalty کو increase کیا جائے کیونکہ وہ بہت کم تھیں کیونکہ parents سے books کی شکل میں یا یونیفارم کی شکل میں جو earning کر لیتے ہیں تو یہ penalty اس کے مقابلے میں بہت کم تھی اور انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لہٰذا اس ہاؤس کے سارے ممبران کی طرف سے لاء منسٹر سے میری request ہے کہ اس penalty کو increase کیا جائے۔ ایک سب سیکشن registering authority کے لئے جو کہ سب سیکشن 11 کی سب سیکشن 1 اور 2 ہے جس میں registering authority کے لئے may کی جگہ shall کو میں substitute کرنا چاہ رہی تھی۔ اب اگر یہاں پر last time جب یہ under discussion آیا تو اس میں کچھ legal points تھے اور یہاں پر کہا گیا کہ اس may کو shall سے substitute کرنے پر آپ withdraw کر لیں تو میں اسے withdraw کرنے پر تیار ہوں۔ میرا main مقصد اس کی penalty کو increase کرنے کا ہے اور تمام سکولوں میں یہ equal ہو جس کے لئے میں جناب سپیکر اور لاء منسٹر سے request کرنا چاہوں گی کہ میرے اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کو consider کیا جائے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"رو عمران رو" اور "گو چرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں پر غور و خوض کے بعد اس معاملے کو resolve کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور، چور"، "ڈاکو" اور "مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(شور و غل)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ویسے جب question put کر دیا جائے تو اس وقت کورم کی بات نہیں ہوتی۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، گنتی کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے، لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب آپ نے محترمہ کی بات سن لی ہے وہ چاہتی ہیں کہ اس بل کو متعارف کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

(شور و غل)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

(The motion was carried.)

(شور و غل)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: محترمہ گلناز شہزادی! آپ بل Introduce کروائیں۔ Order please, order in the house معزز ممبران اپوزیشن آپ کوئی طریق کار اختیار کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (ترقی و ضوابط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and under Rule 94. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ کی مہربانی۔ جی، میاں خرم جہانگیر وٹو! اپنا بل متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی، میاں خرم جہانگیر وٹو!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بڑا اہم بل ہے۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، ان کی بات سنیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: یہ ایک سماجی مسئلہ ہے جس کے لئے یہ بل introduce کروایا گیا ہے اس سے پہلے سندھ میں بھی یہ بل پاس ہو چکا ہے۔ پنجاب میں ایک سماجی مسئلہ یہ ہے کہ بچیوں کی چھوٹی عمر میں زبردستی شادی کر دی جاتی ہے اس لئے یہ بل 16 سال سے 18 سال کی عمر کرنے کے حوالے سے ہے۔ یہ وہ set goes ہیں جو آپ کے international standards، انٹرنیشنل این جی، عالمی تقاضے اور جو پاکستان سے باہر sign MOU ہوا اس کے مطابق ہیں اس لئے اس بل کو پنجاب اسمبلی میں introduce کروایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گورنمنٹ سے request ہو گی کہ مہربانی کر کے وہ اس کو consider کرے اور اس کو پاس ہونے کی permission دے۔ یہ کسی اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لوگوں، عوام اور بچوں کا مسئلہ ہے اس لئے میں لاء منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ مہربانی کر کے اس کو oppose نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا کیونکہ law موجود ہے اور اس بارے میں religious complications پائی جاتی ہیں لہذا یہ leave grant نہ کی جائے آپ question put کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Mrs Faiza Mushtaq may move the motion for leave of introduction of the Bill.

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MRS FAIZA MUSHTAQ: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Mrs Faiza Mushtaq may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017

MRS FAIZA MUSHTAQ: Mr Speaker! I introduce The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and under Rule 94. It is referred to the Standing Committee on Agriculture with the direction to submit its report within two months.

Mrs Raheela Khadim Hussain may move the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس بل کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اذان ظہر)

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: پہلے ہم مورخہ 7- فروری 2017 کے ایجنڈے کے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ زیر التواء قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے انسنریٹرز (INCINERATORS) فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ ارم حسن باجوہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جاں بحق ہونے والے پولیس ملازمین کو شہید کا رتبہ دینے کا مطالبہ

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصوبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! میں نے اپنی قرارداد میں یہ کہا ہے کہ جتنے بھی چینلز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ کی بات سنی گئی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب تیسری قرارداد جناب شہزاد منشی کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔ (قطع کلامیاں) یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ دونوں اطراف سے آپ کو کچھ سوچنا چاہئے۔ سارا ملک، ساری دنیا آپ کو دیکھ رہی ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ دونوں طرف سے اس طرح نہ کریں۔ (شور وغل)

پلیز، آپ بیٹھ جائیں، میری بات سنیں آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب شہزاد منشی ۔۔۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ایسی بات نہ کریں۔ بہت ہو چکا ہے، آپ صبح سے کیا کر رہے ہیں؟ ایسی بات نہ کریں۔

صوبہ میں چلنے والی ٹریفک "رکشا" کے پیچھے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب چوتھی قرارداد ملک تیمور مسعود کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔(شور وغل)

ملک تیمور مسعود: اس ایوان کی رائے کے مطابق۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔(شور وغل)

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ چور والی قرارداد پیش کروں یا اس ایجنڈے والی قرارداد پیش کروں، وزیراعظم کی چوری کی قرارداد پیش کروں، یہ مجھے بتائیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order please….

غیر معیاری سلنڈر والی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کرنے کا مطالبہ

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں۔ سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: گو نواز گو، گو نواز گو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں۔ سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ oppose کرتے ہیں، آپ بات کریں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ نہیں۔ میرے لئے اس پر بات کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آج ایک ایسے اہم مسئلے کے اوپر جہاں پر انسانی زندگیاں داؤ پر لگی ہوتی ہیں یہاں پر بیٹھے ہوئے میرے بھائی

نے اس قرارداد کو بھی oppose کیا ہے کہ جہاں پر اس ملک کے غریب عوام جو کہ اپنے بچوں کے ساتھ پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر کرتے ہیں اور یہ لوگ جو کہ شاہانہ انداز کے ساتھ اپنی لینڈ کروزرز کے اندر بیٹھ کر، اپنی لگژری گاڑیوں کے اندر بیٹھ کر، حکومتی بنچوں میں بیٹھ کر اقتدار اور دولت کے نشے میں مست ہو کر ان غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے جو کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں اپنی زندگیاں اور اپنے بچوں کی زندگیاں اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ایسی بسوں اور ویگنوں کے اوپر کہ جہاں پر غیر معیاری سلنڈر گیس لگے ہوتے ہیں آج اگر ان کے خلاف بات کی جاتی ہے، آج اگر ان کو سیدھا رستہ دکھانے کی طرف بات کی جاتی ہے تو مجھے اس کی مذمت کرنے والے پر شرم آتی ہے، ان کا ساتھ دینے والے پر شرم آتی ہے کہ ان لوگوں کے دل و دماغ کے اوپر اتنی چربی چڑھ گئی ہے۔ ان کے اوپر اقتدار کا اتنا نشہ چڑھ گیا ہے کہ ان کو غریب عوام نظر نہیں آتی، ان کے چھوٹے چھوٹے بچے نظر نہیں آتے۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please. Order Please. Order please.

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! آج لگائیں ناں یہ میٹرو بسوں کے اوپر گیس کے سلنڈر، کیوں نہیں لگاتے میٹرو بسوں کے اوپر گیس کے سلنڈر؟ اور نج لائن ٹرین کے اوپر گیس کے سلنڈر کیوں نہیں لگاتے؟ ان کو شرم آنی چاہئے۔ ان کو حیاء آنی چاہئے۔ ان کو غیرت آنی چاہئے کہ یہ غریب عوام کی زندگیوں کے ساتھ، ان کے بچوں کی زندگیوں کے ساتھ، ان کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو کہ روزمرہ کی زندگی میں حادثوں کا شکار ہوتے ہیں آج ان کی مذمت کر رہے ہیں۔ یہاں پر وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں، یہاں پر صوبائی وزراء بھی بیٹھے ہیں لیکن ان کی موجودگی پر اس قرارداد کی مخالفت کرنا اور ان کی خاموشی نیم رضامندی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ یہ حکومت غریب عوام کے ساتھ نہیں ہے، یہ صرف اپنا مفاد دیکھتے ہیں، یہ چور، ڈاکو، لٹیرے اس ملک کو لوٹ کر یہاں سے چلے جائیں گے، اس ملک کی عوام کے ساتھ ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے، انہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے، اس ملک کے عوام کے خزانوں کو لوٹا ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! چرسی، چرسی، چرسی۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں آپ، کیا کر رہے ہیں آپ، کیا کر رہے ہیں؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! آج شرم کا مقام ہے کہ مفاد عامہ کے ایک مسئلے کے اوپر جب بات کی جاتی ہے تو میرے ان فاضل بھائیوں اور میری ان بہنوں کو شرم آنی چاہئے کہ یہ ان کی مذمت نہیں کرتے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! چرسی، چرسی، چرسی۔۔۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں اس وقت تک چپ نہیں رہوں گا، اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھوں گا جب تک عوام کے اس مسئلے کے اوپر، جب تک مفاد عامہ کے اس اہم مسئلے کے اوپر بات نہیں کی جاتی جو آئے دن اخباروں کی زینت بنتا ہے، جو آئے دن ٹی وی چینلز کی زینت بنتا ہے لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ہاں، یہ وزراء بیان دیتے ہیں، ان وزراء کو ٹی وی پر آنے کا شوق ہے لیکن وزیراعظم اور اس کے خاندان کی چوری کو چھپانے کے لئے یہ کوئی بات نہیں کریں گے جو ملک کے مفاد میں ہو گی۔

جناب سپیکر: Relevant ہو جائیں، آپ کی مہربانی۔ بڑی مہربانی۔ جی، آرڈر پلیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! روزانہ کی بنیاد پر فیلڈ سٹاف انہیں چیک کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں 2013 سے لے کر 2017 تک اب تک 26924 پبلک سروس گاڑیوں کے چالان کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے 1389 گاڑیوں سے غیر معیاری سی این جی، ایل پی جی سلنڈر اتارے بھی جا چکے ہیں، 1476 گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ بھی منسوخ کئے جا چکے ہیں، اس سلسلہ میں 1,34,62,500 روپیہ جرمانہ بھی کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ question raise کریں گے تو اور بھی مزید جواب دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں، سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ (شور وغل)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ان کی بات سننے دیں، کیا کر رہے ہیں آپ؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ ان کی بات سننے دیں۔ جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات اور غیر قانونی کلینک بند کرنے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!

اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

چونکہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آرنوٹس

(کوئی زیرو آر پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آر نوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیرو آر نوٹس چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 26-اپریل 2017 صبح 10.00 بجے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ،26۔اپریل2017

(یوم الاربعاء،28۔رجب المرجب1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 3

151

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔اپریل2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

153

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

بدھ، 26-اپریل 2017

(یوم الاربعاء، 28-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا
كَبِيۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا
لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورة بنیٓ اسرآئیل / الإسرَاء آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختمِ رُسل اے شاہِ زمن اے پاک نبی رحمت والے
تو جانِ سُخن موضوعِ سُخن اے پاک نبی رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں تیرے وصف نہیں محتاجِ بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی رحمت والے
اے پاک شجر کے پاک ثمر تارے ہیں نبی اور تو ہے قمر
ہے ماہ جبیں تیری ایک کرن اے پاک نبی رحمت والے
اے بدر و حُنین کے راہنما اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفر شکن اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر1927 سردار شہاب الدین خان کا ہے ان کی میرے ساتھ بات ہوئی ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جی،سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!سوال نمبر2500 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:جنرل بس سٹینڈ کی آمدن واخراجات اور دیگر تفصیلات

*2500:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور جنرل بس سٹینڈ پر روزانہ کتنی بسیں آتی ہیں اور کتنی بسیں مختلف شہروں کے لئے روانہ ہوتی ہیں؟

(ب) یکم جولائی2012 تا31-جون2013 اڈا بس اور دیگر کن کن مدات میں کتنی آمدنی حاصل ہوئی اور اڈا کی بلڈنگز کی اصلاح ومرمت اور مسافروں کو سہولیات پہنچانے پر کیا خرچ ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بس سٹینڈ پر مسافر خانہ،ڈرائیور روم اور ٹائلٹ انتہائی کم تر معیار کے ہیں تمام بس سٹینڈز پر جگہ جگہ بھتہ دے کر لوگوں نے ناجائز دکانیں وغیرہ بنا رکھی ہیں مسافروں کو کون کون سی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(د) بس سٹینڈ پر روانگی کے لئے بس کو کتنے وقت کے لئے سٹینڈ پر رکھنے دیا جاتا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ہ) محکمہ نے مسافروں کو معیاری سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور سے 4000سے 5000 تک چھوٹی بڑی گاڑیوں کی آمدورفت ہوتی ہے۔

(ب) یکم جولائی 2012 تا 30۔جون 2013 اڈا فیس کی مد میں مبلغ۔/43,30,11,031 روپے وصول ہوئے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح ومرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام نیو بس ٹرمینل جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور، سٹی بس ٹرمینل سکندریہ کالونی بند روڈ اور جناح بس ٹرمینل ٹھوکر نیاز بیگ چل رہے ہیں۔ان تینوں ٹرمینلز کو جدید ترین سہولیات سے مزین کیا گیا ہے جس میں لیڈیز ویٹنگ ہالز، جینٹس ویٹنگ ہالز، واش رومز برائے لیڈیز وجینٹس، بکنگ کاؤنٹرز، ریسٹورنٹ، پی سی او ٹک شاپس، کنٹین، پارکنگ سٹینڈز، نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد اور مسافروں کو لمحہ بالمحہ ملکی حالات سے باخبر رکھنے کے لئے ویٹنگ ہالز میں جدید ترین LCDs اور مسافروں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے سکیورٹی پوائنٹ آف ویو کے پیش نظر CCTV کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔جنرل بس سٹینڈ لاہور میں عارضی وپختہ تجاوزات کا خاتمہ کیا جا چکا ہے اس وقت کسی قسم کی کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

(د) جنرل بس سٹینڈ میں آنے والی بس اپنی آمد کا اندراج کرواتی ہے اور بعد ازاں اپنی باری آنے پر فرسٹ کم فرسٹ گو کی پالیسی کے مطابق ایک گھنٹہ بعد اپنی منزل کو روانہ ہو جاتی ہے۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور مستقبل میں مسافروں کو ائیر پورٹس کی طرز پر جدید ترین سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں اور تھوڑی سی تصحیح کر لیں 31۔جون ہوتا ہے؟ is it possible

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! rules relax کر کے ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سامنے سوال نہیں ہے جو میں نے دیا تھا کہ اُس میں کیا date لکھی تھی presume کر لیں 30۔جون ہو گا۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یکم جولائی2012تا30۔جون2013اڈافیس کی مد میں43کروڑ سے زیادہ رقم خرچ کی ہے اور آگے جواب میں لکھا ہے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح ومرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔ میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اتنے کروڑوں کی آمدنی ہوئی ہے گورنمنٹ نے اُس کو کدھر کیا ہے،یہاں پر لوگوں کی سہولیات کے لئے خرچ کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ سوال نمبر2500ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر!2500ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ آپ کو اتنی آمدن ہوئی ہے آپ نے یہ آمدن کہیں خرچ نہیں کی ہے تو یہ رقم کدھر گئی ہے؟ یہ اُنہیں بتادیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ جنرل بس سٹینڈ لاہور کا متعلقہ سوال ہے اور یہاں پر یہ جو آمدن ہوئی ہے وہ زیرانتظام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ خرچ کی گئی ہے یہ ٹرمینل بنائے گئے ہیں، مسافروں کی سہولتوں کے لئے وہاں پر چیزیں مہیا کی گئی ہیں waiting hallsبنائے گئے،wash roomsبنائے گئے ہیں لہٰذا وہاں خرچ تو کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب کے جز(ب) میں آپ کی طرف سے لکھا ہوا آیا ہے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔اس لئے وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ پیسے کدھر گئے؟ اگر آپ اُس کو explain کردیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! مجھے ایک بات clearکردیں کہ معزز ممبر سوال نمبر2500پوچھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہی سوال ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر کے نام سے نہیں تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا کررہے ہیں؟ یہ سوال انہی کے نام پر ہے سوال نمبر2500ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ سوال جنرل بس سٹینڈ لاہور کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال پہلے 23-جنوری کو pending ہوا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تھوڑا وقفہ کر دیں تاکہ منسٹر صاحب چائے پی آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایسی بات نہیں ہے۔آپ کو بھی پتا ہے کہ ان کی کتنا عرصہ طبیعت خراب رہی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر خرچ کیا گیا ہے۔ وہاں سکیورٹی پر خرچ کیا گیا ہے اور کیمرہ جات لگائے گئے ہیں۔ ان کی مراد یہ ہے کہ نئی تعمیرات نہیں کی گئیں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس کی طرف بھی جا رہے ہیں۔ وہاں پر مسافروں کے لئے تمام تر سہولیات مہیا کرنے کے لئے اخراجات کئے گئے ہیں اگر ان کو اس کی تفصیل چاہئے تو میں پیش کر دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو مزید مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا حالانکہ اس پر کافی debate ہو سکتی ہے۔ انہوں نے جز (ہ) میں لکھا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مستقبل میں مسافروں کو ائرپورٹس کی طرز پر جدید ترین سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس کے لئے کوئی پلان بنایا ہے کیونکہ اب نیا بجٹ تقریباً مکمل ہونے کے مراحل میں ہے؟ اب اپریل کا آخر آ گیا ہے اور جون میں بجٹ پیش ہو جائے گا ظاہر ہے کہ اگر انہوں نے کوئی چیز بنائی ہے تو اس حوالے سے اب پیپرز پر کوئی نہ کوئی منصوبہ بن گیا ہو گا اور منظوری کے مرحلے سے گزر چکا ہو گا۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ اس کے اندر جو انہوں نے commit کیا ہے تو کیا باضابطہ کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے، اگر بنایا گیا ہے تو مہربانی کر کے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس پر منصوبہ بنایا گیا ہے اور بہتر سے بہتر سہولیات مہیا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ جب اس کا پلان تیار ہو جائے گا تو وہ پلان ان کو دیا بھی جائے گا اور دکھایا بھی جائے گا۔ اس سلسلے میں میئر لاہور پچھلے دنوں میں دورہ کر آئے ہیں اور معاملات کو دیکھ بھی آئے ہیں۔ ابھی یہ کارپوریشن کے پاس ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ضلعی حکومتیں اب ختم ہو چکی ہیں اب میئر صاحب اس کو لے کر آگے بڑھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر شاندار منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں میں نے تو دو ٹوک یہ بات پوچھی ہے کہ آیا اس بجٹ میں، اب ظاہر ہے کہ بجٹ کے through ہی یہ ہو گا۔ انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ختم کر دی ہے [**********] یہ ایک علیحدہ موضوع ہے میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2017-18 کے بجٹ کے اندر جو آپ نے commit کیا ہے کہ ائرپورٹس کی طرز کی سہولیات مہیا کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تھوڑی درستی کر لیں میئر اور چیئرمین سوپر نہیں ہوتے ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں درستی کر لیتا ہوں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2017-18 کے لئے جو اس کا پلان بنایا ہے کیا یہ مجھے اس کی تفصیل فراہم کر سکتے ہیں کیونکہ بجٹ تو آنے والا ہے؟ یہ تو ابھی کہہ رہے ہیں کہ میئر ہے اور فلاں ہے۔ جو کچھ بھی ہے پنجاب گورنمنٹ ہی supervise کرتی ہے اور اسی گورنمنٹ نے ہی سبھی کچھ کرنا ہے تو وہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے اس حوالے سے کیا بنایا ہے؟ اگر یہ پلان کی تفصیلات ابھی نہیں دے سکتے تو کل فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت اقدس میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے فاضل دوست نہایت ہی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور مجھے ان کا احترام بھی ہے لیکن یہ جو نیا سسٹم آیا ہے اس میں میئر اور چیئرمین صاحبان کے بارے میں انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان کو delete کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ میں نے delete کروا دیئے ہیں لیکن انہوں نے آپ کے بارے میں نہیں کہا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اُن کے بارے میں ہی کہا تھا لیکن میئر اور چیئرمین بھی ہمارے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ الفاظ میں نے حذف کروا دیئے ہیں۔ اب ان کے سوال کی طرف آ جائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میری گزارش ہے کہ اب میئر صاحب نیا بجٹ بنائیں گے، لاہور کارپوریشن نیا بجٹ بنائے گی تو اس میں top priority پر یہی ہوگا کہ وہاں پر ائرپورٹ کی طرز پر سسٹم بنایا جائے گا اور وہ خوب سے خوب تر بنایا جائے گا۔ جب نقشہ بنے گا، بجٹ پاس ہوگا تو میں محکمہ سے کہوں گا کہ ان موصوف کو بھی ایک کاپی بھیج دی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گا، گے، گی کا گانا تو ہم بہت سنتے ہیں میں نے تو دو ٹوک پوچھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ گانا تو نہیں ہے۔ ایوان میں گانا نہیں گایا جاتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، یہ گانا نہیں ہے، شعر و شاعری نہیں ہے نثر ہے۔ میں نے آپ سے بالکل clear کہا ہے کہ انہوں نے commit کیا ہے لہذا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی منصوبہ بنایا ہے تو اس کی نقل مجھے فراہم کر دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس کی کاپی ہم انہیں فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شاہ صاحب! یہ آپ کو کاپی فراہم کر دیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: فائر بریگیڈ سے متعلقہ تفصیلات

*3564: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خرید کی گئی تھی، اس میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس تین سے اوپر کی منزلوں پر آگ پر قابو پانے کے لئے مطلوبہ آلات اور مشینری ہے اگر نہیں تو کیا حکومت موجودہ دور کے مطابق مزید مشینری اور آلات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) فائر بریگیڈ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	ماڈل نمبر		موجودہ حالت
1	6577/SL	1971	BMLC	خراب ہے
2	5835/SLC	1980	ISUZU	خراب ہے
3	59/N-GNE	1980	ISUZU	خراب ہے
4	60/N-GNE	1980	DENSU	خراب ہے
5	4004/SLE	1985	MAZDA	چالو ہے

نوٹ: شہر ساہیوال میں ریسکیو 1122 فائر سروسز کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے جدید آلات و مشینری موجود نہ ہے کیونکہ ریسکیو 1122 جدید آلات و مشینری کے ساتھ یہ فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کو جدید آلات و مشینری درکار نہ ہے کیونکہ فائر سروسز کے فرائض احسن طریقہ سے ریسکیو 1122 سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس ماڈل کی ہیں، کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فائر بریگیڈ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں گاڑی کا نمبر وغیرہ لکھا ہوا ہے اور پہلے نمبر پر 1971 ماڈل کی گاڑی ہے جو خراب ہے۔ نمبر 2 پر گاڑی کا

ماڈل 1980 ہے وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 3 پر بھی 1980 ماڈل گاڑی ہے اور وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 4 پر بھی 1980 ماڈل گاڑی ہے وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 5 پر جو گاڑی ہے بس وہ اکلوتی ہی چالو حالت میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ ساری تفصیل لکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تھوڑا update کر دوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جس کوٹی ایم اے لکھا ہے وہ آج میونسپل کارپوریشن ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی درستی کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میونسپل کارپوریشن میں یہ حالات ہیں تو بتادیں کہ ان خراب گاڑیوں کو کب تک ٹھیک کروالیا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ کس مقصد کے لئے کہہ رہے ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ فائر بریگیڈ کے پاس ساری سہولتیں موجود ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ فائر بریگیڈ کے پاس کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کس نے کہا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انہوں نے لکھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ ایسے نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ٹی ایم اے کے پاس کوئی سہولت موجود ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ وہاں پر تین گاڑیاں خراب حالت میں ہیں ان سے کسی قسم کا کوئی کام نہیں لیا جا سکتا لیکن صورتحال یہ ہے کہ 1122 نے تمام کام کو سنبھالا ہوا ہے اور ساہیوال میں 1122 نہایت احسن طریقے سے کام کر رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر کو بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ delimitation میں میونسپل کارپوریشن معرض وجود میں آئی ہے تو اس کے ساتھ میونسپل کمیٹی کمیر بھی delimitation میں اسی ٹی ایم اے سے بنی ہے۔ انہوں نے جو 1122 کا لکھا ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ فائر بریگیڈ کا کیا کام کر رہے ہیں، وہاں کتنی گاڑیاں ہیں؟ 1122 کا جو prerogative ہے اور جو ان کا scope of work ہے آپ ان سے جا کر پوچھ لیں وہ کہتے ہیں کہ ہم پوری تحصیل میں نہیں جائیں گے۔ وہ شہر سے باہر تین کلو میٹر سے زیادہ نہیں نکلتے۔ اگر کوئی ان کو کہہ دے تو وہ پانچ کلو میٹر پر چلے جاتے ہیں حالانکہ شہر کی حدود 92 کلو میٹر ہے۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ اگر ان گاڑیوں کی ضرورت نہیں ہے تو میونسپل کمیٹی کمیر جو نئی establish ہوئی ہے یہ گاڑیاں ان کو دے دیں۔ یہ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ ان کی تجویز ہے اس کو دیکھ لیں اگر یہ قابل عمل ہے تو کر لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ بات تو درست ہو گی کہ اگر 1122 میں جائیں تو وہ لوگوں کو سہولت دیں یا نہ دیں۔ سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خریدی گئی تھی، کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے کہ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے جدید آلات و مشینری موجود نہ ہے کیونکہ ریسکیو 1122 جدید آلات و مشینری کے ساتھ یہ فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ 1122 کتنی پہلے established ہوا ہے تو اس سے پہلے یہ میونسپل کمیٹی اور ٹی ایم اے والے کیا کرتے تھے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے کا سوال پوچھ رہے ہیں یا اب کا سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جواب ہی نہیں دیا بلکہ یہ مناسب ہی نہیں سمجھا کہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ ان کے متعلقہ ہو گا تو جواب دیں گے ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 1122 کب establish ہوئی ہے اس کا آپ کو بہتر پتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آلات ہی نہیں ہیں تو ذرا بتادیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور وہ کیا کر رہے تھے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ اب کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ریسکیو 1122 پر ڈال دیں کیونکہ اس سے پہلے تو وہ پورا ڈیپارٹمنٹ exist کرتا ہے ناں۔ آج جو گاڑیاں خراب کھڑی ہیں ان کے ڈرائیور بھی ہوں گے اور ان کے فائر مین بھی ہوں گے وہ سارے تنخواہیں لے رہے ہوں گے اور سارا کچھ کر رہے ہوں گے لیکن گاڑیاں خراب ہیں۔ میں ساہیوال کا رہائشی ہوں، صبح شام روزانہ گزرتا ہوں وہاں پر فائر بریگیڈ کا پورا آفس موجود ہے یا وہ بوجھ وہاں سے کم کیا جائے اور ان کو بھی ریسکیو 1122 کے سپرد کیا جائے یا ان کو شفٹ کر کے کمیر میونسپل کمیٹی کو دے دیا جائے۔ چلیں، کسی کا تو بھلا ہو جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تجویز دے دی وہ اس کو دیکھ لیں گے۔ اگر وہاں ضرورت ہوئی تو کیوں نہیں کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر تو ہے کچھ نہیں، کوئی infrastructures نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ غیر متعلقہ بات ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ مرمت ہونے کے بعد جو چالو حالت میں گاڑی ہوگی اگر ان کے علاقے میں جا سکتی ہے تو میں ان سے بات کر لوں گا اور ان کو بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4425 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 4426 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4901 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں جعلی مشروبات تیار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4901: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ کیا گیا الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2013 کے دوران ضلع ساہیوال میں منرل واٹر و جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کا تعلق کس کس شعبہ ہائے زندگی سے تھا نیز ان جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کے مکمل کوائف سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی دو فیکٹریاں پکڑی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ساجد ولد صدیق، سوڈا واٹر فیکٹری، پیپلز کالونی نزد جی ٹی روڈ ساہیوال
2. محمد عمران ولد نذیر احمد، سوڈا واٹر فیکٹری ٹبہ نور پور پرانی چیچہ وطنی ساہیوال

مذکورہ فیکٹری مالکان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

(ب) سال 2013 کے دوران ایک منرل واٹر تیار کرنے والی فیکٹری پکڑی گئی اور ایف آئی آر درج کروائی گئی۔ مذکورہ فیکٹری کا مالک غلام مصطفیٰ ہے جو کہ ایکوفینا لائف جنرل واٹر فیکٹری واقع 111/7R فیصل آباد روڈ چیچہ وطنی چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ کیا گیا الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ وہ آپ دیکھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان میں سے کسی کے آپ بھی کونسل رہے ہیں جو انہوں نے نام دیئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، میں ان میں سے کسی کا کونسل نہیں رہا۔

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے بہتر علم میں ہے کہ کتنے جعلی مشروبات روز یا آئے دن وہ پکڑتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ آف پنجاب کی بہت اچھی performance ہے کہ یہ ان کو تحرک کرتے ہیں اور ان کی سرزنش بھی ہوتی ہے لیکن انہوں نے 2013 میں یہ ایف آئی آر درج کیں اور آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے کوئی نہیں بتایا کہ گرفتار کتنے ہوئے ہیں، کیا جرمانہ ہوا، وہ seal ہوئی اور deseal کیسے ہو گئے؟ وہ اُسی طرح کام کر رہے ہیں اور یہ دیکھ لیں۔ اس پر ذرا بتا دیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! کیونکہ معزز ممبر مقامی وہاں کے رہنے والے ہیں۔ انہیں پتا ہو گا کہ وہ کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ ہم نے دو فیکٹریاں جو جعلی مشروبات کا کاروبار کر رہی تھیں انہیں seal کیا، انہیں پکڑا اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرا دی گئیں اور محکمے کا یہی کام ہے۔ ہم کسی صورت یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ملک میں کوئی اور جعلی قسم کی ادویات ہوں، خواہ مشروبات ہوں یا مضر صحت کوئی اور چیز ہو وہ فروخت کی جائے۔ اس پر ہم نے no tolerance کی پالیسی رکھی ہوئی ہے۔ اس وقت کیا صورتحال ہے اگر ان کو وہ latest چاہئے تو میں پتا کر کے ان کو بتا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ منشاء اللہ بٹ صاحب میرے بہت سینئر ہیں اور پیار بھی بڑا کرتے ہیں۔ وہ دیکھ لیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جب کی بات پوچھی تو اس کی انہوں نے بتا دی ہے۔ اب latest صورتحال پوچھی ہے تو اگر ان کے پاس latest صورتحال ہو گی۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے اندر موجود ہے کہ کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں، اس کا جواب آ گیا ہے، نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ ہوا تو وہ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ یہ بھی تو سوال کے اندر موجود ہے اور اگر ڈیپارٹمنٹ مناسب سمجھے تو بتا دے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):جناب سپیکر!آپ سوال پوچھ رہے ہیں، میں عدالت میں نہیں ہوں، میں نے وہاں پر لکھ دیا ہے کہ ساجد ولد صدیق جس کو آپ بھی جانتے ہیں اس کے خلاف پرچہ ہوا، محمد عمران ولد نذیر احمد جیسے آپ بھی جانتے ہیں اس کے خلاف پرچہ ہوا اور اگر ان کے علاوہ بھی کوئی ہیں تو ان کے خلاف بھی انشاء اللہ پرچہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!جن کو سزائیں دی گئی ہیں ان کی تفصیلات فراہم کی جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):جناب سپیکر!سزا تو عدالت نے دینی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!آپ مہربانی کرکے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر:یہ پتا نہیں کب کا سوال ہے، یہ 2013 کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس میں میری ادب سے submission ہے کہ یہ بڑی اہمیت کا حامل سوال ہے اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ 2013 میں جو بندے پکڑے گئے وہ آج بھی وہی کاروبار کر رہے ہیں۔ایف آئی آر تو issue کوئی نہیں ہے، ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے اور ڈیپارٹمنٹ تحرک نہیں کرتا، seal بھی نہیں کیا، ایف آئی آر ہو گئی، بس ٹی ایم اے والوں کا کاروبار بھی چل رہا ہے اور ان کا بھی کاروبار چل رہا ہے کوئی دوبارہ وہاں جاتا نہیں ہے ان کی تو وہاں پر ایف آئی آر کے بعد monthly لگ جاتی ہے تو آپ مہربانی کرکے اس پر پورا probe کر لیں، اس سے ہزاروں اور لاکھوں شہریوں کا فائدہ ہو جائے گا۔یہ ایک شہر کا نہیں بلکہ پورا پنجاب کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر:چلیں!وہ اس بات کا notice لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔یہ بہت ضروری ہے، آپ یقین کریں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔2013 میں ایف آئی آر ہوئی ہے اور اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!latest position کا پتا ہونا چاہئے۔کیا آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):جناب سپیکر!وہاں ایف آئی آر درج ہوئی تھی اور اب ایف آئی آر کے بعد کیا صورتحال ہے وہ پتا کر لیں گے۔میں نے گزارش کی ہے کہ

میں انہیں بتادوں گا کہ اس وقت کیا صورتحال ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ وہاں مزید کام ہونا ہے تو میں the floor of the House on یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر مزید کام ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی ضرورت ہے۔ جب میں ان کو assurance دے رہا ہوں تو اس کے بعد کیا ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ پوری طرح اس پر ذرا توجہ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آپ بھی ذرا مہربانی کریں۔ آپ بھی رہنے دیں اور بات جانے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے pending ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ نہیں ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال 2013 میں پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے۔ اب یہ مزید pending نہیں ہو گا۔ آپ مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔ اب آپ جانے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ذرا ان کی طبیعت کا بھی خیال کریں۔ آپ مہربانی کریں، ایسے نہ کریں۔ اب اگلا سوال محترمہ نجمہ بیگم کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! سوال نمبر 5005 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی خان میں کمرشلائزیشن کرنے
کے حصول میں دائر درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

*5005: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ڈی جی خان 2011 تا 2014 کتنے افراد نے پلاٹ کی کمرشلائزیشن کے لئے درخواست دی، ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے پلاٹوں کے نقشہ جات منظور کئے گئے اور کتنے پلاٹوں کے نقشہ جات ابھی تک منظور نہیں ہوئے، نقشہ جات منظور نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 1993 کی پلاٹوں کی کمرشلائزیشن پالیسی کے تحت مالک پلاٹ کو پلاٹ کی مارکیٹ ویلیو کا 25 فیصد جمع کروانا ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی خان شہر میں پلاٹوں کی مارکیٹ ویلیو کا تعین مقامی افسران اور اہل کاران نے مارکیٹ کی موجودہ قیمت سے زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں پلاٹوں کی مارکیٹ ویلیو کا از سر نو سروے کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع ڈی جی خان 2011 تا 2014 کے دوران کل 167 درخواستیں جمع ہوئیں۔ ٹی ایم اے ڈی جی خان میں کل 152 درخواستیں اور ٹی ایم اے تونسہ شریف میں پندرہ درخواستیں جمع ہوئیں۔ درخواست دہندگان کی تفصیل تتمہ ((الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں ٹی ایم اے ڈی جی خان میں کل 121 نقشہ جات منظور ہوئے ہیں۔ ٹی ایم اے ڈی جی خان میں 112 نقشہ جات منظورا ہوئے ہیں۔ باقی نقشہ جات کاغذات کی کمی کی وجہ سے زیر کارروائی ہیں۔

ٹی ایم اے تونسہ شریف میں کل 9 نقشہ جات منظور ہوئے ہیں اور باقی 6 نقشہ جات فیس / زمین کی ملکیت کے کاغذات جمع نہ کروانے کی وجہ سے ابھی تک منظور نہ ہوئے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں کنورشن فیس پنجاب لینڈیوز رولز مجریہ 2009 کے قاعدہ نمبر 60 کے مطابق وصول کی جاتی ہے۔

(د) ویلیوایشن ٹیبل بابت سال 15-2014 اسسٹنٹ کمشنر (صدر) ڈی جی خان کی طرف سے وصول شدہ اعداد و شمار کی بنیاد پر مقرر کئے گئے تھے جس کے بارے میں عوامی احتجاج ہوا۔ مقامی ارکان قومی / صوبائی اسمبلی نے بھی ان نرخ ہائے میں اضافہ کو نامناسب قرار دیا۔

نتیجتاً کمشنر ڈی جی خان کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر (صدر) سے دوبارہ رپورٹ طلب کی گئی، عوامی نمائندگان اور پراپرٹی ڈیلرز سے گفت وشنید کی گئی اور نئے نرخ پچھلے سال کے نرخ ہائے میں 10 فیصد کا اضافہ کر کے ویلیوایشن ٹیبل بابت سال 15-2014 منظور کیا گیا۔

(ہ) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ نرخ ہائے کا دوبارہ سروے کروایا گیا تھا اور نرخ ہائے بابت سال 15-2014 میں ترمیم کر دی گئی تھی مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ ویلیوایشن ٹیبل ہر سال (یکم جولائی سے 30-جون تک) نافذ العمل ہوتا ہے لہٰذا ویلیوایشن ٹیبل زیر بحث یکم جولائی 2014 سے 30-جون 2015 تک مؤثر رہا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! جز(ج) سے ضمنی سوال ہے کہ پورے پنجاب بلکہ ڈی جی خان میں پلاٹوں کے ریٹس بہت زیادہ ہیں۔ میرا سوال تھا کہ ان کے ریٹس کا تعین کون کرتا ہے لیکن جواب دیا گیا ہے کہ مقامی افسران، یہ جس طرح سے بھی ہے لیکن اس پر سروے کی بات بھی کی گئی ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ سب کی اپنی مرضی ہے، آئے روز جتنا بھی ریٹ بڑھا دے، جس کا ریٹ پانچ لاکھ ہو تو وہ پندرہ لاکھ پر چلا جاتا ہے وہ مالک اپنی مرضی سے ریٹ طے کرتا ہے تو اس وجہ سے غریب کا پلاٹ خریدنا بھی بہت مشکل ہے اس لئے میری درخواست ہے اور تجویز بھی ہے کہ اس کا دوبارہ سروے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، تجویز تو یہاں نہیں آسکتی۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مہربانی کر کے اس کو کنٹرول میں لایا جائے تاکہ باقی اضلاع میں جس طرح کے ریٹس ہیں ان کا بھی اس طرح سے تعین ہو تاکہ غریب عوام بھی پلاٹ لے سکیں۔ شکریہ

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! بورڈ آف ریونیو کی ہدایت کے مطابق evaluation table ہر سال review کیا جاتا ہے۔ evaluation table 16-2015 اور 2017 review کر دیا گیا ہے اور اس کے مطابق وہاں پر ریٹس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اس کو review کر لیا ہے۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اس کو review کر لیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹرانسفارمر چوری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5038: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں 2004 تا 2006 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے کروڑوں روپوں کی تقریباً 36 کی تعداد میں ٹربائنز لگیں، پانی سٹور کرنے کے لئے زیر زمین ٹینک بنائے گئے، لائنز بچھائی گئیں لیکن سکیم تاحال قابل عمل نہ ہو سکی کیونکہ ان ٹربائنز کو چلانے کے لئے اور نگرانی وچوکیداری کے لئے عملہ نہ رکھا گیا، چنانچہ کئی ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں حکومت کب تک عملہ اور بقایا نامکمل حصہ کی تکمیل کے لئے فنڈز فراہم کرے گی؟

(ب) یہ بھی بتائیں کہ کتنے ٹرانسفارمر چوری ہوئے اور کس کس دفعہ کے تحت کون کون سے تھانوں میں ایف آئی آر درج ہوئیں اور برآمدگی کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میگا پراجیکٹ SPBUSP کے تحت چھ واٹر سپلائی سکیمز کے محاذ 54 عدد ٹیوب ویل نصب شدہ ہیں جن میں سے چودہ عدد چالو ہیں جس سے صاف پانی کی سپلائی عوام الناس کو دی جا رہی ہے اس کے علاوہ نان فنکشنل سکیمز کو چالو کرنے کے لئے فنڈز کی دستیابی اور SNE کی منظوری حاصل کی جا رہی ہے۔ کارروائی مکمل ہونے پر بقیہ سکیمز کی فی الفور تکمیل کرا کر صاف پانی کی سہولت عوام الناس کو فراہم کر دی جائے گی۔

(ب) بارہ عدد ٹرانسفارمرز چوری ہوئے جن کی ایف آئی آر زیر دفعہ 379 ت پ کے تحت تھانہ صدر بہاولپور، تھانہ بغداد الجدید بہاولپور و تھانہ سمہ سٹہ بہاولپور میں درج کرائی گئی ہے۔ تاحال کوئی برآمدگی نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سکیم 2004 سے 2006 میں وہاں بنائی گئی، کروڑوں روپے اس کے اوپر لگے، بیسیوں ٹربائنیں بچھیں، شہر میں پائپ لگے، میرے گھر تک بھی جو کہ ماڈل ٹاؤن (بی) بہاولپور میں ہے، اس علاقے میں بھی پائپ لائنیں بچھیں اور ابھی کوئی پانچ چھ مہینے پہلے میرے گھر کے گیراج کے دروازے کے ساتھ انہوں نے ایک پائپ لائن کھڑی کر دی کہ اس میں اب صاف پانی آرہا ہے۔ یہ پوری سکیم ہے۔ میں پہلے جانتا تھا۔ اب کئی سال گزر گئے ہیں۔ سات آٹھ مہینے پہلے پھر ایک اور چور آگیا، مجھے کچھ معلوم نہیں تھا، میں دفتر میں بیٹھا تھا، انہوں نے کہا کہ آپ کی دیوار کو باہر سے کوئی ٹھوکا ٹھاکی کر رہا ہے، میں نے اپنے سیکرٹری کو بھیجا کہ دیکھ کر آؤ، وہ بندہ پکڑ کر لے آئے، اس نے کہا کہ پانی اس کے اندر آنے والا ہے تو یہ پائپ چونکہ باہر ہے، میں نے پائپ اندر کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ کر دو، اس نے پھر کالے رنگ کی پلاسٹک کی ایک پائپ گیراج کے ساتھ سوراخ کر کے میرے گھر کے اندر کر دی، وہ پائپ ڈالنے کے بعد پھر میرے پاس آگیا اور مجھے کہنے لگا کہ اس کے 200 روپے دے دیں، میں نے پائپ اندر کیا ہے۔ اب رقم اتنی معمولی تھی، میں نے سیکرٹری سے کہا کہ 200 روپے اس کو دے دو۔ اس کو بھی آٹھ مہینے گزر گئے ہیں۔ میں ایوان کے اندر کئی دفعہ اس سکیم کے حوالے سے مختلف طریقے سے اٹھ کر واویلا کرتا رہا ہوں لیکن میں انتہائی افسوس اور بہت ہی دکھ کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو public money کا اس طرح ضیاع ہے اس کو روکنے کا اس ایوان کو کوئی بندوبست کرنا چاہئے یعنی 2002, 2006 میں یہ سکیم مکمل ہوئی ہے اور اب 2017 آ گیا ہے۔ چار سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کے پاس جا کر میں واویلا کرتا ہوں، اب جناب منشاء اللہ بٹ سینئر منسٹر ہیں، میرے بہت پیارے بھائی دوست ہیں، ہم اکٹھے بھی رہے ہیں، خدا کے لئے میں یہ ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ رہے ہیں، یہ میں کوئی ڈرامہ نہیں کرنا چاہتا، کروڑوں روپے کا زیاں ہے، اب اس میں لکھا ہے کہ چودہ ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں۔ پانی کا ایک قطرہ وہاں پر میسر نہیں ہے۔ underground بڑے بڑے tanks بن گئے ہیں، پائپ بچھ گئے ہیں اور سکیم نامکمل ہے اور جہاں سے بھی جواب ملتا ہے وہ یہ ملتا ہے کہ جی، وہ سکیم میں چونکہ رکھے نہیں تھے، ان کو چلانے والے یا کوئی چوکیدار راکھی کرنے والے نہیں رکھے تھے، وہ کس نے رکھنے ہیں؟ جبرائیل امین علیہ السلام نے حکومت پنجاب کو کوئی بجٹ آکر دینا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی سکیم complete ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کوئی سکیم مکمل نہیں ہے، کروڑوں روپیہ ضائع ہو گیا ہے۔ Tanks بنے ہوئے ہیں، پائپ بچھے ہوئے ہیں، اب وہ چودہ ٹرانسفار مرچوری ہو گئے ہیں، میں نے ڈی سی او سے کہا کہ خدا کا واسطہ ہے کہ یہ کیا مذاق قوم سے کرتے ہیں؟ پانی کا ایک قطرہ نہیں آیا اور اب ہم وہ ٹرانسفارمر تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ فلاں فلاں تھانوں میں ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اور تاحال ٹرانسفارمروں کی برآمدگی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس کا جواب لیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ اتنی زیادتی ہے اور یہ ایک منصوبہ ہے، ایسے بہت سارے منصوبوں کی میں مثالیں دے سکتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے اور آپ بھی جنوبی پنجاب کے ہیں، منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ اگلے بجٹ کے اندر SNE کے اندر جتنا بھی سٹاف اس کو چلانے کے لئے required ہے نمبر ون وہ دیں اور جو بقایا اگر کوئی چھوٹا موٹا کام اس کے اندر رہتا ہے، محکمہ کے پاس ساری تفصیلات موجود ہیں، محکمہ بچہ نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ذرا منسٹر صاحب سے جواب سن لیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ دونوں چیزیں مجھے ensure کروائیں کہ یہ اگلے بجٹ کے اندر ہمیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست کی پریشانی یا ان کی تکلیف، میں جائز سمجھتا ہوں، جس انداز میں وہ بات کر رہے ہیں اور جتنی دیر سے یہ سوال میں بار بار دیکھ رہا ہوں اس کے لئے میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ سکیم Southern Punjab Basic Urban Services Project تھا اور اس پراجیکٹ کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ میئر بہاولپور اور ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر صاحب، ان کی میں ایک کمیٹی announce کرتا ہوں، یہ دونوں کسی دن آ جائیں، ہم manage کر لیں گے، اس میئر کے ساتھ ان کو بٹھا دوں گا، میں خود بھی بیٹھوں گا، ہمارے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھیں گے تاکہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بٹ صاحب! ڈاکٹر صاحب کی یہ بات واقعی جائز ہے، اس پر تین دفعہ تو میں direction دے چکا ہوں، اس معاملے کو آپ دیکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! انشاء اللہ جس طرح میں نے گزارش کی ہے میں اسی طرح ہی کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کمیٹی خوش آئند ہے، میں تحسین کرتا ہوں لیکن یہ کمیٹی پانی میں مدانی ہے۔ پیسے وزیر اعلیٰ سے ملنے ہیں، منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ وزیر اعلیٰ سے بات کر کے اگلے بجٹ کے اندر اس کو چلانے کے لئے جتنے بھی requisite fund ہیں اور وہ یقیناً اورنج لائن ٹرین کی مالیت سے کم ہی ہوں گے، اس سے کوئی ہزاروں حصہ کم ہوں گے۔ ہمارا دل جلتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں، ہم میٹرو بس کے خلاف نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے surety دے دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب ہمارا حق نہیں دیں گے تو پھر ہم کہیں گے کہ ہمارا صوبہ بہاولپور بحال کرو، اساں قیدی تخت لاہور دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1925 سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، انہوں نے surety دے دی ہے۔ اگلا سوال نمبر 3698 چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4072 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔148 میں واقع سڑکات سے متعلقہ تفصیلات

*4072: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-148 لاہور کی مندرجہ ذیل سڑکات و گلیات میں سٹریٹ لائٹ کا نظام درست نہ ہے؟

1- مقبول روڈ 2- گنج بخش روڈ
3- مین روڈ سمن آباد و ملحقہ اندرون این بلاک سمن آباد کلیاں 4- رانجھا روڈ
5- سلطان احمد روڈ 6- پیر غازی روڈ
7- پونچھ روڈ

(ب) حکومت کب تک مذکورہ سٹریٹ لائٹس ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے سٹریٹ لائٹس کی پالیسی اس طرح وضع کی ہے کہ تین لائٹس میں سے دو بند رکھی جائیں گی اور ایک جلا کر توانائی کے بحران پر قابو پانا ہے لہٰذا حلقہ پی پی-148 کی سڑکوں اور گلیوں میں اس پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔

(ب) سٹریٹ لائٹس کی مرمت ایک مسلسل عمل ہے جو پورا سال جاری رہتا ہے۔ جہاں تک لائٹس کی خرابی کا تعلق ہے تو ایسی کوئی بات نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پی پی-148 لاہور کے بارے میں اپنے سوال کے اندر سٹریٹ لائٹس کے حوالے سے پوچھا تھا، آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے میری request ہے کہ جو detail آپ کے سٹاف نے آپ کو یہاں پر مہیا کی ہے وہ آپ کو misguide کیا گیا ہے، اس سوال کو ڈالنے کی نوبت اس وجہ سے آئی کہ وہاں پر سٹریٹ لائٹس کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ سٹاف بجائے اس کے کہ موقع پر جا کر اس کی تصدیق کرتا اور پھر اس کے مطابق ایوان کو بتا دیا جاتا، انہوں نے اس معاملے کی تصدیق نہیں کی، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے آفس میں بیٹھ کر اس کی yes detail کی لکھ کر آپ کو پیش کر دی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ جن main سڑکات اور گلیوں کا میں نے سٹریٹ لائٹس کے حوالے سے کہا ہے ان کی اپنے کسی بندے سے تصدیق کروا لیں، اگر نہیں تو پھر میری یہ request ہو گی کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ متعلقہ ٹاؤن کی جو انتظامیہ ہے وہ بھی کمیٹی میں آ جائے اور پھر ہم ان سے وہاں پر یہ سوال کر سکیں۔ یہاں پر point

scoring کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ صرف request ہے کہ اس سوال کے اندر میری طرف سے جو request کی گئی ہے اس کو اسی پیرائے میں دیکھیں۔

جناب سپیکر! جو ready made answer آیا ہے میں as a member on the floor of the House آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں فاضل دوست کی بات سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ جواب ٹھیک نہیں لکھا گیا۔ ہم بھی ایک ایم پی اے ہیں، حلقہ رکھتے ہیں، ان کی اپنی problems ہیں، میں نے یہاں آنے سے پہلے تقریباً 10 بج کر 15 منٹ پر کارپوریشن کو یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ پی پی۔148 جو میاں محمد اسلم اقبال کا حلقہ ہے وہاں پر ٹیم بھیجیں اور مجھے شام تک بتائیں کہ کتنی لائٹس ٹھیک کر لی گئی ہیں اور کتنی رہ گئی ہیں، یہ میں کر کے آیا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو ابھی pending کر دیتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں، اب تو میرا خیال ہے کہ pending کرنے کی ضرورت نہیں، جب وہاں پر کام ہو رہا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں وہاں کی تصاویر منگوا لیتا ہوں۔ میں وہاں پر ٹیم بھیج کر آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب آپ کو surety دے رہے ہیں۔ ہمیں trust کرنا چاہئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بات ٹھیک ہو گی، ان کی مہربانی ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں صرف یہ request کروں گا کہ اگر بات زیادہ کریں گے تو پھر معاملات۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، زیادہ بات نہ کریں، سوال بہت ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے کہ وہاں پر سٹریٹ لائٹس کا جو سسٹم ہے صرف یہ دیکھ لیا جائے، منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ جتنی لائٹس آ رہی ہیں وہ جا کدھر رہی ہیں؟ ایک عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے یہ تو میرا پوچھنے کا حق بنتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کی مالیت کو چیک کر رہے ہیں اور جا کدھر رہی ہیں یہ بھی چیک کر رہے ہیں؟ یہ میری

صرف request ہے، اگر آپ کروانا چاہیں تو کروالیں، نہ کروانا چاہیں تو نہ کروائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کو اس کی ساری detail دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مہربانی اور میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے، آنریبل چیئر نے سوال کو pending کرنے کے حوالے سے جو directions فرمائی ہیں منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہم اس کو چیک کروالیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ وہ assurance دے رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: نہیں، نہیں۔ میں ان کے جواب کی قدر کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ on the floor of the House جو بات ہوئی ہے اس بات کو اسی طرح ہی کیا جائے گا اور اس کا feedback جو mover ہے اس کو ضرور دیا جائے گا چونکہ میں اس سوال کا mover ہوں اس لئے مجھے اس کا feedback دیا جائے گا۔ منشاء اللہ بٹ صاحب پہلے بھی میرے حلقے میں تشریف لائے تھے اور انہوں نے سپیشل جا کر ان کو clear کرایا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے یقین ہے کہ بٹ صاحب دونوں طرح کی بات پوری کریں گے۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4427 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4504 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: زیر زمین کڑوا پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4504: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بستی سٹیشن داد فتیانہ ضلع ساہیوال کا زیر زمین پانی کڑوا اور مضر صحت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بستی کے ساتھ بہنے والی نہر پر اگر ضلعی حکومت ساہیوال ٹیوب ویل لگا کر فلٹر پلانٹس نصب کر دے تو اس آبادی کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے؟

(ج) اگر ایسا ہے تو حکومت اس پر کب تک عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) بستی داد فتیانہ پی پی-223 ساہیوال میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی منظوری ڈسٹرکٹ سٹرینگ کمیٹی نے مورخہ 25-07-2015 کی میٹنگ میں دے دی ہے جس کا تخمینہ لاگت 1.600 ملین ہے اور یہ پراجیکٹ 2015-16 کے ADP میں شامل ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک فلٹریشن پلانٹ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس کی منظوری 2015 میں دی گئی تھی اس کے بعد 2015-16 کے ADP میں شامل تھا۔ اس کا جواب کل اسمبلی کو واپس آیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اندر ہمیں update ہونا چاہئے تھا کہ یہ منصوبہ کہاں تک پہنچا ہے لیکن اس کے اندر ایسا کوئی ذکر نہیں ہے کہ اس 1.6 ملین روپے میں سے کتنا خرچ ہو گیا ہے اور اس وقت منصوبہ کس stage پر ہے اور اس میں کتنا کام ہو چکا ہوا ہے لہٰذا اس کو تھوڑا سا define کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی detail ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ بستی داد فتیانہ میں ہے اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مذکورہ پلانٹ لگا کر برائے operation and maintenance یونین کونسل 50 کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس پر تقریباً 16 لاکھ روپے تخمینہ آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سکیم complete ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، یہ سکیم complete ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 4540 سردار علی رضا خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے قاضی احمد سعید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں رہائشی کالونی رجسٹرڈ کروانے کے لئے متعلقہ قانون کی وضاحت

*4547: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت کے لاز کے تحت نئی رہائشی کالونی بنانے کے لئے کم از کم رقبہ 160 کنال ہونا لازمی ہے؟

(ب) تحصیل خان پور اور لیاقت پور میں کون کون سی ایسی رہائشی سکیمیں ہیں جو ان قوانین پر پوری نہیں اترتی اور ٹی ایم اے سے بھی منظور شدہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت خلاف قوانین بنائی گئی مذکورہ پرائیویٹ رہائشی سکیموں کے مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے کیونکہ پنجاب پرائیویٹ (سائٹ ڈویلپمنٹ) ہاؤسنگ سکیمز ریگولیشن 2005 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 160 کنال رقبہ مقرر تھا بعد ازاں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 100 کنال کا رقبہ مقرر کیا گیا ہے اور اس سے کم رقبہ پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے قانون میں چند شرائط مقرر کر دی گئی ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی میں کوئی ایسی سکیم نہ ہے جو قوانین پر پوری نہ اترتی ہو مگر ٹی ایم اے سے منظور شدہ ہو۔

(ج) میونسپل کمیٹی کی حدود میں کوئی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم تعمیر نہ ہوئی ہے اگر کوئی غیر قانونی تعمیر ہوئی تو اس کے خلاف بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ2013اور رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میونسپل کمیٹی خانپور

(الف) درست نہ ہے کیونکہ پنجاب پرائیویٹ (سائٹ ڈویلپمنٹ) ہاؤسنگ سکیمز ریگولیشن 2005کے تحت رہائشی سکیم کے لئے160کنال رقبہ مقرر تھا بعد ازاں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز2010کے تحت رہائشی سکیم کے لئے100کنال کا رقبہ مقرر کیا گیا ہے اور اس سے کم رقبہ پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے قانون میں چند شرائط مقرر کر دی گئی ہیں۔

(ب) مجوزہ رولز میں بنائے گئے قواعد و ضوابط اور معیار پر پورا اترنے والی پرائیویٹ رہائشی31عدد کالونیاں ایسی ہیں جن سے گورنمنٹ واجبات بمطابق رولز ریگولیشن اور ٹی ایم اے شیڈول وصول کر کے منظوری کے لئے زیر کارروائی ہیں جبکہ غیر قانونی کالونیز کی اجازت بالکل نہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہاؤسنگ سکیم	کل رقبہ	کیفیت
1	گلشن اقبال ہاؤسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال1998	80کنال6مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
2	خیابان اختر ہاؤسنگ سکیم اختر آباد خانپور سال1998	78کنال4مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
3	خیابان سیون ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم رحیم یار خان روڈ خانپور سال2008	37کنال13مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
4	گلشن اقبال فیزII ہاؤسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال2011	48کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
5	سلطان نگر ہاؤسنگ سکیم غریب آباد خانپور سال2009	162کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
6	عظیم ٹاؤن I ہاؤسنگ سکیم جنرل بس سٹینڈ خانپور سال2012	40کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
7	عظیم ٹاؤن II ہاؤسنگ سکیم جنرل بس سٹینڈ خانپور سال2012	33کنال12مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
8	بابر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2012	89کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

9	خیابان اختر ہاؤسنگ سکیم فیز II عباسیہ کینال روڈ خانپور سال2009	264کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
10	سٹی گارڈن ٹاؤن فیز I ہاؤسنگ سکیم پاکستان چوک خانپور سال2011	64کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
11	سٹی گارڈن فیز II ٹاؤن ہاوسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال2011	64کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
12	گلشن ایمان ہاؤسنگ سکیم فیروز تحصیل خانپور سال2011	96کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
13	خانپور گارڈن ہاؤسنگ سکیم پاکستان چوک تحصیل خانپور2012	75کنال15مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
14	راجہ سٹی گارڈن ہاؤسنگ سکیم ظاہر پیر روڈ تحصیل خانپور سال2013	72کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
15	علی سٹی گارڈن ہاؤسنگ سکیم گڑھی اختیار ٹاؤن روڈ خانپور سال2014	52کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
16	الجنت ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم فیروز تحصیل خانپور سال2015	99کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
17	جاوید ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم عباسیہ کینال تحصیل خانپور سال2015	68کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
18	محمود ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم عباسیہ کینال تحصیل خانپور سال2015	68کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
19	افضل گارڈن ہاؤسنگ سکیم ظاہر پیر روڈ تحصیل خانپور2016	72کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
20	النور گارڈن ہاؤسنگ سکیم پاکستان کالونی تحصیل خانپور سال2014	26کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
21	بلال ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم پاکستان کالونی تحصیل خانپور سال2015	32کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
22	فرید گارڈن موضع تحصیل خانپور سال2016	38کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
23	رحمان گارڈن ظاہر پیر روڈ خانپور سال2016	96کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
24	گلشن فرحان ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2010	100کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
25	طلحہ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2007	65کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

26	حامد ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم رحیم یار خان روڈ تحصیل خانپور سال 2008	54 کنال 14 مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
27	گلشن راوی ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال 2000	40 کنال 10 مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
28	جہاں آباد ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ تحصیل خانپور سال 2007	100 کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
29	احمد ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم ائیر پورٹ روڈ تحصیل خانپور سال 06-2005	53 کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

(ج) میونسپل کمیٹی خانپور کی حدود میں کوئی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم تعمیر نہ ہوئی ہے اگر کوئی غیر قانونی تعمیر ہوتی تو اس کے خلاف بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 2013 اور رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت سب ڈویژن کی منظوری دی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جز (الف) میں mention کیا گیا ہے کہ 100 کنال سے کم رقبہ ہو تو اس کی سب ڈویژن کی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت سب ڈویژن کی منظوری دی جاتی ہے؟ کیا یہ پراپرٹی ڈیلروں کو ناجائز فائدہ پہنچانے کے لئے چور دروازہ نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے جس کے تحت لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے۔ اگر وہ قانون کی تمام شرائط پوری کریں گے تو ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! رول 2010 کے تحت 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ 100 کنال رقبے پر proper authority سے ہاؤسنگ سکیم منظور ہو گی لیکن جو پیسے بٹورنے کے لئے تھوڑی تھوڑی کر کے لوگوں کو بیچتے ہیں ان کو سب ڈویژن کی اجازت کیوں دی جاتی ہے اور کس قانون کے تحت دی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں تو انہوں نے ان کو ban کیا ہوا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر: سب ڈویژن کو ban کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ban ہے اور میرے خیال میں کہیں پر بھی نہیں ہو رہا۔ جناب محمد انیس قریشی Scheme Inland Sub Division Rules 2010 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ لکھ رہے ہیں کہ اس سے کم رقبہ پر سب ڈویژن کی جاتی ہے اور سردار شہاب الدین کے اگلے سوال میں بھی یہی کچھ mention کیا گیا ہے۔ وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ شہر میں کوئی سکیم نہ ہے البتہ لیّہ میں سب ڈویژن کے تحت 37 ہاؤسنگ سکیمز ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس قانون کے تحت دی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جب 100 کنال رقبہ مقرر ہے تو کم رقبے پر کس طرح سب ڈویژن کی جاتی ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اگلے سوال میں 37 سب ڈویژن ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم نے تو نہیں کیں۔ جو آئین کے مطابق نہیں چلے گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بنائی گئی ہیں اور پراپرٹی ڈیلروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تھوڑے تھوڑے رقبے پر سب ڈویژن ہیں حالانکہ قانون میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ منسٹر صاحب اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سوال کو pending کر دیں؟ آپ اس کی تفصیل لے کر بتائیے گا۔ اس میں لکھا ہوا کہ 100 کنال سے کم رقبے پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سردار شہاب الدین کے سوال میں فرما رہے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ کچھ لوگوں نے کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! آپ بتا رہے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو دیکھ لیں اب یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4549 سردار شہاب الدین خان کا ہے لیکن وہ بیمار ہیں اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! on her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 4682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں فائر بریگیڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4682: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فائر بریگیڈ گجرات کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں؟

(ج) اس وقت کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر کیوں نہیں کیا جا رہا؟

(د) مذکورہ دفتر میں شہر کی آبادی کے مطابق مشینری/گاڑیاں و دیگر آلات موجود ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کمیٹی گجرات 1982 میں معرض وجود میں آئی اور اُسی وقت سے فائر سروسز جاری ہیں۔

(ب) فائر بریگیڈ کی منظور شُدہ اسامیاں سکیل کے مطابق درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل نمبر	تعداد
1	فائر آفیسر	16	1
2	ڈرائیور	5	11
3	فائر مین	5	27
4	مکینک	1	1

(ج) نئے نظام کے تحت فائر بریگیڈ کا سٹاف حکومتِ پنجاب سے منظوری حاصل کرنے کے بعد بڑھایا گیا ہے چونکہ حکومتِ پنجاب نے نئی تقرری پر پابندی لگائی ہے جس کی وجہ سے فائر بریگیڈ کا نظام چلانے کے لئے ڈیلی ویجز (89) یوم کے لئے بھرتی کر کے کام کروایا جارہا ہے۔ اکیس عدد اسامیاں ڈرائیور مع فائر مین خالی ہیں جن پر ڈیلی ویجز پر ملازمین رکھ کر کام لیا جارہا ہے۔

(د) چار عدد فائر بریگیڈ گاڑیاں موجود ہیں جو کہ مکمل طور پر working condition میں ہیں اور فائر بریگیڈ سے متعلقہ تمام آلات بھی موجود ہیں۔ گجرات شہر میں ریسکیو 1122 بھی قائم ہو چکی ہے جن کے پاس فائر بریگیڈ سے متعلق ہر قسم کا سامان موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اکیس عدد اسامیاں ڈرائیور مع فائر مین خالی ہیں جن پر ڈیلی ویجز پر ملازمین رکھ کر کام لیا جارہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے ڈیلی ویجز پر رکھا ہوا ہے کیا ان کا پابندی اٹھانے کا ارادہ ہے۔ ان کو permanent کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ملازمین کو permanent کیوں نہیں رکھتے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جب ان کا بجٹ مکمل ہو جائے گا تو جو permanent اسامیاں ہیں جہاں پر ضرورت ہے وہاں رکھے جائیں گے۔ اس وقت بھی اگر کسی جگہ پر ڈیلی ویجز پر رکھتے ہیں جہاں پر ضرورت ہے تو اس کا سیدھا سا طریقہ ہے کہ

چیئرمین سے بات کر کے ایک لیٹر ہمیں دے دیں ہم اس کی منظوری دے دیں گے اور آپ ادھر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو permanent کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ابھی فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ زیادتی نہیں ہے؟ جو لوگ ڈیلی ویجز پر ہیں انہیں پتا ہے کہ انہیں کسی وقت بھی فارغ کر دیا جائے گا۔ میری on the floor of the House یہ request ہے کہ چونکہ صرف یہ ایک محکمہ نہیں ہے بلکہ almost ہر محکمے میں یہ کام ہو رہا ہے کہ ڈیلی ویجز پر لوگ کام کر رہے ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ حکومت اس کو serious لے اور اگر بھرتیاں کھول دی جائیں تو لوگوں کا بھلا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس تجویز کو note کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے agree کرتا ہوں کہ ان کے سر پر تلوار لٹکتی رہتی ہے۔ ہمارا محکمہ اس پر کام کر رہا ہے عنقریب ہی اس کو open بھی کر دیں گے اور وہاں پر نئی بھرتیاں بھی کی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس وقت بھی جو لوگ ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان کو regular کرنے کی سکیم بھی ہمارے ذہن میں ہے ان کو بھی regular کریں گے اور جو نئی بھرتیاں ہونی ہیں ان کا بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 4684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4684: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی سرکاری اراضی کتنی اور کہاں کہاں ہے؟

(ب) یہ اراضی کس کس کو ٹھیکہ/لیز/پٹہ پر کب سے دی ہوئی ہے، ان حضرات کے نام وپتا جات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) اس اراضی سے 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی کتنی آمدن ہوئی اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ٹی ایم اے گجرات تقریباً 355 کنال ایک مرلے کی مالک ہے۔

(ب) ٹی ایم اے گجرات نے یہ اراضی دکانات کی شکل میں مختلف اشخاص کو لیز پر دے رکھی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے گجرات کو مذکورہ بالا پراپرٹی سے سال 13-2012 اور 14-2013 میں بالترتیب 5299877 اور 6058281 روپے آمدن ہوئی جو کہ ٹی ایم اے کے بنک اکاؤنٹ میں جمع کروائی گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز(ب) میں تھا کہ یہ اراضی کس کس کو ٹھیکہ/لیز/پٹہ پر کب سے دی ہوئی ہے، ان حضرات کے نام وپتا جات سے بھی آگاہ کیا جائے لیکن جو جواب آیا ہے اس میں ہے کہ ٹی ایم اے گجرات نے یہ اراضی دکانات کی شکل میں مختلف اشخاص کو لیز پر دے رکھی ہے۔ نہ ان اشخاص کے نام ہیں نہ پتا ہے حالانکہ یہ demand کی گئی تھی لہٰذا میں وزیر موصوف سے عرض کروں گی کہ ان کی تفصیل دی جائے کہیں ایسا تو نہیں کہ کچھ لوگوں کے نام چھپائے جارہے ہوں اس لئے تفصیل نہیں دی گئی اور اگر یہ تفصیل نہیں دی گئی تو کیوں نہیں دی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نام بہت ضروری ہیں تو ہم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سوال میں انہوں نے یہی پوچھا تھا کہ ان حضرات کے نام و پتاجات سے بھی آگاہ کریں لیکن اس سوال کا جواب مکمل نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! آپ سوال کو pending کر دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کا دوسرا سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک سوال پہلے pending ہوا ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5032 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں داخلہ کے لئے اوور ہیڈ برج بنانے کے لئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*5032: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل مریضوں کی ادویات خریدنے کے لئے جب ان کے attendant یا مریض کو خود میڈیکل سٹورز تک پہنچنے کے لئے ٹریفک سے بھری سرکلر روڈ سے گزرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہاں پر overhead برج بنا کر دینے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ کب تک شروع ہو سکتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل مریضوں کے لواحقین کو ادویات خریدنے کے لئے ہسپتال کی دوسری طرف سرکلر روڈ بہاولپور گزر کے جانا پڑتا ہے کیونکہ تمام میڈیکل سٹورز سرکلر روڈ کی دوسری طرف ہیں سرکلر روڈ پر ٹریفک کا رش بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن بہاولپور اس منصوبہ کو آئندہ مالی سال 18-2017 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے التماس کروں گا کہ مجھے ایک دو منٹ بات کرنے دیں۔ میں پچھلے چار سال سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چار سال سے اس کو اس ایوان کے اندر پیش کر رہا ہوں۔ پندرہ سے بیس کروڑ کا یہ منصوبہ ہے مواصلات و تعمیرات کی ٹیم آئی وہ کہتی ہے کہ یہ feasible نہیں ہے کیونکہ اس میں پندرہ بیس ڈگری کا موڑ ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے ریلوے پھاٹک بہاولپور کے آگے انڈر پاس بنایا ہے اس میں 90 ڈگری کا cut ہے، وہاں پر speed breaker لگا دیئے گئے ہیں اور کوئی accident نہیں ہوتا۔ اس سڑک کے اُوپر میری آنکھوں کے سامنے دو جان لیوا accidents ہو چکے ہیں۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں پرچی تھی کیونکہ وہ اپنے مریض کی ادویات لینے کے لئے آیا تھا۔ اسی ذہنی کیفیت کی وجہ سے اس نے زیادہ توجہ سے نہیں دیکھا اور سڑک کراس کرنے لگا۔ جیسے ہی وہ سڑک کے اُوپر آیا تو پیچھے سے گاڑی نے اس کو ٹکر ماردی اور اس کی موقع پر ہی وفات ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! میری آنکھوں کے سامنے ایسے دو واقعات ہو چکے ہیں۔ یہ پندرہ سے بیس کروڑ روپے کا منصوبہ ہے اور میں بار بار اس کے لئے التماس کر رہا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان نے بھی فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس منصوبہ کے لئے آپ کو فنڈز لے کر دیں گے لیکن چار سال گزر چکے ہیں ابھی تک اس کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔ اب ہم آخری بجٹ پیش کریں گے۔ کیا ہم بہاولپور کے رہنے والے اتنا حق بھی نہیں رکھتے؟ لاہور میں کئی چوکوں کے نیچے اور اُوپر سے سڑک گزر رہی ہے۔ میٹرو بس بن

گئی ہے، اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ لاہور شہر ترقی کر رہا ہے لیکن ہمیں بھی تو کچھ نہ کچھ دیا جائے کم از کم ہمارا حصہ تو ہمیں مل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ماشاء اللہ بہاولپور پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے کیونکہ میرا وہاں پر جانا ہوا ہے۔ آپ اس چیز کو تسلیم کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محکمہ نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ جواب میں لکھ دیا ہے کہ ٹی ایم اے اس منصوبہ کو آئندہ مالی سال 18-2017 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ٹی ایم اے تو کسی کو چائے کا کپ پلانے کی صلاحیت اور وسائل نہیں رکھتی تو وہ اس منصوبہ کے لئے رقم کہاں سے لائے گی؟ میں وہاں کا رہنے والا ہوں اور ٹی ایم اے کے حالات کو بخوبی جانتا ہوں۔ کئی سال پہلے ٹی ایم اے کی بلڈنگ کو متعلقہ محکمہ نے خطرناک قرار دے دیا تھا کہ یہ عمارت جان لیوا ہے اور یہاں کبھی بھی حادثہ پیش آسکتا ہے لیکن ٹی ایم اے اپنے فنڈز سے آج تک یہ عمارت نہیں بنوا سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! لوکل گورنمنٹس وجود میں آچکی ہیں اور اب تمام ٹی ایم ایز کو فنڈز مل رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے یقین دہانی کروائیں کہ 18-2017 کے بجٹ کے اندر اس فلائی اوور کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم نے اس سے قبل ڈی سی او کو لکھا تھا کہ 18-2017 کے بجٹ میں اس فلائی اوور کو شامل کیا جائے۔ یہ عوامی فلاح کا منصوبہ ہے اور پنجاب میں تمام منصوبے عوام کی بہتری کے لئے بن رہے ہیں۔ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ میونسپل کارپوریشن بہاولپور وجود میں آچکی ہے لیکن اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو محکمہ مواصلات وتعمیرات کی طرف بھیجا جائے تاکہ وہ اس مسئلے کو حل کر سکیں۔ اس بارے میں ہم بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ سفارشی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجاب سیکرٹریٹ کا جو طریق کار ہے اسی طرح کا جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے کہ ادھر سے اُدھر فائل کو بھیج دیا جائے۔ میرا سوال دوٹوک ہے۔ یہ فلائی اوور شہر کے اندر بننا ہے، شہر کا کنٹرول کارپوریشن کے پاس ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب مجھے

یقین دہانی کروائیں کہ وہ 18-2017 کے بجٹ کے اندر اس فلائی اوور یا اوور ہیڈ برج کے لئے رقم فراہم کروائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ اس منصوبے کے لئے 18-2017 کے بجٹ میں فنڈز مختص ہو جائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم اس کے لئے دونوں sides پر بھرپور کوشش کریں گے یعنی ہم میونسپل کارپوریشن کو کہیں گے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ساتھ بھی اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوشش نہیں بلکہ منسٹر صاحب مجھے اس کی یقین دہانی کروائیں کہ 18-2017 کے بجٹ میں اس فلائی اوور کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس فلائی اوور کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے بنانا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بدگمانی نہیں کرتا لیکن مجھے یقین ہے کہ ہمیں اس منصوبہ کے لئے کوئی پیسا نہیں ملے گا۔ لاہور کے حکمران ضلع بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں اس کی بناء پر میں یہ کہوں گا کہ بہاولپور کا صوبہ بحال کیا جائے اور میں احتجاجاً اس پر ٹوکن واک آوٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر احتجاجاً
ایوان سے ٹوکن واک آوٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسا نہ کریں۔ واپس تشریف لے آئیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5173 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5182 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نورپورتا سکندر چوک مصروف ترین روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5182: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں نورپورتا سکندر چوک ایک مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کا بیشتر حصہ بہت تنگ ہے اور کافی عرصہ سے اس روڈ کی تعمیر و مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں کو اپنی فصلات منڈی تک لے جانے میں بہت دشواری پیش آتی ہے؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس روڈ کو کھلا اور مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔اس سڑک کا 8.50 حصہ پہلے سے ہی کشادہ کیا جا چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) ضلعی حکومت اس روڈ کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے Sugarcane Cess Development 2014-15 کے تحت سڑک کو مرمت کروانے کے لئے 8.166 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا جلد ہی اس روڈ کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی کتنی ہے؟ آگے جواب کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔اس سڑک کا 8.50 حصہ پہلے ہی کشادہ کیا جا چکا ہے۔" کیا منسٹر صاحب روشنی ڈالیں گے کہ 8.50 حصہ کتنا بنتا ہے ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس سڑک کی کل کتنی لمبائی ہے مجھے فی الوقت اس کا علم نہیں البتہ میں یہ انفارمیشن لے کر معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس جواب کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اس سڑک کی لمبائی 3.25 کلومیٹر ہے۔ یہ جواب 5- مئی 2015 کو موصول ہوا ہے۔ دو سال سے یہ جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں پڑا ہوا ہے۔ اس 3.25 کلومیٹر لمبی سڑک کی مرمت کے لئے 80 لاکھ روپے allocate ہوئے تھے تو کیا محکمہ یہ بتانا پسند کرے گا کہ پچھلے دو سالوں میں اس سڑک کی مرمت کا کتنا کام ہو چکا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سڑک کی مرمت کے لئے رقم منظور ہو چکی ہے تو کیا اس سڑک کا کام شروع ہو چکا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! رقم منظور ہونے کے بعد بھی ایک process ہوتا ہے اور اس process سے گزر کر کام شروع ہو چکا ہو گا۔ اب تک کتنا کام ہوا ہے وہ میں معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے updated انفارمیشن دے دیں کہ اب تک کتنا کام مکمل ہوا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ضلعی حکومتیں ختم ہو چکی ہیں، اب نیا نظام نافذ ہو چکا ہے اور یہ بات تمام دوستوں کے علم میں ہے۔ اب میونسپل کارپوریشن بن چکی ہے۔ اس سڑک کی مرمت Sugarcane Cess کے فنڈز سے ہونی ہے اور اس کا اختیار کمشنر کے پاس ہے۔ یہ اختیار محکمہ لوکل گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چونکہ اس سڑک کی مرمت کے لئے پیسے موجود ہیں تو آپ اس کی مرمت ensure کروا دیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5378 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلی محلوں میں سلنڈر میں گیس بھرنے کی ایجنسیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5378: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی گلیوں، بازاروں میں سلنڈر میں گیس بھرنے والی ایجنسیاں بن گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ایجنسیوں پر گھریلو سلنڈرز کے علاوہ رکشوں اور کاروں میں بھی گیس بھری جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گیس سے یہ بھرے سلنڈر کسی بھی وقت پھٹ سکتے ہیں جس سے قیمتی مالی وجانی نقصان کا خطرہ ہے؟

(د) کیا ایجنسیوں کے مالکان ایجنسیوں کے لائسنس رکھتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایک کروڑ آبادی رکھنے والے شہر لاہور میں خطرناک کاروبار کرنے والے ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) ایجنسیوں کے مالکان کے پاس لائسنس ہوتا ہے مگر چھوٹی دکانیں جو گیس ریفلنگ کرتی ہیں وہ بغیر لائسنس کے ہوتی ہیں۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور روزانہ کی بنیاد پر خطرناک کاروبار کرنے والی ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے کہ لاہور میں بغیر لائسنس کے گیس کی ریفلنگ کرنے والی چھوٹی دکانیں کتنی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا ایجنسیوں کے مالکان ایجنسیوں کے لائسنس رکھتے ہیں؟ اس سوال کا جواب محکمہ نے دیا ہوا ہے۔ اس بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ پوچھ لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ہ) سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی طرف سے خطرناک کاروبار کرنے والی ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف ایک سال کے دوران کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! لائسنس کے بغیر گیس ریفلنگ کرنے والی ایجنسیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جاتا ہے، ان کو پکڑا جاتا ہے اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ لائسنس کے بغیر گیس ریفلنگ کرنے والی لاہور میں کتنی دکانیں ہیں اور ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! لائسنس کے بغیر ریفلنگ کرنے والی دکانوں کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور ان کی دکانیں seal کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس تفصیل ہے کہ اب تک کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ میں محکمہ سے یہ تفصیل لے کر محترمہ حنا پرویز بٹ کو مہیا کر دوں گا۔ یہ بات عرض کر دوں کہ کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں کہ لائسنس کے بغیر وہ ایسا کاروبار کرے۔ ایسا کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں اور ان کی دکانوں کو seal بھی کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5512 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اندرون شہر لاہور میں گھروں کی دیکھ بھال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5512: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال14-2013 کے دوران Walled City Lahore Authority (WCLA) نے اندرون شہر لاہور کی دیکھ بھال کے لئے کیا کیااقدامات اٹھائے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈیمونسٹریشن پراجیکٹ واقع محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ لاہور پراجیکٹ فیز-Iکا کام بذریعہ ٹینڈر اخبار اشتہار بمطابق ورلڈ بنک گائڈ لائنز اور پیپرا رولز2012-04-17کو میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کوایوارڈ کیاگیا۔ پراجیکٹ فیز ون کی تکمیل 2014-03-31 کو ہوئی۔ والڈ سٹی آف لاہور package one کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیاگیا۔اس کا تخمینہ 703.31 ملین روپے رکھا گیا تھااور اس کااشتہار تین اخبارات میں دیا گیا۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے زیر اہتمام شاہی گزرگاہ کی ترقی و بحالی کا پراجیکٹ ورلڈ بنک کے تعاون سے شروع ہوا۔اس پراجیکٹ کابنیادی مقصد والڈ سٹی آف لاہور کے رہائشیوں کو جدید طرز زندگی کی سہولیات مثلاً بجلی، پانی، گیس، مواصلات اور نکاسی آب کے نظام کو بہتر طریقے سے مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اندرون لاہور کے ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا ہے۔مزید برآں اس پائلٹ پراجیکٹ کے منصوبے کے ذریعے والڈ سٹی آف لاہور کی سیاحت کا فروغ، معاشی حالت کی بحالی اور دہلی دروازے سے قلعہ لاہور تک شاہی گزرگاہ کے ثقافتی ورثہ کو منہدم ہونے سے بچانا بھی مقصود ہے۔

شاہی گزرگاہ دیگر بہت سی قدیم ثقافتی عمارات جیسے شاہی حمام، مسجد وزیر خان، سنہری مسجد اور بیگم شاہی مسجد پر مشتمل ہے۔یہ راستہ اس طرز پر مبنی ہے جیساکہ مغلیہ شہنشاہ دہلی سے لاہور آنے پر اس گزرگاہ کو اختیار کرتے تھے۔اندرون لاہور میں غیر قانونی پلازوں اور مکانات کی تعمیر روک دی گئی ہے۔نقشہ کی منظوری کے بغیر کوئی تعمیر نہ ہو سکتی ہے۔لاہور ہائیکورٹ کے حکم کے مطابق فائر سیفٹی کمیشن، ریسکیو1122، فائر بریگیڈ سول ڈیفنس اور والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ اندرون لاہور کے مکینوں کے لئے ایمر

جنسی سروسز کی دستیابی ممکن ہو سکے اور کسی بھی حادثہ سے نمٹنے کے لئے تیاری کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ابھی تک اس سوال کے جواب کو خود نہیں پڑھا۔ میں گزارش کروں گی کہ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں تاکہ میں اس جواب کو پہلے پڑھ لوں اور اس کے بعد اس پر ضمنی سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اب وقفہ سوالات تو ختم ہونے والا ہے۔ چلیں، اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر ٹائم نہیں ہے تو اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5513 بھی آپ کا ہی ہے، کیا اس سوال کو بھی pending کر دیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جی، اس سوال کو بھی pending کر دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے۔

MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN: Mr Speaker! On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 5635 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تجاوزات ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

*5635: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں تجاوزات ہٹانے کے ایک دو گھنٹے بعد دوبارہ بحال ہو جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ریڑھیوں اور ٹھیلے والوں سے پیسے لے کر چھوڑ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دکانوں کے سامنے لگائے جانے والے ٹھیلوں سے دکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے لوگوں کے لئے جو دکان خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل بیان کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ ریڑھیوں اور ٹھیلوں کو جب اٹھا کر ٹی ایم سٹور پر منتقل کر دیا جاتا ہے تو اس سامان کو باقاعدہ منظور شدہ شیڈول کے مطابق جرمانہ کرنے کے بعد چھوڑا جاتا ہے۔

(ج) اگر کوئی دکاندار ریڑھی والوں سے پیسا وصول کرتا ہے تو اس کا تعلق ٹی ایم ایز سے نہ ہے۔

(د) حکومت کی ہدایت کے مطابق ٹی ایم ایز ریڑھی والوں کے لئے ایسی جگہیں مخصوص کر رہی ہے جس سے آمدورفت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ ماڈل بازار واقع چائنا سکیم میں بنایا گیا ہے جہاں پر کوئی بھی خوانچہ فروش درخواست دے تو اس کو سٹال الاٹ کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ تجاوزات کو ہٹانے کے لئے proper طریقے سے کام کرتے ہیں لیکن ابھی بھی لاہور کی situation کو دیکھیں تو میں مختلف جگہیں گنوا سکتی ہوں جہاں پر تجاوزات کی وجہ سے سڑکیں ہمیشہ block رہتی ہیں۔ اگر منسٹر صاحب کہیں تو میں ان جگہوں کے نام بھی بتا سکتی ہوں جس میں سرفہرست گڑھی شاہو بازار، مین روڈ باغبانپورہ بازار جہاں پر ہماری اورنج لائن ٹرین بھی بن رہی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جناب نذر گوندل! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ناراض ہو کر چلے گئے ہیں لہٰذا آپ اُن کو منا کر ایوان میں لے کر آئیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پانچ چھ سڑکیں بالکل ایسی ہیں جو لاہور کے مین بازار کہلواتی ہیں جہاں پر تجاوزات کی بھرمار ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ بتا دیں کہ ان roads کو آخری دفعہ تجاوزات سے کیسے صاف کروایا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا mention کر دیں کہ کون سی roads ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! باغبانپورہ بازار، گڑھی شاہو بازار اور سنگھ پورہ بازار کی مثال لے لیں لیکن جواب میں یہ کہتے ہیں کہ وہاں لوگوں سے پیسے وصول نہیں کئے جاتے جبکہ ٹی ایم اے کے سٹاف کا نام بھی بتا سکتی ہوں جو کہ اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کا نام بتاؤں جو ان جگہوں سے لوگوں سے پیسے وصول کر کے سامان چھوڑ دیتے ہیں۔ وہاں پر ٹریفک کا بے ہنگم سلسلہ رہتا ہے اور چھوٹا سٹاف ایسے کام کرتا ہے جس کی وجہ سے گورنمنٹ کو یہ باتیں سننا پڑتی ہیں اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ نے already تجاوزات کے خلاف مہم شروع کی ہوئی ہے جس کو مزید تیز کیا جائے گا۔ جن بازاروں کی نشاندہی فاضل ممبر نے کی ہے اُن کو target میں رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ تجاوزات یا ناجائز چیزیں اس وقت ہوتی ہیں جب وہاں کے علاقے کی تھوڑی بہت پشت پناہی بھی ساتھ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم campaign launch کرتے ہیں تو کوئی شخص صرف یہ سمجھے کہ ہم نے اس ملک کو ٹھیک کرنا ہے، بچوں، خواتین اور بوڑھوں کے لئے راستہ بنانا ہے تو یہ معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہم اعادہ کریں گے کہ اگر کسی جگہ پر کسی کی ریڑھی کھڑی ہے تو اُس کو اٹھانے کے بعد اسے کوئی متبادل جگہ بھی دیں تاکہ اُس کا روزگار ختم نہ ہو اور رات کو بیٹھ کر وہ آسمان کی طرف نہ دیکھے۔ ان تمام معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی campaign launch کریں گے تاکہ بازاروں میں تجاوزات کا خاتمہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ کچھ ایسی بااثر شخصیات ہوتی ہیں جو اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے تجاوزات کو ہٹانے نہیں دیتیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن میں ان سے یہ بھی request کروں گی کہ آپ کے اس message کو باآواز اور اچھے طریقے سے ایسے لوگوں کو بھی convey کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہی کہہ رہی ہوں کہ ہمارے لئے بڑی اچھی بات ہے کہ گورنمنٹ سڑکوں کو کھلا اور بڑا کر رہی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! welcome

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! گورنمنٹ وہاں پر پیسا لگا کر ڈویلپمنٹ کا کام کر رہی ہے لیکن ٹی ایم اے کی وجہ سے ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے لہذا آپ سے گزارش ہے کہ اس پر خاص طور پر زور دیں کیونکہ لاہور کی سڑکیں بہت خوبصورت ہیں جو کھلی بن رہی ہیں لیکن تجاوزات کی وجہ سے سڑکوں پر ٹریفک کی بھرمار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو ساری detail بتا دی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 5674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: کمیر میونسپل کمیٹی میں سیوریج سسٹم ناقص ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5674: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال، کمیر میونسپل کمیٹی کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے گندا پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے کوئی فوری مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی-222 میں اکثریت سیوریج سسٹم چینج ہو چکا ہے اور جگہ جگہ سے سیوریج Seepage اور Leakage کا شکار ہے؟

(د) اس حلقہ میں سیوریج سسٹم کی کی زبو حالی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے مزید یہ کہ مذکورہ حلقہ کے سیوریج سسٹم کی بحالی کے لئے اور نئے منصوبہ جات سے بھی آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) صدر بازار کمیر اور ملحقہ گلیوں میں سیوریج لائن تقریباً30 سال پرانی ہے، آبادی میں مسلسل اضافہ ہونے کی وجہ سے اوور لوڈ ہو چکی ہے اور کئی جگہ سے پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے سیور لائن بلاک ہو جاتی ہے جس سے پانی اوور فلو ہو جاتا ہے۔ جس کو پمپنگ کر کے نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری بہت ضروری ہے۔ جس کے لئے مبلغ 8.600 ملین روپے کی خطیر رقم درکار ہے۔ اگر فنڈز مہیا کئے جائیں تو سیوریج سسٹم کو بہتر کروا سکتے ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی-222 دیہی علاقہ جات پر مشتمل ہے اس لئے سیوریج سسٹم کی متعلقہ یونین کونسل/یوزر کمیٹی دیکھ بھال اور مرمت کا کام کرتی ہے۔ ٹی ایم اے صرف شہری علاقہ جات کو سروسز مہیا کرتی ہے۔

(د) ٹی ایم اے کے پاس ڈیڑھ کروڑ روپے کا ترقیاتی فنڈز تھے جو ایم پی اے صاحبان کی مشاورت سے بمطابق حلقہ سکیمیں لے کر کام شروع کروا دیئے گئے ہیں۔ اگر سیوریج کی بحالی کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز مہیا ہو جائیں تو سیوریج کی امپرومنٹ/مرمت کا کام کروایا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ admit کیا گیا ہے کہ 30 سال سے یہ سیوریج لائن پرانی ہے اور آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے overload ہو چکی ہے، پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے سیور لائن بلاک ہو جاتی ہے، پانی overflow ہو جاتا ہے جس کو pumping کر کے نکال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کمیر میں pumping کا کوئی سسٹم موجود ہے، اگر ہے تو بتادیں کہ وہاں پر کیا موجود ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! سسٹم تو ہر جگہ موجود ہے لیکن وہاں پر کتنا effected ہے اس کو دیکھنا پڑے گا لیکن یہ سارا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنی بچھائی ہوئی سیوریج لائنوں کو دیکھے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ سسٹم خراب ہو چکا ہے تو ہم پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہتے ہیں کہ وہاں نیا سسٹم ڈال دیں۔ پمپنگ کو چیک ہم بھی کروائیں گے اور ہر جگہ پر پمپنگ موجود ہے جو کہ اکٹھے ہونے والے پانی کو نکال دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں shortly کرتے ہوئے بتاتا ہوں کہ آپ جز (ج) پڑھ کر دیکھ لیں کہ ہم کہاں جائیں گے؟ یہاں پر خود ہی ڈیپارٹمنٹ تسلیم کر رہا ہے کہ حلقہ پی پی-222 دیہی علاقہ جات پر مشتمل ہے اس لئے سیوریج سسٹم کی متعلقہ یونین کونسل، یوزر کمیٹی دیکھ بھال اور مرمت کا کام کرتی ہے۔ ٹی ایم اے صرف شہری علاقہ جات کو سروسز مہیا کرتی ہے تو میں نے انڈیا کے بارڈر کا تو سوال نہیں پوچھا۔ یہ ٹی ایم اے ہے جس کا میں نے پوچھا ہے۔ وہاں پر کوئی پمپنگ نہیں ہے اور وہاں پر کوئی سسٹم موجود نہیں ہے۔ ایک یونین کونسل کی بلڈنگ ہے جو ٹاؤن کمیٹی کی مخدوش حالت ہے اور وہ گرنے والی ہے کیونکہ اسے "خطرناک" قرار دیا گیا ہے لیکن وہ بھی نہیں بنا رہے اور یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے۔ کیا میں نے ٹی ایم اے کا سوال کیا ہے؟ ٹی ایم اے کمیر کے مین بازار کے سیوریج میں خرابی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے related ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ٹی ایم اے تو اب ختم ہو چکی ہے اور میں نے اسی لئے سارے ایوان سے گزارش کی تھی کہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پرانا سسٹم ختم ہو چکا ہے اور اب ایک نئی walk جو ہے بلدیات کی شروع ہوئی ہے۔ گیارہ سال کے بعد پنجاب حکومت نے بلدیات کے الیکشن کروائے ہیں اور ان اداروں کے عہدیدار مقرر ہوئے ہیں جن میں چیئرمین، وائس چیئرمین، میئر اور ڈپٹی میئر کے علاوہ کمیٹیوں کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں جو کہ معاملات کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ جو فرما رہے ہیں کہ پی پی-222 ان کا حلقہ ہے تو اگر وہاں پر زیادہ ہی حالات خراب ہیں تو ہم وہاں پر بندوں کو کہیں گے کہ چیک کر لیں کہ کیا مسئلہ ہے لیکن وہ مسئلہ پھر بھی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہی نکلے گا۔ میں یہ آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ بات یہ ہے کہ ٹی ایم اے وہاں پر موجود ہے لیکن اب تو ٹی ایم اے ختم ہو گئی ہیں اور اب وہاں پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، اب وہاں پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بات سنیں ناں۔ آپ ان کو direction بھجوا دیں کہ اس معاملے کو دیکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ کی direction چیئرمین میونسپل کو لکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ direction جاری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے جواب میں خود ہی لکھا ہے کہ 8.6 ملین کی خطیر رقم درکار ہے۔ میونسپل کمیٹی ہے جہاں پر چیئرمین exist کر رہے ہیں اور آپ انہیں فنڈز دے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! وہاں پر میونسپل کمیٹی کے چیئرمین بن گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، چیئرمین available ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے اجلاس بھی ہو رہے ہوں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! فنڈز تو انہوں نے دینے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ بات واضح کر لیں کہ یہاں پر سوال پبلک ہیلتھ کی سکیم سے متعلق نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ میونسپل کمیٹی کی jurisdiction میں آتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، یہ میونسپل کمیٹی کا کام اور منشاء اللہ بٹ کی بات درست ہے جو ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں کہ ٹی ایم اے اب ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کو direction بھجوائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اس کی direction دے تاکہ وہاں پر کام ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی direction دیں کہ میونسپل کمیٹی اس سکیم کو take up کرے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر فنڈز بھی utilize کریں۔ انہوں نے فنڈز کی جو demand کی ہے اور انہوں نے جو فنڈز میونسپل کمیٹی کو بھیجے ہیں تو سب سے پہلے وہاں فنڈز کو استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ اس سکیم کو آگے بھجوائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ensure کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے اس سکیم کے حوالے surety دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کو assure کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو بھجوائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں اس کو ensure کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ میں پارکنگ سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4425: **چودھری اشرف علی انصاری**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹر کار کے لئے کون کون سے اور کہاں کہاں پارکنگ سٹینڈز موجود ہیں ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز سے 12۔2011 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز میں کتنی سرکاری پارکنگ فیس ہے اور کتنی وصول کی جاتی ہے، کیا تمام سٹینڈز میں یکساں فیس ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز بھی موجود ہیں، اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لا رہی ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں منظور شدہ درج ذیل پارکنگ سٹینڈز ہیں:۔

1۔ الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما۔

2۔ ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس۔

3۔ پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ۔

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز سے درج ذیل آمدن ہوئی:

سال 12۔2011

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	43,60,000/۔روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	4,05,000/۔روپے
3۔	دین پلازہ تا اڈا گوندانوالہ ہر دو اطراف	=	5,40,000/۔روپے
4۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	16,25,000/۔روپے
5۔	پرانا دفتر بلدیہ جی ٹی روڈ	=	41,20,000/۔ہزار روپے
	کل میزان	=	1,10,50,000/۔روپے

سال2012-13

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	42,00,000/-روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	4,60,000/-روپے
3۔	دین پلازہ تااڈاگوندانوالہ ہر دو اطراف	=	6,30,000/-روپے
4۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	19,10,000/-روپے
5۔	پرانا دفتر بلدیہ جی ٹی روڈ	=	51,30,000/-روپے
	کل میزان	=	1,23,30,000/-روپے

سال2013-14

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	44,00,000/-روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	5,00,000/-روپے
3۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	18,20,000/-روپے
	کل میزان	=	67,20,000/-روپے

سال2014-15

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	72,00,000/-روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	15,05,000/-روپے
3۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	30,10,000/-روپے
	کل میزان	=	1,17,15,000/-روپے

سال2015-16

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	84,10,000/-روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	18,05,000/-روپے
3۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	30,65,000/-روپے
	کل میزان	=	1,32,80,000/-روپے

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز میں پارکنگ فیس بمطابق شیڈول دو روپے فی گھنٹہ فی موٹر سائیکل اور پانچ روپے فی گھنٹہ فی کار وصول کی جاتی ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تمام پارکنگ سٹینڈز کی فیس یکساں ہے۔

(د) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ کے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کے علاوہ تمام پارکنگ سٹینڈز غیر قانونی ہیں جن کو ختم کروانے کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ٹی ایم اوز کو مراسلہ جات تحریر کئے گئے ہیں اور غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

گوجرانوالہ میں قبرستانوں کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*4426: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) گوجرانواالہ میں کون کون سے قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے، نیز بقیہ کی چاردیواری کب تک کردی جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی-93 گوجرانوالہ میں موجود قبرستانوں میں میت دفن کرنے کی کوئی گنجائش نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی-93 گوجرانوالہ میں جلد از جلد قبرستان کے لئے جگہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) گوجرانوالہ میں 96 قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے ان کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقایا قبرستانوں کی چاردیواری پر کام جاری ہے جو کہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) ماسوائے کھیالی شاہ پور کے دیگر قبرستانوں میں میت کی تدفین کے لئے گنجائش کم ہے اور اردگرد کوئی ایسی جگہ نہ ہے جس کو قبرستان میں شامل کیا جا سکے۔ کیونکہ قبرستانوں کے اردگرد رہائشی بستیاں موجود ہیں۔

(د) مناسب سرکاری اراضی دستیاب ہونے پر نیا قبرستان بنایا جا سکے گا۔

گوجرانوالہ: جناح لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

*3698: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح لائبریری گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں آیا اور اس لائبریری کا بورڈ آف گورنرز کن افسران پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح لائبریری گوجرانوالہ کے بورڈ آف گورنرز کی پچھلے دس سال سے ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف لائبریرین کی اہم سیٹ پچھلے دو سال سے خالی پڑی ہے؟

(د) جناح لائبریری گوجرانوالہ کو کن کن اداروں یا لوگوں نے کتب donate کی ہیں اور کیا donate کی گئیں کتب کو لائبریری ریکارڈ میں درج کر لیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے پرانی کتب کو ہی نئی خریداری ظاہر کر کے رقم خُورد بُرد کی جاتی ہے، حکومت مذکورہ بالا مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جناح لائبریری گوجرانوالہ کا قیام مورخہ 26-جون 1988 کو عمل میں آیا۔ مذکورہ لائبریری کا بورڈ آف گورنرز مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہے:

1۔	ڈی سی او گوجرانوالہ	(چیئرمین)
2۔	چیف لائبریرین جناح لائبریری گوجرانوالہ	(سیکرٹری)
3۔	ای ڈی او ایجوکیشن گوجرانوالہ	(ممبر)
4۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)
5۔	تحصیل ناظم گوجرانوالہ	(ممبر)
6۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)
7۔	تحصیل ناظم گوجرانوالہ	(ممبر)
8۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔ چیف لائبریرین کی سیٹ خالی ہے۔

(د) عطیہ دینے والوں میں پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لاہور اور دیگر مخیر حضرات شامل ہیں نیز جناح لائبریری گوجرانوالہ کو بطور عطیہ ملنے والی کتب کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کتب لائبریری کے اپنے فنڈ یا بجٹ سے خریدی جاتی ہیں ان کا بھی باقاعدہ اندراج موجود ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ لائبریری میں آمدہ کتب اندراج رجسٹر میں درج کی جاتی ہیں اور ہر کتاب کا علیحدہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔ کسی کتاب پر دوبارہ نمبر لگانا ممکن نہیں۔

گلشن پارک گوجرانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

*4427: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن پارک گوجرانوالہ سے سال 12-2011 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی، مد وار اور سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک میں اشیاء کی فروخت اور جھولوں کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اگر درست ہے تو ٹھیکیدار کے نام اور فروخت ہونے والی اشیاء کی ریٹ لسٹ، ٹھیکہ کی شرائط اور معیاد ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک میں فروخت ہونے والی اشیاء کے دام مقررہ ریٹ سے زیادہ وصول کئے جاتے ہیں؟

(د) سال 12-2011 سے آج تک پارک کی تزئین و آرائش اور بحالی پر کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) حکومت نے پارک میں سیاحوں کی دلچسپی کے لئے اب تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ میں عوام الناس کو تفریح کی سہولیات مہیا کرنے کے ضمن میں مخصوص اراضی پر مشتمل فن لینڈ اور کنٹین قائم کی گئی ہے جس کو پراپرٹی رولز کی روشنی میں سالانہ کرایہ کے عوض میں نیلام کیا جاتا ہے، جس کے عوض وصول شدہ آمدن سال 2011 تا 2014 تفصیل درج ذیل ہے:

سال	فن لینڈ گلشن اقبال پارک	کنٹین گلشن اقبال پارک
2011-12	69,61,130/- روپے	21,33,333/- روپے
2012-13	76,57,243/- روپے	20,24,167/- روپے
2014-14	78,25000/- روپے	41,77,500/- روپے

(ب) درست ہے۔

I. گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ میں مخصوص اراضی کو پراپرٹی رولز کی روشنی میں سالانہ کرایہ کے عوض بنام تسنیم احمد خان ولد محمد یامین خان سکنہ کامونکی نیلام کیا گیا ہے۔ جہاں پر کرایہ دار مذکورہ نے فن لینڈ قائم کرتے ہوئے جھولے / گیمز وغیرہ نصب کر رکھے ہیں اور موقع پر تمام نصب شدہ جھولوں کی شرح ٹکٹ کو بعد از منظوری مجاز اتھارٹی ہر جھولے کے اوپر آویزاں کیا گیا ہے۔

II. گلشن اقبال پارک میں مخصوص اراضی پر (دو پوائنٹ) کنٹین لگائی گئی ہیں جس کو سالانہ کرایہ کے عوض بنام عصمت اللہ ولد عبدالہادی سکنہ چک نظام گوجرانوالہ نیلام کیا گیا ہے۔ بمطابق شرائط نیلام کرایہ دار کنٹین تمام اشیاء خوردونوش مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت کرنے کا پابند ہے۔

(ج) درست ہے۔ اس ضمن میں گاہے بگاہے ٹی ایم اے کے مجاز آفیسران گلشن اقبال پارک میں فروخت کردہ اشیا خوردونوش کے دام چیک کرتے رہتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ٹھیکیدار مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہی خوردونوش کی اشیا فروخت کرے اور ریٹ لسٹ کو باقاعدہ طور پر کنٹین پر آویزاں کرے۔

(د) گلشن اقبال پارک میں سال 12-2011 میں۔/16,22,458 روپے، سال 13-2012 میں۔/24,55,695 روپے اور سال 14-2013 میں۔/7,86,413 روپے خرچ کئے گئے۔

(ہ) گلشن اقبال پارک 1978 کو تعمیر ہوا اور اب تک سیاحوں کی دلچسپی کے لئے فن لینڈ، مسجد، کنٹین، واکنگ ٹریک و بیٹھنے کے لئے بینچیز فوارے، روزگارڈن جھیل اور landscaping کی تعمیر جیسے اقدامات کئے گئے ہیں۔

راجن پور: سال 14-2013 میں منعقدہ جشن بہاراں کے پروگرام پر ہونے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4540: **سردار علی رضا خان دریشک**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں ضلع راجن پور میں ضلعی حکومت کے زیر انتظام جشن بہاراں کے نام سے فیسٹیول منعقد کئے گئے تھے؟

(ب) جشن بہاراں کے کتنے پروگرام ضلع لیول پر اور کتنے پروگرام تحصیل لیول پر منعقد ہوئے، ان کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جشن بہاراں پر ضلع اور تحصیل لیول پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار اور تحصیل وار الگ الگ تفصیلات بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت نے ان جشن بہاراں میں ہونے والے اخراجات کا آڈٹ کروالیا ہے اگر نہیں تو کب تک آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سال 2013 میں جشن بہاراں کا کوئی پروگرام منعقد نہ ہوا تھا البتہ سال 2014 میں مخیر حضرات کی مدد سے جشن بہاراں کے پروگرامز کا انعقاد عمل میں لایا گیا تھا۔

(ب) جشن بہاراں کے پروگرام مذکورہ کا انعقاد صرف سٹی راجن پور کی حد تک کیا گیا تھا اس کے علاوہ دیگر تحصیلوں میں کوئی پروگرام جشن بہاراں منعقد نہ کرایا گیا۔

(ج) جشن بہاراں پر ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی اخراجات نہ کئے گئے تھے۔

(د) جشن بہاراں پر کسی قسم کے سرکاری اخراجات نہ کئے گئے اس لئے آڈٹ کرانے کی ضرورت نہ ہے۔

چکوک 10 اور 11 ج ب چنیوٹ میں لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*5173: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 10 اور چک نمبر 11 ج ب چنیوٹ کے لنک روڈ کی تعمیر و مرمت کس سال شروع کی گئی اس پر پتھر کب ڈالا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ابھی تک مکمل طور پر تعمیر نہیں کی گئی، ٹھیکیدار کا نام اور ٹھیکے کی مالیت کیا ہے؟

(ج) چنیوٹ کا جھرکن سلارہ روڈ کی آخری مرتبہ کب مرمت کی گئی تھی اور کیا یہ روڈ مرمت کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) چک نمبر 10 اور چک نمبر 11 ج، ب کی تعمیر کا کام سال 15-2014 میں شروع ہوا اور اس پر پتھر مورخہ 2015-01-15 کو ڈالا گیا۔

(ب) سڑک کا کام اب مکمل ہو چکا ہے ٹھیکیدار کا نام ملک محمد اسلم ہے اور کام کی مدت تین ماہ تھی۔

(ج) اس روڈ کی لمبائی 5.50 کلو میٹر ہے۔ اس مالی سال میں 1.00 کلو میٹر سڑک مرمت کر دی گئی ہے اور بقیہ 4.50 کلو میٹر مطلوبہ فنڈز مہیا ہونے پر مرمت کر دی جائے گی۔

چنیوٹ: ضلع میں گزرنے والے ڈرینج نالوں سے متعلقہ تفصیلات

***5781: الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں ڈرینج نالے کتنے ہیں اور کس کس علاقے سے گزر رہے ہیں۔ تمام نالہ جات کے ناموں سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ڈرینج نالہ کی صفائی کتنی مدت بعد کی جاتی ہے۔ کیا ضلع چنیوٹ کے تمام ڈرینج نالہ جات کی صفائی بروقت ہوتی رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل 36 ڈرینج نالے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

سی او ہیڈ کوارٹر چنیوٹ:

1۔ نالہ ڈسپوزل ورکس سیٹلائٹ ٹاؤن تا رجوعہ چوک، چنیوٹ
2۔ نالہ تھانہ سٹی روڈ تا رجوعہ چوک چنیوٹ
3۔ نالہ ڈسپوزل ورک معظم شاہ تا دریائے چناب
4۔ نالہ ڈسپوزل ورکس معظم شاہ چوک چنیوٹ
5۔ نالہ سلارہ روڈ چنیوٹ
6۔ نالہ سوئی گیس روڈ محلہ رائے چند چنیوٹ
7۔ نالہ محلہ چاہ ٹیبانوالہ چنیوٹ
8۔ نالہ محلہ راجے والی چنیوٹ

سی او یونٹ بھوآنہ:

1۔ دوطرف نالہ جات چنیوٹ روڈ
2۔ نالہ ڈسپوزل سکیم تا سیم نہر
3۔ نالہ ٹینکی بازار
4۔ نالہ ڈسپوزل روڈ
5۔ نالہ محلہ ارشاد

سی او یونٹ لالیاں:

1۔ جھنگ روڈ مین نالہ
2۔ حجرہ روڈ نالے، مین سڑک، دوطرف نالہ حجرہ روڈ
3۔ نالہ لاری اڈا
4۔ نالہ محمد صدیق لالی پارک روڈ
5۔ نالہ ریلوے روڈ
6۔ دونوں اطراف نالہ بنگلہ روڈ
7۔ نالہ سانگرہ روڈ
8۔ نالہ محلہ طارق آباد
9۔ نالہ ڈاکخانہ روڈ
10۔ نالہ ڈاکٹر بشیر روڈ
11۔ نالہ جامع مسجد روڈ

سی او یونٹ چناب نگر:

1۔ اقصیٰ روڈ تا یونائیٹڈ بنک، یونائیٹڈ بنک تا لاری اڈا
2۔ اقصیٰ روڈ حبیب بنک تا گلشن نرسری
3۔ یادگار روڈ لطیف جوس کارنر تا سرائے مسرور
4۔ کالج روڈ اقصیٰ چوک تا ہائی سکول
5۔ راجے کی روڈ اقصیٰ چوک تا دارلخیر چوک
6۔ اقصیٰ چوک تا رحمان کالونی
7۔ چھنیاں دارالشکر تا ڈسپوزل ورکس مسلم کالونی
8۔ دارالرحمت کچا بازار دونوں اطراف
9۔ دارالعلوم کوٹ وساوا روڈ
10۔ باب الابواب کشمیر ہوٹل تا کچی آبادی
11۔ دارالیمین ٹول پلازہ تا کوارٹر درویشاں
12۔ ساہیوال روڈ سیکٹر چوک تا طاہر آباد شیلر

(ب) ڈرینج نالہ کی صفائی ہر پندرہ دن بعد کی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا تمام ڈرینج نالہ جات کی صفائی بروقت ہوتی رہی ہے۔

لاہور سے باہر جانے والی بسوں / ویگنوں سے فی پھیرا فیس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5836: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب کوئی بس، ویگن وغیرہ سواریاں لے کر لاہور سے باہر جانے کے لئے نکلتی ہے تو اس سے فیس لی جاتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو فی پھیرا کتنی فیس لی جاتی ہے Category Wise تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2013 سے لے کر آج تک اس مد میں کتنی رقم وصول ہوئی اور اس رقم کا مصرف کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جنرل بس سٹینڈ سے شروع/اختتام پذیر ہوتے ہیں سے نوٹیفکیشن نمبری Supdtt/Adr/270 مورخہ 08.05.2014 کے مطابق فیس وصول کرتی ہے۔

(ب) فیس کی Category Wise تفصیل حسبِ ذیل ہے:

نان اے سی بس:	تمام نان اے سی بسوں سے۔/300 روپے فیس وصول کی جاتی ہے اور جن بسوں کا کرایہ۔/300 روپے سے زائد ہوان سے فیس ایک ٹکٹ فی پھیرا وصول کی جاتی ہے۔
اے سی بس:	تمام اے سی بسوں سے۔/500 روپے فیس وصول کی جاتی ہے اور جن بسوں کا کرایہ۔/500 روپے سے زائد ہوان سے فیس ایک ٹکٹ فی پھیرا وصول کی جاتی ہے۔
انٹر سٹی ویگن (36 سیٹ تک)	بمطابق روٹ ایک سواری کے کرایہ کے برابر فی پھیرا فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2013 سے لے کر اب تک تقریباً مبلغ۔/90,00,00,000 روپے وصول ہو چکے ہیں جو کہ دوسرے موصولات کے ساتھ خزانہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں جمع کروائے جاتے ہیں اور یہ آمدنی ملازمین کی تنخواہوں، بلوں کی ادائیگی اور دوسرے اخراجات پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

برتھ سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے درپیش مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*5895: محترمہ کنول نعمان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برتھ سرٹیفکیٹ 20 سال عمر تک جاری کرنے کا اختیار سیکرٹری یوسی کے پاس ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیس سال عمر کے بعد اکیس سال عمر سے اوپر تک برتھ سرٹیفکیٹ جاری کروانے کے لئے سائل کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر II سے درخواست اے سی کو مارک کروانا پڑتی ہے، اے سی متعلقہ تحصیلدار، تحصیلدار اپنے ماتحت قانونگو اور پٹواری کو رپورٹ کرنے کے لئے درخواست مارک کرتا ہے پھر اسی طرح پٹواری سے قانونگو، قانونگو سے تحصیلدار، تحصیلدار سے اے سی رپورٹ پر دستخط کر کے متعلقہ ڈی او ایچ کو اپنی سفارشات برائے برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے اور ڈی او ایچ متعلقہ پھر اپنے ای ڈی او ہیلتھ کو ارسال کرتا ہے اور ای ڈی او ہیلتھ دوبارہ سیکرٹری یونین کونسل کو یہ تمام process ارسال کرتا ہے

پھر جا کر سیکرٹری یونین کونسل برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے، اتنا process سائلین کے لئے پریشانی کا باعث ہے؟

(ج) کیا حکومت اکیس سال اور اس کے اوپر تک کا برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار بھی سیکرٹری یونین کونسل کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے وہ کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے بلکہ سیکرٹری یونین کونسل صرف ساٹھ دن تک بچوں کی پیدائش کا اندراج کر سکتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ پیدائش اندراج ماڈل بائی لاز کے تحت ہر چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل، بفراہمی اختیارات زیر دفعہ، پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 شیڈول ہفتم زیر دفعہ (M)(1)72 اور (1)(2)72 اور بطور چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی شیڈول نہم زیر دفعہ (f)(2)81 اور (x)(2)81 کے تحت پیدائش/اموات کے بائی لاز منظور کر کے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کئے جاتے ہیں۔ پیدائش کے اندراج کا شیڈول درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نوعیت	مدت	ذمہ داری	درکار وقت
1	نارمل اندراج	60 یوم	سیکرٹری یونین کونسل/اہل کار میونسپل کمیٹی	3 یوم
2	لیٹ اندراج	61 یوم تا 7 سال	چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر/میونسپل کمیٹی	7 یوم
3	بعد از میعاد اندراج	7 سال سے زائد	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپر انٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال برائے تعین عمر	20 یوم

(ج) اکیس سال اور اس سے زائد عمر تک کے برتھ سرٹیفکیٹ کا اختیار سیکرٹری یونین کونسل کو دینے کا کوئی ارادہ نہ ہے کیونکہ یہ لیٹ اندراج کے زمرے میں آتا ہے اور سات سال سے زائد عمر کا اندراج کم عمری کے جرائم (Juvenile Justice) کی کیٹیگری پر آتا ہے اس لئے اس کی منظوری لینا ضروری ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹی ایم اے کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5994: سردار محمد جمال خان لغاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں صفائی کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹی ایم اے کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈوار کام کر رہے ہیں، ان کی تفصیل یونین کونسل وار بتائیں؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس شہر میں تعینات عملہ صفائی افسران اور وی آئی پی کے گھروں پر کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے شہر بھر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس بابت اس شہر میں تعینات عملہ صفائی اور ان کے افسران کی ڈیوٹی کے متعلق تحقیقات کروانے اور اس شہر کی مناسب طریقہ کے تحت صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں صفائی کے عملہ (ٹی ایم اے) کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عملہ صفائی دن رات ڈیرہ غازی خان شہر کی صفائی کے لئے کوشاں ہے ہر ملازم اپنی اپنی ڈیوٹی کر رہا ہے۔ تفصیل عملہ وجائے تعیناتی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) افسران و عملہ صفائی اپنی اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ شہر ڈیرہ غازی خان میں صفائی کی بہتری کے لئے مزید اقدامات کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ صفائی کو اور بہتر کیا جارہا ہے۔

ہری پور سے سندھے خان سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*6147: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 میں ہری پور سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر 59 ایس پی تک پکی سڑک بنا دی گئی جبکہ چک 59 ایس پی سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک ویسے ہی چھوڑ دی گئی ہے؟

(ج) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک 59 ایس پی سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر SP/59 تک پکی سڑک بنادی گئی ہے لیکن چک نمبر SP/59 سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک سڑک منظور نہ ہوئی ہے۔

(ج) چک نمبر SP/59 سے سندھے خان روڈ تک سولنگ لگا ہوا ہے، لوگ یہی راستہ آنے جانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پکی سڑک بنانے کے لئے فنڈز درکار ہیں۔

سچا سودا تا ننکانہ صاحب سڑک کی تعمیر ومرمت کا مسئلہ

***6479: جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سچا سودا تا ننکانہ صاحب بائی پاس روڈ کو پہلی بار کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سچا سودا بائی پاس جی ٹی روڈ مانا والہ تک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے سکھ یاتریوں کو سچا سودا سے ننکانہ صاحب آنے جانے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر ومرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سچا سودا تا ننکانہ صاحب کو پہلی بار 07-2006 میں تعمیر کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس میں گھڑے پڑے ہوئے ہیں۔یہ بھی درست ہے کہ سکھ یاتریوں کو مذکورہ سڑکوں پر سے گزرتے ہوئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔چونکہ یہ سڑک صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے صوبائی معیار کے مطابق تعمیر نہیں کی جا سکتی۔

(ج) اگر حکومت اس سڑک کی تعمیر یا مرمت کے لئے فنڈز مہیا کر دیتی ہے تو اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام کروا دیا جائے گا۔

سانگلہ ہل سکھیکی روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار سے متعلقہ تفصیلات

*6482: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل سکھیکی روڈ اور بائی پاس ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک اور بائی پاس کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کو حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے پنڈوریاں انٹر چینج ایم 3 سے شاہ کوٹ تک سڑک دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے تاہم محکمہ پراونشل ہائی وے نے مئی 2015 میں پیچ ورک کر کے سڑک کی حالت بہتر کی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کی اس سلسلہ میں کوئی سکیم نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کی اس سلسلہ میں کوئی سکیم نہ ہے۔

راجن پور: حاجی پور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*6775: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حاجی پور ضلع راجن پور میں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

(ب) کیامذکورہ یونین کونسل میں این جی او کی جانب سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں اور کام کر رہے ہیں اگر ہیں تو تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل کے رہائشیوں کو میٹھا پانی / واٹر فلٹریشن پلانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) حاجی پور میں NGOs (سنگی فاؤنڈیشن) نے 21-08-2015 کو ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جو کہ اس وقت کام کر رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب یونین کونسل حاجی پور ضلع راجن پور کے مکینوں کو میٹھا پانی فراہم کرنے کے لئے مزید فلٹریشن پلانٹ جلد از جلد لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جوڑے پل سے ہربنس پورہ لاہور تک ڈبل روڈ سے متعلقہ تفصیلات

772: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڑے پل سے ہربنس پورہ لاہور تک ڈبل روڈ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے لئے رقم بھی مختص ہو چکی ہے مگر موقعہ پر کام نہیں شروع ہوا؟

(ب) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ایسا کوئی منصوبہ نہ بنایا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

چک نمبر 60 ایس پی میں قبرستان سے متعلقہ تفصیلات

774: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی-229 پاکپتن میں چک 60 ایس پی میں قبرستان موجود ہے؟

(ب) مذکورہ قبرستان کتنے رقبے پر محیط ہے اور کیا وہاں پر چار دیواری اور جنازگاہ بنی ہوئی ہے؟

(ج) اگر چار دیواری اور جنازگاہ نہیں بنی ہوئی تو کیا حکومت موجودہ مالی سال میں اس کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) چک نمبر 60 ایس پی میں قبرستان موجود ہے۔

(ب) فیلڈ سٹاف کی رپورٹ کے مطابق قبرستان کا رقبہ 41 کنال ہے جس میں جنازگاہ 25x100 فٹ پر محیط ہے اور قبرستان کی چار دیواری بنی ہوئی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں موجود ہے۔

لاہور: عمر کالونی اور فضل کالونی کی سڑکوں کی تعمیر کا مسئلہ

803: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی-149 کی سڑکیں پختہ نہ ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) حکومت نے ان کالونیوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم کس کس سڑک پر خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت ان کالونیوں کی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔یونین کونسل نمبر84،پی پی۔149 کا علاقہ تشبیبی ودریائی ہے جس میں عمر کالونی اور فضل کالونی کی کچھ سڑکیں پختہ ہو چکی ہیں۔فنڈز کی دستیابی پر باقی سڑکات کی تعمیر و مرمت کروائی جائیں گی۔

(ب) 14۔2013 میں ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور نے باباتاج، ملک سٹریٹ اور عمر کالونی بند روڈ، لاہور جس کا تخمینہ لاگت مبلغ۔/9,58,000 تھا تعمیر کروائی جبکہ 15۔2014 میں کوئی سکیم موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ یہ علاقہ تشبیبی ودریائی ہے۔فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑکیں تعمیر و مرمت کروائی جاسکیں گی۔

جہلم: تحصیل پنڈدادنخان میں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

861: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1992 میں یونین کونسل نمبر48 دولت پور تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے علاقہ پنڈی بکھ تاپنن وال تک پانچ کلو میٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ تاپنن وال روڈ سیلاب کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کے مکمل ٹوٹ جانے سے رہاشیوں کو اور کاشتکاروں کو اپنی اجناس پنن وال منڈی تک لے جانے کے لئے دوسرا راستہ جو دس کلو میٹر کا بنتا ہے وہ اختیار کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈز کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ ککڑ منڈی اور پنڈی بکھ کے رہاشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال سڑک لمبائی 1.40 کلو میٹر حصہ بنائی گئی تھی اور یہ درست ہے کہ پنڈی بکھ تاپنن سڑک کی کل لمبائی 4.40 کلو میٹر بنتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ کہ 1992 کے سیلاب اور بعد میں آنے والے سالوں میں بارشوں کی وجہ سے یہ سڑک اس وقت خراب حالت میں ہے۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو 9 کلو میٹر بنتا ہے اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(د) ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر کا بقیہ حصہ اور مرمت برائے لمبائی 3.40 کلو میٹر کا تخمینہ لاگت 14.124 ملین بنا کر مورخہ 13-01-23 کو ڈی سی او جہلم کو منظوری کے لئے اور فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا تھا ابھی تک کوئی فنڈ نہیں ملے ہیں جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز جاری ہوں گے اس سڑک کے ٹینڈر حسب ضابطہ اخباروں میں نوٹس بھیجنے کے بعد کام الاٹ کر کے موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیل

903: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال نے گزشتہ دو سالوں کے دوران شہر کی کتنی سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور پیچ ورک کیا گیا اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت میونسپل کمیٹی کمیر کی بلڈنگ و دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال کی طرف سے کمیر میونسپل کمیٹی میں سڑکات کی تعمیر اور پیچ ورک کا کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔ چونکہ کمیر میونسپل کمیٹی ساہیوال سے تقریباً تیس کلو میٹر جنوب میں واقع ہے کبھی کسی عوامی نمائندے یا لوکل رہائشی کی طرف سے پیچ ورک کروانے کے متعلق کبھی کوئی استدعا ٹی ایم اے کو موصول نہ ہوئی ہے۔ جہاں تک نئی سڑکات کی تعمیر کا تعلق ہے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اپنے محدود بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ترقیاتی کام کرواتی ہے۔ ٹی ایم اے ساہیوال میں کمیر کے بارے کوئی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی مکیر کی موجودہ بلڈنگ و دفاتر خستہ حالی کا شکار ہیں اب جبکہ میونسپل کمیٹی مکیر کو آئندہ بلدیاتی نظام میں میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا ہے۔ چونکہ ٹی ایم اے کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں گورنمنٹ آف پنجاب کو مکیر کمیٹی کی بلڈنگ و دفاتر کے لئے 50 لاکھ کی ڈیمانڈ بذریعہ چٹھی نمبری TMO/SWL/1239 مورخہ 21-06-2016 بھیجی ہے کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی منظوری ہونے پر بمطابق مرمت و تعمیر بلڈنگ و دفاتر بنائے جا سکتے ہیں۔

جوڈیشل کمپلیکس ڈسکہ کے لئے دورویہ سڑک کی تعمیر

915: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

جوڈیشل کمپلیکس ڈسکہ جو کہ ڈسکہ میں نہر کے کنارے واقع ہے وہاں پر دورویہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام ہے اگر نہیں تو کب تک ڈبل روڈ تعمیر کی جا سکے گی تاکہ عوام کے مسائل حل ہو سکیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

فی الحال دورویہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام نہ ہے جب پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات اور فنڈز ملیں گے تو دورویہ سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔

تھانہ بمبانوالہ میں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

916: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-130 ڈسکہ میں تھانہ بمبانوالہ سے ایک سڑک نہر کی مشرقی پٹڑی پر کہیں کہیں بنی ہوئی ہے اور کہیں کہیں کچی پٹڑی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام آئندہ 2015-16 کے اے ڈی پی میں شامل ہے اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سڑک آئندہ پروگرام 16-2015 کے ADP میں شامل کرنے کا پروگرام حکومت پنجاب کے اختیار میں ہے۔ اگر حکومت فنڈز مہیا کرے گی تو سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔

حلقہ پی پی-144 میں سالڈ ویسٹ کے کنٹینرز سے متعلقہ تفصیلات

923: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-144 لاہور میں سالڈ ویسٹ کے لئے مختلف جگہوں پر کنٹینرز رکھے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کنٹینرز ویسٹ انکلوژ میں رکھے جا رہے ہیں، تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔ پی پی-144 میں مختلف مقامات پر 470 کنٹینرز رکھے گئے ہیں جنہیں وقت پر خالی کیا جاتا ہے۔ ان کنٹینرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

کنٹینرز کی تعداد	یونین کونسل
58	18
57	32
53	33
46	34
40	35
73	36
69	37
74	38
کل تعداد	470

(ب) پی پی-144 میں کوئی ویسٹ انکلوژر نہیں ہے، یہاں پر چھوٹے کنٹینرز رکھے گئے ہیں جو کہ دن میں تین بار خالی کئے جاتے ہیں جو کہ بالکل بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث نہیں بنتے۔

مزید یہ کہ ان کنٹینرز کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے اور انہیں باقاعدگی سے دھویا بھی جاتا ہے اور disinfect بھی کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل 25-اپریل 2017 کے سوالات کی فہرست سے جناب سپیکر نے کچھ سوالات pending کئے تھے جن میں پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2503 ہے۔ میرا یہ سوال آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تفصیل دینی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس سوال کے جواب کے لئے تھوڑا وقت چاہئے۔ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر لیا جائے۔ میں نے اس کا کافی جواب کل منگوایا ہے لیکن مکمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیں کیونکہ اس کا تفصیلی جواب آنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلا اجلاس تو بجٹ اجلاس ہو گا۔ آپ اسے اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیں لیکن اس میں جو ایک دو دن آئیں گے تو اس میں اس سوال کو take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے انشاء اللہ ایک دو دن میں جواب لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جناب سپیکر نے کل پارلیمانی سیکرٹری چودھری زاہد اکرم کے ذمہ لگایا تھا کہ یہ آج جناح آبادی سکیم کے حوالے سے سوال کا جواب ایوان میں دیں گے۔ انہوں نے کل بڑی محنت کی اور ڈیپارٹمنٹ کو بلایا لیکن انہیں مکمل تفصیلات اور ڈاکومنٹس فراہم نہیں کئے گئے۔ آپ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیں تو انشاء اللہ یہ پی پی-222 اور تحصیل و ضلع ساہیوال میں جتنی بھی جناح آبادیاں ہیں ان کے بارے میں اگلے اجلاس میں یہ آگاہ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے ان کا شکر گزار ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ والوں نے کافی تعاون کیا ہے۔ میں نے جو point out کیا تھا وہ بتانا مقصود ہے کہ عدالت کے حکم کو violate کیا گیا اور انہیں dispossess کیا گیا۔ ایک پرائیویٹ آدمی نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے قبضہ takeover کیا ہے۔ وہ کل ثابت ہو گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے متعلقہ نائب تحصیلدار کو معطل کر دیا ہے۔ وہاں پر جو CA اختر علی involve تھا آج پارلیمانی سیکرٹری نے اس کی ٹرانسفر کے لئے لکھ دیا ہے۔ میں ڈیپارٹمنٹ کا بڑا مشکور ہوں۔ اب انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جمعۃ المبارک کو مکمل جواب دیں گے اس لئے اس سوال کو بھی جمعۃ المبارک تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ مطمئن ہیں تو اس سوال کو dispose of کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ کل action لیں گے اور جمعۃ المبارک کو یہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال کو جمعۃ المبارک تک pending کر دیا جائے کیونکہ کل سپیکر صاحب نے حکم جاری کیا تھا اس کے مطابق work out ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو سمجھا تھا کہ ملک ارشد چار سال میں پہلی دفعہ شاید مطمئن ہو گئے ہیں لیکن ابھی بھی وہ مطمئن نہیں ہوئے۔ جی، ٹھیک ہے اس سوال کو جمعۃ المبارک تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8412 ہے جو کل سے آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ آج پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ خود غائب ہو گئی ہیں۔ وہ خود گم ہو گئی ہیں، انہیں ہی ڈھونڈ لیں جواب کہاں سے آنا ہے؟

خوش آمدید

چائنیز وفد کو گیلری میں خوش آمدید کہا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: It has been brought to my notice that Chinese Parliamentary Delegation headed by Mr Ping Yu, Vice President of the Standing Committee on Sichuan Provincial People Congress China is present at Speaker Box to witness the Assembly session. I, on behalf of the Provincial Assembly of the Punjab welcome the distinguished guests. (Clapping)

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Honourable Speaker on behalf of the Treasury Benches I would like to welcome Mr Ping Yu, Vice President of the Standing Committee on Sichuan Provincial People Congress China and his delegates to the Provincial Assembly of the Punjab and we also appreciate the long lasting friendship through thick and thin which they stood by with Pakistan. We appreciate that we actually are honoured to have them here in our Assembly and as a friend. Thank you. (Clapping)

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! on the behalf of the Opposition Mr Ping Yu welcome to Punjab Assembly and your whole team here we welcome you we thank you for coming here. Pakistan and China have also been friends for a very long time and China support and Pakistan support have always been mutual in the history of both the countries. So I just want to welcome you and if you need any suggestions from the Opposition we are always here and at the same time from the Government but I would particularly say that if you need any suggestions from the Opposition we are always available to you. Thank you very much. (Clapping)

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I, as Parliamentary Leader of the Jamaat-e-Islami Punjab, in this Assembly on behalf of

Jamaat-e-Islami, do welcome this august delegation to Punjab Assembly and I do appreciate the long lasting friendship between Pakistan and China. We rate it as a very beneficial for us, the assistance given by China to Pakistan. Thank you. (Clapping)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8412 ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ابھی تک نہیں آئیں۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کو refer کر دیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی جانب سے seriousness نہیں ہے۔ commitment کے باوجود she did not bother for coming to the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے بات کروں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال ایک دن پہلے pending ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! اس سوال کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ خوراک نے باردانہ تقسیم کرنے کا process پنجاب میں شروع کر دیا ہے۔ مختصراً بات یہ ہے کہ میرے حلقہ میں کنگن پور سنٹر ہے۔ اس سنٹر میں پانچ پٹوار سرکل میں 65 ہزار بوری allocate ہوئی ہے۔ ان میں چار پٹوار سرکل اور شامل ہوئے ہیں اور باردانہ کی limit 65 ہزار ہی ہے۔ وہاں گرداوریوں کے مطابق دو لاکھ بوریاں available ہونی چاہئیں۔ گورنمنٹ نے یہ commitment کی ہوئی ہے کہ کسان سے گندم کا آخری دانہ تک خریدے گی۔ اگر دو لاکھ بوریوں کی ضرورت ہے اور 65 ہزار بوریوں کی allocation ہے تو کیسے یہ commitment پوری ہو گی؟

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ ابھی درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں تو آپ متعلقہ محکمہ کو کہیں کہ وہ میرے ساتھ آج یا کل میٹنگ کریں اور جو سرکل شامل کئے گئے ہیں ان کی مناسبت سے باردانہ بھی مزید بڑھائیں تاکہ ان کے لئے درخواستیں بھی دی جا سکیں اور process بھی وقت پر مکمل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کے بعد سردار وقاص حسن موکل آپ کے پاس آئیں گے منسٹر صاحب سے بات کرنی ہے۔ان کا جو بھی معاملہ ہے اس کو solve کرنا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کی ایوان میں کل رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے request کرنا چاہ رہا تھا کہ میں نے صوبائی اسمبلی پنجاب کے Rules of Procedure کے حوالے سے کچھ ترامیم کافی عرصہ پہلے جمع کرائی تھیں لیکن اس کے بعد کوئی feedback نہیں آیا۔ میں ایک ترمیم کا خصوصاً ذکر کرنا چاہوں گا جو میں سمجھتا ہوں کہ میری ناقص رائے کے مطابق بڑی بے ضرر سی ہے۔ میں نے ترمیم جمع کرائی ہے کہ اسمبلی کی proceeding کے آغاز میں قرآن پاک کی تلاوت اور نعت رسول مقبول پیش کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان کے اندر ترمیم میں ایک تجویز دی تھی کہ National Anthem بھی ہونا چاہئے کیونکہ سینما گھروں میں movies چلنے سے پہلے ترانہ چلتا ہے اور جلسوں میں بھی ترانے چلتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان جس میں ممبرز بیٹھ کر پاکستان کے لئے policies بناتے ہیں تو جذبہ حب الوطنی کو اُجاگر کرنے کے لئے میری request ہوگی کہ میری اس ترمیم کو فی الفور take up کرتے ہوئے رولز کا حصہ بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! آپ کی جتنی بھی ترامیم تھیں وہ سپیشل کمیٹی کو refer ہو چکی ہیں وہ recommendation دے گی تو پھر اس کو انشاءاللہ take up کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کافی ساری ترامیم دی ہوئی ہیں۔ میری ترامیم ہیں لیکن مجھے کسی کمیٹی کا پتا بھی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے نوٹس میں یہ بات نہیں تھی لہٰذا میں سیشن کے بعد اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دوسری میری ایک request ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار جو کہ اگست کے مہینے سے چلی آ رہی تھی، may be حافظ صاحب کو اس تحریک کے بارے میں علم ہو اس کا ابھی تک جواب اسمبلی میں نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! کیا آپ نے وہ تحریک التوائے کار پڑھ دی تھی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جی، وہ تحریک التوائے کار میں نے دو مرتبہ پڑھی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میانوالی میں کئی دکانداروں کو ڈی پی او میانوالی کے حکم پر پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات درج ہو گئے ہیں۔ اس کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے اپنی دکان کے باہر "گو نواز گو" کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے۔ چند دن پہلے سٹیڈیم میں پانچ طلباء جو کہ athletes تھے انہوں نے نعرے لگائے اور ان کو گرفتار کر لیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب پولیس کو اپنی یہ روش ترک کرنی چاہئے۔ اس طرح کا جو واقعہ ہے اس کی میں مذمت بھی کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اسی جرم میں ایف آئی آر کاٹ کر انہیں گرفتار کیا ہے تو فوری طور پر انہیں رہا کریں وگرنہ یہ "گو نواز گو" پورے پنجاب میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میاں صاحب! میں نے آپ کو floor دیا ہے اور آپ نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 4 جناب خرم شہزاد کی ہے جو تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے لہذا اس تحریک استحقاق کا جواب آنا ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "رو عمران رو" کی مسلسل نعرے بازی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پاناما کیس کے فیصلے میں دو ججوں نے وزیراعظم کو مجرم قرار دیا ہے اور باقی تین ججوں نے بھی ان کے حق میں فیصلہ نہیں دیا لہذا آج دھرنا ہو گا۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے بیٹھ گئے اور نعرے بازی کرتے رہے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 279 ڈاکٹر مراد راس کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! (شور وغل)

تونسہ شریف میں زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال اراضی کو واگزار کرانے میں انتظامیہ رکاوٹ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ "گو نواز گو"

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار نہیں پڑھنی، نہیں پڑھنی؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ دیتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 6۔جنوری 2017 کی خبر کے مطابق تونسہ شریف انتظامیہ رکاوٹ، 9400 کنال اراضی کا قبضہ نہ مل سکا۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب حکومت کی جانب سے سات سال پہلے تونسہ شریف کے زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال زرعی اراضی کے جائز قبضہ کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ سابق ڈی سی او ندیم الرحمن رمدے نے عدالت عالیہ میں قبضہ دلانے کی یقین دہانی کے باوجود دفتر میں انصاف کے لئے آنے والے متاثرین زرعی گریجویٹس کو دھمکیاں دے کر نکال دیا لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر "گو نواز گو"

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پوری نہیں پڑھی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب آصف محمود کی ہے۔ یہ تمام تحاریک التوائے کار آپ ہی کی طرف سے ہیں لہٰذا آپ اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 281/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک کا لیڈیز جم، لیاقت پارک اور سپورٹس کمپلیکس کی ملحقہ اراضی پر قبضہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے راولپنڈی میں لیڈیز جم، لیاقت پارک، لئی کنارے اور سپورٹس کمپلیکس سے ملحقہ قیمتی اراضی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ package one کی تعمیراتی کمپنی زیڈ کے بی نے ایک معاہدہ کے تحت لیڈیز پارک استعمال کیا لیکن منصوبہ ختم ہونے کے بعد اس کو اصل شکل میں بحال نہ کیا جس پر کمپنی البیراک نے غیر قانونی قبضہ کر لیا اور پورے شہر کا کوڑا کرکٹ جمع کرنا شروع کر دیا جس سے علاقے میں بدبو، تعفن اور بیماریاں پھیلنے لگیں۔ انتظامیہ نے ویسٹ ٹرانسفر سٹیشن کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی یقین دہانی کرائی لیکن بعد ازاں خاموشی اختیار کر لی جس کی وجہ سے اس میں مزید توسیع ہو گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

(آرڈیننسز جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی laying of Ordinances ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Minister for Law may lay the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and referred to

the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

زیرو آور نوٹس

(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 163 چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے جو کہ move ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس زیرو آور نوٹس کو pending فرما دیں۔ میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے کر عرض کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 27-اپریل 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 27-اپریل 2017
(یوم الخمیس، 29-رجب المرجب 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 4

237

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب برائے سال 15-2014 کی سالانہ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب برائے سال 15-2014 کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

239

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعرات، 27-اپریل 2017

(یوم الخمیس، 29-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾

سورة الأعلى آيات 1 تا 7

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمان سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھرا ے گدائے علم
دروازہ علی سے یہ خیرات جا کے لا

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر جناب شہریار ملک پی پی-23 حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں لہٰذا اُن سے گزارش ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور آیا چور آیا" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اگر آپ کا کوئی ممبر آئے گا تو بے شک کر لیں لیکن اس طرح اچھا نہیں لگتا۔ ایک معزز ممبر اللہ کے فضل و کرم سے ابھی حلف اٹھا رہے ہیں لیکن آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے۔ I am sorry for that and you should be careful

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب شہریار ملک نے
حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: شہریار ملک صاحب! اللہ آپ کو مبارک کرے، آپ کو بہت بہت مبارک ہو اور کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب شہریار ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز پر اعتماد کیا۔ اس سیٹ پر اس سے پہلے میرے تایا ملک ظہور انور اعوان (مرحوم) ایم پی اے تھے۔ ان کی وفات پر سیٹ خالی ہونے کے نتیجے میں قیادت نے مجھ پر جو اعتماد کیا تو میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور بالخصوص اپنے علاقے تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا کے غیور عوام کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جس بھاری اکثریت سے انہوں نے مجھے کامیاب کیا اس کی مثال الحمدللہ کہیں نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری دھرتی تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا پسماندگی کی آخری حد پر کھڑی ہوئی ہے۔اس قدر پسماندگی کے باوجود ہماری یہ دھرتی غازیوں اور شہیدوں کے نام سے مشہور ہے۔آپ کسی بھی قبرستان میں چلے جائیں تو ہر قبرستان میں کسی نہ کسی شہید کی قبر ملے گی اور پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہراتا ہوا نظر آئے گا۔یہ بات سوچنے کی ہے کہ ایک سیٹ جو 2013 کے الیکشن میں ہم آٹھ ہزار ووٹوں کی lead سے جیتے تھے اور آج ضمنی الیکشن میں جب حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے متحد ہو کر ہمارا مقابلہ کیا، وہ مقابلہ میرا مقابلہ نہیں تھا بلکہ وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور میاں محمد نواز شریف کے خلاف مقابلہ تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہماری قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ میاں محمد شہباز شریف کی گڈ گورننس پر اعتماد کیا جس کے نتیجے میں ریکارڈ 21422 ووٹوں کی lead سے الحمدللہ ہماری قیادت ، ہماری پارٹی اور اس پارٹی کے mandate پر میاں محمد شہباز شریف کی گڈ گورننس پر ایک بار پھر عوام نے اعتماد کا اظہار کیا اور اس پر مہر لگا کر ہمیں کامیاب کروایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں مختصراً آپ کی وساطت سے صرف اتنا کہوں گا کہ ہمارا علاقہ انتہائی پسماندہ ہے اور وہاں پر بہت سے علاقے بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ بہت توقعات اور اس امید کے ساتھ ہماری تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا کی عوام نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کیا۔ یہ اعتماد کیا کہ یہی وہ قیادت ہے جو انشاء اللہ ان مسائل سے انہیں نکالے گی۔ان مسائل کے باوجود انہوں نے جو ووٹ دیا اور ہمارے mandate پر جو مہر لگائی وہ صرف اس لئے لگائی کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت پورے پاکستان میں کیا حالات ہیں اور ہمارا ملک کس طرف جا رہا ہے؟ اسی امید پر کہ اس سے پہلے بھی اسی قیادت نے ہمارے ملک کو ہر قسم کے بحرانوں سے نکالا اور آنے والے وقت میں بھی میاں محمد نواز شریف ہی اس ملک کو ہر قسم کے بحرانوں سے انشاء اللہ نکالیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس ایوان میں چونکہ میں نیا آیا ہوں اور پہلی دفعہ منتخب ہوا ہوں تو یہاں پر بیٹھے ہوئے اپنے تمام سینئر colleagues اور آپ کا مکمل تعاون رہے گا اور آپ سب معزز ممبران ہیں مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔(آمین)

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2617 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: سیوریج نظام کی ابتر صورتحال ودیگر تفصیلات

*2617: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں بنیادی سیوریج کا نظام کب ڈالا گیا تھا اس وقت کتنے انچ کا پائپ ڈالا گیا تھا؟

(ب) کیا شہر کی آبادی بڑھنے کے نتیجہ میں سیوریج کا کوئی سائز پلان بنایا گیا تھا اب اس کی کیا صورتحال ہے اور اس ماسٹر پلان کے نتیجہ میں شہر کی کن کن یونین کونسلوں میں از سر نو پائپ بچھائے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آئے روز اندرون شہر کے علاقوں میں زنانہ ہسپتال روڈ / گندی گلی / یونین کونسل نمبر 2 میں دارالکباب کے عقب کا علاقہ مین سرکلر روڈ پر میڈیکل سٹورز کے سامنے سیوریج کا پانی ابل پڑتا ہے اور شہریوں کو شدید اذیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب ہاں میں ہے تو اس کے سدباب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بہاولپور شہر میں ابتدائی سیوریج کا نظام 1981 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مکمل کیا جو شہر کی آبادی کے لئے مخصوص تھا اور میونسپل کمیٹی بہاولپور کے زیر انتظام رہا۔ جو کہ بعد میں ٹی ایم اے سٹی کے انتظامی کنٹرول میں ہے۔ اس منصوبہ کے تحت "12"، "15"، "18"،

21"،24"،27"تا54"قطر کا پائپ سر کلر روڈ پر بچھایا گیا۔ موجودہ صورتحال میں یہ نظام اپنی مدت پوری کر چکا ہے اور اندرون شہر و دیگر آبادیوں کا بوجھ بمشکل برداشت کرتا ہے۔

(ب) بہاولپور شہر کے مضافات میں بڑھتی ہوئی آبادی کے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹی ایم اے سٹی بہاولپور نے پراجیکٹ برائے جنوبی پنجاب بنیادی سہولیات برائے شہری آبادی Southern Punjab Basic Urban Services Project کے تحت شہر کی اضافی آبادیوں میں سیوریج کا نظام بنایا تھا۔ جو کہ ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے کنٹرول میں ہے اس کی تفصیل ٹی ایم اے سٹی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے سیوریج کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب نے منصوبہ برائے تعمیر و سیوریج بحالی ترتیب دیا ہے جس میں موجودہ مالی سال میں عملدرآمد ہو گا۔

(د) ہاں! اس کے سد باب کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے اقدامات ترتیب دیئے گئے ہیں اس سے نکاسی آب کا مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز(الف) کے حوالے سے محکمہ نے جواب دیا ہے کہ شہر کا یہ ابتدائی سیوریج کا نظام 1981 میں بچھایا گیا تھا۔ محکمہ نے اس کی تھوڑی سی اجمالی سی تفصیل بھی دی ہے اور ساتھ یہ بھی admit کیا ہے کہ اندرون شہر و دیگر آبادیوں کا بوجھ بمشکل برداشت کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ محکمہ نے اسی طرح جواب دینا ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شہر کے اندر بھی اور periphery میں بھی، شہر بڑھ بھی گیا ہے اور المیہ یہ ہے کہ جتنے بھی کام ہوتے ہیں وہ پیچ ورک کے ذریعے سے ہوتے ہیں اور long-term کوئی بھی نہیں سوچتا کہ اس حوالے سے کوئی long-term منصوبہ بنے۔ ابھی بھی صبح جب میں اسمبلی میں آ رہا تھا تو بہاولپور کی ایک آبادی رحمت کالونی سے ہمارے ایک بہت اچھے کارکن سلیم نے مجھے فون کیا کہ ہمارے گھروں میں سیوریج کا پانی داخل ہونا چاہتا ہے۔ یہ شہر کے درمیان میں آبادی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کیا اقدامات محکمہ نے تجویز کئے ہیں کہ اس مشکل سے ہماری 50/40 سالوں کے لئے جان چھوٹ جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بہاولپور شہر ہمارے south کا سب سے famous اور پرانے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے جس چیز کی نشاندہی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بالکل صحیح عکاسی کی ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ پچھلی حکومتیں یا کوئی بھی حکومت آتی ہے تو وہ کام نہیں کرتی۔ تمام حکومتیں اچھا کام کرنے کے لئے کوشش کرتی ہیں اور اس وقت پاکستان ہماری مسلم لیگ (ن) کی حکومت بنی ہے تو ہم لوگ بھی اچھا کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ محکمہ اس پر کام نہیں کرتا تو محکمہ بھی اپنی طرف سے ایسا کام کرتا ہے کہ جس کے اندر کل کو اسے کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے کیونکہ محکمہ کو ہی کل کو بعد میں جواب دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے کہ 1981 کے اندر سب سے پہلے اس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کام شروع کیا اور مکمل کیا۔ اس وقت جو پائپ ڈالے گئے تھے وہ 27 انچ کے تھے، 24 انچ کے تھے، 21 انچ کے تھے، 18 انچ کے تھے، 15 انچ کے تھے، 12 انچ کے تھے اور 54 انچ تک کے پائپ ڈالے گئے۔ ہر پائپ کی ایک عمر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر بات کر رہے ہیں 15 سے 20 سال کے لئے اس سے زیادہ پائپ کی age نہیں ہوتی ہے اس طرح اُن پائپوں نے اپنی عمر پوری کر لی ہے۔ میں فنڈز کی بھی تفصیل دے دیتا ہوں۔ 14-2013 کو 50 ملین روپے release کئے گئے تھے جس میں سے 40 ملین روپے کا کام کیا گیا، 15-2014 کے اندر 52 ملین روپے دیئے گئے 51 ملین روپے کا کام کیا گیا، 16-2015 کے اندر 15 ملین روپے دیئے گئے اور پھر 17-2016 کے اندر 20 ملین روپے دیئے گئے ہیں اُس کا بھی کام ہوا ہے۔ ٹوٹل 137 ملین کے قریب فنڈز release کئے گئے ہیں اور تقریباً 126 ملین کے نزدیک خرچ ہو چکے ہیں لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ اس سے بہاولپور کے تمام معاملات حل ہو گئے ہیں وہاں پر ابھی بھی ضرورت ہے۔ ہم جو پائپ تبدیل کر سکتے ہیں وہ کئے ہیں۔ ہم نے 36 انچ کے 3449 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 30 انچ کے 1345 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 24 انچ کے 1564 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 21 انچ کے 260 فٹ پائپ تبدیل کئے، 15 انچ کے 4440 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 12 انچ کے 64365 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 9 انچ کے 5550 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں اور ہم ٹوٹل 80993 فٹ پائپ تبدیل کر چکے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں ہے اس کے لئے بڑا وقت چاہئے ہوتا ہے اتنا کام اب تک نہیں ہو سکا جو ہم نے پچھلے دو تین سال میں کر دیا ہے اور اس سکیم کے اندر ہمیں اور پیسے لگانے کی ابھی

بھی ضرورت ہے۔ جو سکیمیں رہ گئی ہیں specially Southern Punjab اور پورے پنجاب کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے ہمیں اس دفعہ خاص بجٹ دیا اُن کی مہربانی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب برا نہ منائیں تو میرے چیمبر کے اندر تشریف لے آئیں میں ان کو اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ تشریف لے آئیں گے لیکن آپ آئندہ ایسی بات سے اجتناب کیا کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر صاحب میرے چیمبر میں آجائیں تو زیادہ وقت بچ جائے گا اور اُن کو میں تفصیل بتا کر satisfied کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کے کام میں بہت بہتری آ رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ساری باتیں سامنے رکھی ہیں یقیناً محکمے نے جو کچھ بتایا ہے وہ کام بھی کیا ہوگا میں اس کو چیک بھی کروں گا۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے مسائل تو بڑے گھمبیر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب اگر یہ کر لیں جس طرح انہوں نے یہ بات سامنے رکھی ہے کہ فنڈز تو available ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ suggest کروں گا کہ کارپوریشن کے جو concerned officers اس کو deal کرتے ہیں اور PHE کے افسران کو بھی بلا لیا جائے میں بھی منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہوں اگلے ہفتے میں بھی اجلاس چل رہا ہے تو اس میٹنگ کو بدھ یا جمعرات والے دن رکھ لیں تاکہ ہم بیٹھ کر سارے پراجیکٹ کو evaluate کرتے ہیں کہ کوئی قابل عمل شکل بن سکے اور 17/18۔ مئی کو ہم وہاں پر کام کر سکیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ان کی ساری بات ٹھیک ہے لیکن ان کو میرے پاس چیمبر میں آنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تو پہلے والے سوال پر ضمنی سوال باقی تھا۔

جناب سپیکر: جب آپ کی بات منسٹر صاحب سے ہو گئی ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ کر اُس کو حل کر لیں اب اس کو چھوڑ کر اگلے سوال پر آجائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلے سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5070 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*5070: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال 10-2009 میں ضلع بہاولنگر اور تحصیل فورٹ عباس میں واٹر سپلائی سکیمیں بنانے کی منظوری دی اور 40 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی تھی؟

(ب) ان سکیموں پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سکیم وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ واٹر سپلائی سکیموں کے ٹینڈر کون کون سے اخبارات میں کون کون سی تاریخوں میں شائع ہوئے؟

(د) ان واٹر سپلائی سکیموں کے ٹھیکے کتنی Bid پر کس کس ٹھیکیدار کو دیئے گئے تھے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان واٹر سپلائی سکیموں کے ٹھیکے بغیر اشتہار اور زائد قیمت پر دے کر حکومتی خزانہ کو پانچ کروڑ روپے سے زائد کا نقصان پہنچایا گیا تھا؟

(و) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع بہاولنگر میں مالی سال 10-2009 میں حکومت پنجاب کی طرف سے منظور کی گئی سکیمیں درج ذیل ہیں۔

1. واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس 182.845 ملین کی منظوری 10-2009 میں ہوئی۔
2. واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر 206.297 ملین، کل تخمینہ لاگت 389.142 ملین۔

(تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس 158.427 ملین 2013-06-30 تک اخراجات ہوئے۔
واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر 206.293 ملین 2014-06-30 تک اخراجات ہوئے۔
ٹوٹل=364.808 ملین تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ 2009-11-23
روزنامہ "The Nation" لاہور مورخہ 2009-11-23

(د) اربن واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس گروپ نمبر I محمد اسلم رحمانی گورنمنٹ کنٹریکٹر کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس گروپ نمبر II الشان کنسٹرکشن کمپنی کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر گروپ نمبر I عبدالرؤف گورنمنٹ کنٹریکٹر کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر گروپ نمبر II اسلام کنسٹرکشن کمپنی کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔

(ہ) درست نہ ہے، بلکہ ان سکیموں کے ٹھیکوں کے لئے اشتہار اخبار میں دیئے گئے تھے اور حکومت کی مقررہ حدود سے زائد پر الاٹ نہ کئے گئے ہیں بلکہ مقررہ حدود کے اندر آلاٹ کئے گئے ہیں لہٰذا حکومتی خزانہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

(و) جواب اثبات میں نہ ہے لہٰذا متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں اس حوالے سے چار پانچ سکیموں کا ذکر کیا گیا ہے اس کے اخراجات بھی لکھے ہوئے ہیں کہ اتنے اتنے اخراجات ہوئے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پوری تفصیل پڑھ کر بتا دیتا ہوں معزز ممبر سن لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر آپ سے سوال پوچھیں گے آپ اُس کا جواب دیں دوسرے معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب بتا دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کی روشنی میں بات ہو گی کہ کون کون سی سکیم کتنے اخراجات کے باوجود بھی operative نہیں ہے یہ معلوم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! دوسروں کے سوال رہ جائیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پوری picture دیتا ہوں تاکہ سارے معزز ممبران کو بھی پتا چلے کہ محکمے میں ہو کیا رہا ہے

جناب سپیکر: جی، آپ بتا دیں کیا کہنا چاہتے ہیں جو معزز ممبر پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا تھا اس کے اندر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بہاولنگر کے اندر مالی سال 10-2009 میں حکومت پنجاب کی طرف سے جو سکیمیں درج ذیل ہیں میں وہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس کے لئے 182.845 ملین کی منظوری ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو لکھا ہوا ہے اس میں آپ کو پڑھنے کی کیا بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس کے اندر ساری چیزیں بتا رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر سوال کریں گے آپ اُس کا جواب دے دیں اور بات ختم کریں اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں تفصیل بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ جو چار سکیمیں ہیں اس وقت ان کی کیا کنڈیشن ہے، operative ہیں اور پانی کی سپلائی ہو رہی ہے میں اس کے حوالے سے جاننا چاہوں گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! operative ہیں اور پانی کی سپلائی ہو رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اصل میں ایک چیز واضح کرنا چاہ رہا تھا آپ نے مجھے نہیں کرنے دیا میں short cut کر کے آپ کو واضح کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ سکیمیں ٹی ایم اے کو handover کر دی گئی ہیں۔ ہمارا کام ہوتا ہے سکیم کو بنانا اُس کے بعد ٹی ایم اے کو handover کر دیتے ہیں اس ٹائم یہ تمام سکیمیں چل رہی ہیں۔ اصل میں اس کے اندر وجوہات یہ ہیں کہ فورٹ عباس میں ایک فیملی ہے جو سارے ٹھیکیدار ہیں اور سارے آپس میں رشتہ دار ہیں اُن میں دو تین سگے بھائی ہیں وہ ٹھیکیداری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ منسٹر صاحب کی بات سنیں آپ سب کے کام کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر اس قسم کے سوال اور معزز ممبر ڈاکٹر صاحب بہت ہی قابل احترام ہیں اور ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ہر اُس چیز کو point out کرتے ہیں جو غلط ہوتی ہے اور ایسا ہونا چاہئے اس کو بھی یہ ضرور لیں کہ ایک بھائی کام لے لیتا ہے تو دوسرا بھائی اُس کے اوپر درخواستیں دے دیتا ہے۔ میرے پاس اس کی تفصیل بھی ہے جن جن کو وہ کام الاٹ ہوئے ہیں ایک دوسرے کے اوپر درخواست دے دیتے ہیں کہ کام ٹھیک نہیں ہوا، دونوں سگے بھائی ہوتے ہیں، دونوں رشتہ دار ہیں بعد میں صلح صفائی ہوتی ہے صرف waste of time ہو رہا ہوتا ہے میں اس کے لئے کہہ رہا تھا کہ میں پورا پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں آپ کو quality اور quantity پر کسی صورت compromise نہیں کرنا چاہئے اگر وہ معیار پر پورا اتر رہے ہیں تو جو بھی معیار پر پورا اُترتا ہے اُس کے کام کو جاری رہنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ معیار پر پورے اُترے ہوئے ہیں اور وہاں پر کام چل رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو چار سکیمیں ہیں اُن کے بارے میں categorically بتادیں کہ یہ operative ہیں، فنکشنل ہیں اور سو فیصد فنکشنل ہیں، 90 فیصد فنکشنل ہیں، 80 فیصد فنکشنل ہیں۔ گزارش ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایوان کے اندر جو معاملات آتے ہیں یہ جو بہت ساری سکیمیں بنتی ہیں اُس کی sustainability کا کوئی inbuilt mechanism نہیں بناتے اور اُس کے نتیجے کے اندر سکیمیں operative نہیں ہوتی جس طرح کل لوکل گورنمنٹ کے سوالات تھے آپ اُس وقت تشریف فرمانہ تھے اس کے اوپر بڑی debate ہوئی کہ بہاولپور شہر کے اندر لاکھوں کے خرچے سے واٹر سپلائی سکیم بنی 56 ٹربائنیں لگیں اور ٹرانسفارمر لگے اب وہ ٹرانسفارمر چوری ہوگئے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو چلانے کا کوئی میکانزم اُس وقت نہیں رکھا گیا اور ٹی ایم اے کہتا ہے کہ ہمارے پاس وسائل نہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ ٹی ایم اے بہاولپور کے پاس تو چائے پلانے کے پیسے نہیں ہیں، میئر صاحب اپنی جیب سے چائے پلاتے ہیں تو وہ کیسے یہ سارے کام کر سکتے ہیں جو اُس کی sustainability کے لئے measures ہوتے ہیں وہ نہیں لئے جاتے اس لئے میں یہ پوچھ رہا تھا کہ یہ بتائیں چاروں سکیمیں کتنے فیصد operative ہیں سو فیصد ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ دونوں صاحبان تھوڑی سی میری بات مان لیں آپ کا آپس میں ٹائم طے ہوگیا ہے یہ دونوں چیزیں آپ discuss کر لیں تاکہ دوسروں کا وقت بچ سکے کیونکہ جن کے آگے سوالات ہیں وہ پریشان ہوں گے آپ کا آپس میں بیٹھ کر یہ مسئلہ حل ہو جانا ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5162 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں میٹرو بس
کے پل کے گارڈر سے ہونے والے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

*5162: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میٹرو بس کے پل کی تعمیر میں استعمال ہونے والے کنکریٹ کے گارڈر تیار کرنے کے لئے وحدت کالونی لاہور کی گراؤنڈز استعمال کی گئیں؟

(ب) کنکریٹ کے مذکورہ ایک گارڈر کا وزن اور لمبائی بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وزنی گارڈرز کی ٹرانسپورٹیشن نے کالونی کی سڑکیں ادھیڑ کر رکھ دی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر نو کی بجائے صرف پیچ ورک کیا گیا ہے؟

(ہ) میٹرو پل کی تعمیر کے بعد مذکورہ کالونی کی سڑکوں کی تعمیر نو ٹھیکیدار یا حکومت کی ذمہ داری تھی؟

(و) حکومت مذکورہ سڑکوں اور فٹ پاتھ کی تعمیر نو کب تک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وحدت کالونی کی ایک گراؤنڈ کو مختصر مدت کے لئے استعمال کیا گیا۔

(ب) کنکریٹ کے ایک گارڈر کی لمبائی 30 میٹر اور وزن تقریباً 40 ٹن تھا۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) وحدت کالونی کی سڑکوں کو میٹرو بس کے گارڈر کی آمد و رفت کے لئے استعمال نہ کیا گیا۔

(و) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل آپ موجود نہیں تھے تو چیئر کی طرف سے ایک reservation آئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ ملک ارشد چار سالوں میں مطمئن نہیں ہوا۔ میں آج اس جواب سے مطمئن ہوں اسے نوٹ کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5622 ہے---

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال شروع ہونے سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ خدیجہ عمر کے دو سوال ہیں اور میں ان دونوں کے جواب سے خود satisfy نہیں ہوں لہٰذا آپ اس سوال کو pending فرمادیں۔ میں نے ایکسیئن کو بلایا ہوا ہے وہ آکر مجھے اس کی تفصیل دے گا لہٰذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر کے دونوں سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا اس کا کل جواب مل سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کل اس کا جواب آجائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! کل اس سوال کا جواب نہیں آسکتا اس کو آئندہ اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں کیونکہ یہ sensitive سوال ہے اس لئے میں خود اس کو proper inquire کر رہا ہوں اور اس سوال کا proper جواب بھی دوں گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ ٹائم مانگ رہے ہیں اور یہ آپ کے فائدے میں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کس کو پتا ہے کہ اگلا اجلاس ہونا ہے یا نہیں اس لئے یہ ابھی ہی بتا دیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا ایسے نہ کہا کریں۔ اگلا سوال نمبر 8586 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آگئیں تو سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8376 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صاف پانی کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*8376: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صاف پانی کمپنی کب قائم کی گئی تھی اس کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اس کی تقسیم کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب اس کی تقسیم ختم کر دی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس کا سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کا کل بجٹ کتنا تھا ان سالوں کے دوران کتنا خرچ ہوا ہے کتنا بقایا ہے؟

(د) اس کی تقسیم ختم کرنے کے بعد اور پہلے، اس کا بجٹ کتنا کتنا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی 2014-03-10 کو قائم کی گئی، 2016-09-10 کو اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے پنجاب صاف پانی کمپنی ساؤتھ اور پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ بنا دی گئی۔ اس کا مقصد کام کی رفتار کو تیز کرنا تھا۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی کی تقسیم ختم نہیں کی گئی ہے۔

(ج) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس کی تقسیم ختم نہیں کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب کے چیمبر میں بات ہو گئی ہے میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں اس لئے میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن جی 1 میں پرائیویٹ سکول کے لئے مختص کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8422: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے G-1 بلاک میں سستے سکول کے لئے سرکاری اراضی دی گئی اگر ہاں تو کتنی اراضی کس کو کس قیمت پر دی یا بیچی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اراضی کو رہائشی مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جارہا ہے ایسا کیوں اور کس قانون کے تحت کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اراضی جہاں اس وقت جوہر پبلک سکول ہونا چاہئے تھا کے کچھ حصہ پر اب LGS سکول ہے جو ایک منافع کمانے والا ادارہ ہے کیا اس سے اس مقصد کی نفی نہیں ہو جاتی جس مقصد کے لئے یہ اراضی دی گئی تھی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ اراضی واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس غاصبانہ قبضے کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایجوکیشن سائٹ واقع پلاٹ نمبر 534 بلاک G/1 جوہر ٹاؤن سکیم (رقبہ تعدادی 7884.5 مربع میٹر) مسمی چودھری امیر حسین کو 96 ہزار روپے فی کنال کی قیمت کے عوض الاٹمنٹ لیٹر نمبر AD-II/7124 کے تحت مورخہ 14.06.1990 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور شدہ سمری مورخہ 06.06.1990 کے تحت الاٹ کیا گیا۔

(ب) متعلقہ ایجوکیشن سائٹ پر موجود سکول پرنسل کے لئے تعمیر کی گئی رہائش وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور شدہ سمری مورخہ 26.09.1992 کے تحت ہے۔

(ج) الاٹمنٹ کے مقصد کی خلاف ورزی کے حوالے سے کارروائی کرتے ہوئے چٹھی نمبر DEM/LDA/6159 مورخہ 24.12.2012 کے تحت متعلقہ ایجوکیشن سائٹ کی الاٹمنٹ بنام چودھری امیر حسین خارج کر دی گئی۔ مذکورہ cancellation آرڈر کے خلاف چودھری امیر حسین نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی۔ مذکورہ رٹ کے نتیجے میں جناب جسٹس محمد خالد محمود خان کی عدالت نے مورخہ 15.01.2013 کو مندرجہ بالا cancellation آرڈر کو set aside کر دیا لہٰذا ابھی پلاٹ مذکورہ پر کیس زیر کارروائی ہے

اس لئے موقع کا قبضہ حاصل کرنے کی کارروائی کیس کے فیصلے اور قانون کے مطابق یقیناً کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 1992 میں وزیراعلیٰ کے آرڈر پر گھر بنانے کی اجازت ملی۔ کیا محکمہ 2012 تک سو رہا تھا کہ پبلک سکول کی جگہ پر لاہور گرائمر سکول بنا ہوا ہے، سستی تعلیم کی جگہ مہنگی تعلیم ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارا بتا دیا ہے اور کورٹ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کا تمام لوگوں کو علم ہے۔ میں یہاں پر ہمیشہ حقیقت بتاتا ہوں اور کھل کر بات کرتا ہوں۔ میں تھوڑا سا تقدس رکھتے ہوئے، ایک دوسرے کا احترام رکھتے ہوئے ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب اور اس ڈیپارٹمنٹ نے کسی صورت میں کسی کو معاف نہیں کیا۔ یہ بالکل against the Law جا رہا تھا ہم نے اس کو کینسل کیا، باقاعدہ seal کیا، اس پر بہت بڑا ایکشن لیا، وہاں پولیس گئی اور باقاعدہ full-fledged پولیس گئی۔ وہاں جا کر seal کیا گیا اور ہر چیز کو دوبارہ notify کیا کہ یہ illegal ہے لیکن کچھ قانون اور دستور ہوتے ہیں۔ ہم سے اوپر بھی قابل احترام جج صاحبان ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری پارٹی نے کورٹ میں جا کر set aside کروا کر فیصلے کو کینسل کروا لیا ہے۔ ہم نے وہاں پر وکیلوں کی best team رکھی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے کہ ہمارے حق میں فیصلہ ہوگا لیکن تب تک میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ set aside کرنے کی وجوہات کیا تھیں اور کون سے lawyers ڈیپارٹمنٹ کو represent کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس detail تک تو نہیں گیا لیکن ہماری ایک پوری ٹیم ہوتی ہے۔ اگر یہ ان کے نام پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ fresh question put کر دیں میں نام بتا دوں گا لیکن فاضل جج صاحب جو آرڈر دیں

گے ہم نے وہی obey کرنا ہے۔ وہ ہم سے زیادہ بہتر قانون جانتے ہیں بہر حال ہم نے obey کرنا ہے۔ جزاکم اللہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8437 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8490 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے ان کے بھائی بیمار ہیں انہوں نے خود آکر مجھے بتایا تھا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3515 میاں طارق محمود کا ہے وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8581 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8581: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور جہاں پانی والی ٹینکی و ٹیوب ویل نصب ہے یہ سرکاری اراضی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے اس سرکاری اراضی میں سے تقریباً 15 مرلہ کسی پرائیویٹ قبضہ مافیا کو الاٹ کر دی ہے یہ الاٹمنٹ کس قانون کے تحت کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جگہ کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پانی والی ٹینکی یونین کونسل نمبر 79 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے جس کا رقبہ دو کنال سات مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ اراضی قبضہ مافیا کو آلاٹ کی گئی ہے۔ بلکہ اضافی جگہ پر محکمہ نے 1990 میں تقریباً 4.5 مرلے سائز کے چھ پلاٹ بنائے تھے جس کا رقبہ ایک کنال اور پانچ مرلے پر مشتمل ہے۔ جس کی الاٹمنٹ اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے مستحق لوگوں کو کی تھی۔

(ج) ماسٹر پلان کے مطابق کل رقبہ تین کنال بارہ مرلے تھا جس میں سے تقریباً 4.5 مرلے کے چھ پلاٹس بنائے گئے جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے اب بقایا رقبہ دو کنال سات مرلے ہے جو واسا کے زیر اہتمام ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ یہ سرکاری زمین تھی اور واسا کے زیر استعمال تھی اس زمین کا کچھ حصہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے مستحق لوگوں کو الاٹ کر دیا تھا۔ میں مستحق لوگوں کی definition جاننا چاہوں گی کہ وہ کیا معیار تھا جس کی وجہ سے ایک سرکاری زمین جو کہ پبلک کے استعمال میں تھی مستحق لوگوں کو الاٹ کر دی گئی، وہ کن لوگوں کو الاٹ کر دی گئی کیا ان کا تعلق کسی خاص جماعت سے تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ جو سوال کرنا چاہ رہی ہیں کہ اس کا کیا معیار تھا یہ fresh question کر لیں میں اس کا جواب دے دوں گا لیکن میں تھوڑا بتانا چاہوں گا کہ اس پر writ petition ہو گئی ہے اور اس وقت یہ معاملہ کورٹ میں چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محکمے سے پوچھ کر writ کا نمبر بتا دیں۔ اگر یہ سپریم کورٹ میں ہے تو پھر معاملہ کچھ اور ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ کورٹ میں ہے اور اس کی آئندہ تاریخ 10-05-2017 ہے۔

جناب سپیکر: میں اس سوال کو pending کرتا ہوں آپ اس کا جواب لے کر آئیں۔ کیا یہ possible ہے کہ آپ کل اس کا جواب لے کر آ جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس کا کل جواب آجائے گا اور میں ساری چیز دے دوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر وہ اس کی depth میں جانے لگے ہیں تو تھوڑی سی میری request سن لیں کہ یہ سرکاری زمین کے پلاٹس تھے اور یہ جگہ بہت گنجان آبادی میں واقع ہے جو وہاں کی پبلک کے عام استعمال کے لئے تھی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! If the matter is sub-Judice پھر اس پر بات نہیں ہو سکے گی۔ منسٹر صاحب! آپ کل پوری تفصیل اور writ petition نمبر لے کر آئیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 8586 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دریائے راوی میں سیوریج کا پانی ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*8586: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی میں اس وجہ سے آبی حیات کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے؟

(ج) حکومت سیوریج کے پانی کو دریائے راوی میں ڈالنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کے پانی کو بغیر صاف کئے دریائے راوی میں ڈالنے سے آبی حیات متاثر ہوتی ہے۔

(ج) اس سلسلے میں واسا لاہور سیوریج کے پانی کو صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگانے کے پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ ان پلانٹس کی تعمیر کے لئے اربوں روپے کا کثیر سرمایہ درکار ہے۔ واسا لاہور اور گورنمنٹ آف پنجاب ان پلانٹس کو پی پی پی (پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ) اور سرمایہ کاری کے طریق کار کے مطابق تعمیر کرنا چاہ رہی ہے اس سلسلے میں chines اور turkish کمپنیوں نے دلچسپی ظاہر کی ہے اس سلسلہ میں ترکش کمپنیوں کے اشتراک joint venture نے لاہور کے سب سے بڑے ٹریٹمنٹ پلانٹ بابو صابو کے لئے اپنی تجویز مورخہ 2017-04-10 کو جمع کروا دی ہے باقی پراجیکٹس پر دیگر کمپنیاں ابتدائی جائزہ لے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف، ب اور ج) میں ایک ہی بات پوچھی گئی ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے آبی حیات متاثر ہو رہی ہے اور اس کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ذریعے ہم کب تک اس پانی کو صاف کر پائیں گے اور آبی حیات کو بچا پائیں گے کیونکہ اس میں مدت کا تعین نہیں کیا گیا تو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ یہ کب تک متوقع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ نے تو بہت اچھا سوال اٹھایا ہے لیکن جو کام کیا جا رہا ہے وہ کہاں تک پہنچا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں، میں یہاں پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا، میں اس کا پورا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! لاہور میٹروپولیٹن سٹی ہے، لاہور اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں جو انہوں نے سوال کیا ہے یہاں پر گندا پانی ضرور دریائے راوی کے اندر شامل ہو رہا ہے لیکن حکومتوں کا کام ہوتا ہے عوام کو ریلیف دینا نہ کہ کسی اور problems میں پھنسانا۔ انہوں نے سوال پوچھا کہ کیا اس پر کوئی اقدام کیا گیا ہے تو جی، بالکل اس میں positive way میں کیا گیا ہے کہ ہم کیسے اس چیز کو صاف پانی میں convert کریں۔ یہ کوئی چھوٹا پراجیکٹ نہیں ہے اس کے اندر billions of Dollars involve ہیں۔ اگر آپ ان ٹیوب ویلز کو دیکھ لیں تو 839 بلین ڈالرز چاہئیں۔ حکومت پنجاب کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں لیکن اس میں پہلی گورنمنٹ کا اتنا بڑا breakthrough ہے اور وہ اس میں بیٹھی ہے۔ یہاں پر consultants آئے ہیں اس پر بہت سوچ بچار کے بعد پرائیویٹ پبلک PPPK موڈ کے اوپر ہم نے اس کو کیا، ہم نے اس کے اندر اتنا breakthrough کر دیا ہے کہ پہلے تو یہاں پر کوئی international companies نہیں آتی تھیں۔ اب الحمدللہ اس وقت سات سے آٹھ companies آ گئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ next year اس کی break opening ceremony ہو جائے گی۔ اس کا ایک process ہوتا ہے اور اس کے اندر جو سب سے خوبصورت بات ہے کہ 100 ملین ڈالرز کا ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو کمپنیاں یہاں آ رہی ہیں آپ نے ان کا پہلا کیا ہوا کام کہیں چیک کیا آپ کے کسی expert نے دیکھا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ نے بڑا اچھا سوال پوچھ لیا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ دنیا کا سب سے مہنگا ترین کام ہے۔ پوری دنیا کے اندر waste کا سب سے مہنگا ترین کام ہوتا ہے اور واٹر کو clean کرنا more expensive ہے۔ اس کے اندر جو کمپنیاں آتی ہیں وہ کوئی چھوٹی companies نہیں آتی، ان کی worth billions of Dollars کی ہوتی ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا میں کام کیا ہوا ہے، انہوں نے یورپ میں کام کیا ہوا ہے، انہوں نے middle East والی سائیڈ پر کام کیا ہوا ہے، انہوں نے افریقہ والی سائیڈ پر کام کیا ہوا ہے اور انہوں نے امریکا میں بھی کام کیا ہوا ہے۔ اس کام کو چھوٹی کمپنیاں بیڈ ہی نہیں کر سکتی، جب ہم ان کو کام دیں گے تو اگلے 25 سال کے لئے دیں گے اور ہم انہیں اس کے اندر per year کے حساب سے پیسے دیں گے، ہمیں ایشین ڈویلپمنٹ بنک

نے اس کے لئے soft loan hundred billion dollar دینے کا ارادہ کر لیا ہے اور یہ ابھی کنفرم نہیں ہے لیکن انہوں نے اس پر اپنی positive ness دکھائی ہے۔ یہ پراجیکٹ جدھر بنے گا اس کے لئے اگر زمین کی ضرورت ہے تو وہ ہمیں خرید کر دیں گے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ہی اس کام کو کر سکتے تھے اس کے لئے اندر capacity میری نہیں تھی یا کسی اور کی نہیں تھی۔ انہوں نے خود اس کو take up کیا، انشاء اللہ اس کام میں next year میں breaking ceremony ہو جائے گی اور یہ پاکستان میں بہت بڑا breakthrough ہو گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال مختصر سا تھا کہ جب ہم کوئی پراجیکٹ شروع کرتے ہیں تو اس کی مدت کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ منصوبہ دو سالہ ہے یا پانچ سالہ یا دس سالہ ہے میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ منصوبہ 25 سال تک چلتا رہے گا۔ 25 سالہ چھوٹا منصوبہ نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ منصوبہ آپریشنل کب ہو گا صرف اتنا بتا دیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ اس چیز کو سمجھ نہیں رہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی، آپ مجھے سمجھائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جب تک آپ کے سامنے اس کی proper study نہ آئے، کیونکہ یہ ایک ایسی different چیز ہے اس کے لئے بہت بڑا ایریا چاہئے ہوتا ہے۔ اس کے اندر ٹریٹمنٹ پلانٹ میں سارا waste اکٹھا ہوتا ہے، یہ بنتا رہتا ہے، یہ ساتھ ساتھ increase ہوتا رہتا ہے۔ یہ منصوبہ 25 سال تک چلتا رہتا ہے، اس کے اندر پلانٹس next year تک نصب ہو جائیں گے اور کام کرنا بھی end of year شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو اس کا پتا نہیں 25 سال چلے گا لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی expansion ہوتی رہے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم آپ سے expansion کی بات نہیں پوچھ رہے۔ ہم صرف اتنا پوچھ رہے ہیں کہ آپریشنل کب ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ within one year complete ہو کر آپریشنل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس میں تھوڑی سی clarity چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ clarity کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پہلے ایک چیز on the floor of the House clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھ سے تھوڑی سی غلطی ہو گئی۔ Not one year! اس کو minimum period complete ہونے کے لئے four years چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا یہ پراجیکٹ چار سال کے بعد آپریشنل ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی ہاں! یہ چار سال بعد آپریشنل ہوگا۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے نہیں ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی نہیں۔ اب تو گلوبل ویلیج بن چکا ہے۔ آپ ذرا انٹرنیٹ پر بیٹھ کر چیک کر لیں اور اس کو دیکھیں کہ یہ اتنا بڑا breakthrough ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ابھی تو بہت ساری قومیں اس طرف گئی ہی نہیں ہیں۔ آپ کی حکومت پنجاب اس طرف گئی ہے اور اس کو take up کیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے ایک پورا نقشہ کھینچا ہے تو بڑے sample ways بھی ہوتے ہیں جب پانی کو clean کیا جاتا ہے۔ اب چار سال تک ہیپاٹائٹس سے لوگ مرتے جائیں گے۔ اس پر اتنا لمبا پلان نہیں چل سکتا بلکہ یہ تو ہنگامی بنیادوں پر ہونا چاہئے۔ ہمارے اپنے ملک میں clean water کے بہت سارے procedures ہیں ان کو ہنگامی بنیاد پر اختیار کر کے لوگوں کو اس موذی امراض سے بچایا جائے ورنہ ہیپاٹائٹس کا مرض ہر دوسرے بندے کو لاحق ہوگا اور لوگوں کو بچانا مشکل ہوگا۔ اس کو serious لیں بجائے اس کے کہ long plans ہوں کیونکہ چار سال تک انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ Meanwhile جو اپنے ملکی وسائل ہیں ان کو use کر کے پانی کو clean کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے بالکل صحیح بات کی ہے اسی لئے ہم پورے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بات تو سب ہی صحیح کر رہے ہیں، کون غلط کر رہا ہے؟ (قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بات تو آپ بھی صحیح کر رہے ہیں۔ آپ غلط بات کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، زندگی سے کوئی چیز قیمتی نہیں ہے، آپ کو عوام کے لئے پانی کا بندوبست ضرور کرنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور آپ یقین مانیں کہ غریب عوام کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے لئے یہ محکمہ ہی ہے یعنی اس پانی کی ضرورت کے لئے، اس کے چلنے کے لئے ٹف ٹائیلز سے لے کر سیوریج سسٹم تک بنیادی ضروریات یہ محکمہ پوری کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، اسی محکمہ نے low income housing schemes بھی دینی ہیں، غریب لوگوں کو گھر بھی دینے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں لیکن کیا کوئی بندہ 100 فیصد ساری چیزیں کر سکتا ہے اور کیا یہ دنیا میں ممکن ہیں؟

جناب سپیکر: حضرت! ساری چیزیں تو نہیں کر سکتا لیکن جو زندگی کو بچانے کے لئے تو کچھ کر سکتا ہے وہ تو کرنی چاہئیں۔ پانی سے زیادہ اور کون سی قیمتی چیز ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! حکومت پنجاب اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑ رہی۔ ہم نے 30-ارب روپے اس کے لئے رکھ دیئے ہیں اس سے زیادہ اور کیا ہو؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے وقفہ سوالات کا ٹائم دو گھنٹے کر دیں کیونکہ اتنی بڑی بڑی باتوں میں ہمارے سوالات kill ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ اچھی بات ہو رہی ہے آپ کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب relevant بات کریں، مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔ ہم نے آپ کے فائدے کی بات کی ہے۔ اب اگلا سوال نمبر 8769 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8773 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8779 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 8792 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اچھرہ بازار میں سرکاری اراضی واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*8792: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ واسا اور متعلقہ ٹی ایم اے کی ملی بھگت سے باقی زمین پر قبضہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ سرکاری اراضی خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ ٹیوب ویل اور پانی کی ٹینکی واسا کی زمین پر ہے، مزید یہ کہ واسا کی زمین واسا کے زیر استعمال ہے جس پر کسی کا کوئی قبضہ نہیں ہے۔ بقیہ زمین ٹی ایم اے کے زیر استعمال ہے۔ اس پر قبضہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق سوال ٹی ایم اے سے پوچھا جائے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) کے اندر دیا جا چکا ہے۔ واسا کی زمین پر کسی کا قبضہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ واسا کا ٹیوب ویل اور پانی والی ٹینکی کتنے ایریا پر لگائی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال کا بہت احترام کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کرنا چاہئے۔۔۔ (قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان کو dishonor نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: یہ انسان ہی ہیں، یہ معزز ممبر ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان سے request کروں گا کہ یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں ان کی عزت افزائی کروں گا، میں ان کو یہاں پر جواب نہیں دے سکتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کا سوال ہے۔ میری آپ کے توسط سے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ایک request ہے کہ اس کے اندر جو چیزیں میں نے مانگی ہیں اور جو میں نے کہی ہیں

کیونکہ میں ادھر کا رہائشی ہوں، وہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کو brief کرتے ہوئے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں agree کرتا ہوں، میں نے اسی لئے کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر آپ سوال کمیٹی کو refer کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے عرض کرنے دیں، میری request ہے، چار سال بعد سوال آیا ہے۔ میری آپ سے request ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آرڈر تو کر دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ متعلقہ ڈی جی، ایل ڈی اے یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، میری request ہو گی کہ آپ اس سوال کے اوپر جو انکوائری ہے، ڈی جی، ایل ڈی اے اس کی انکوائری کر لیں، یہ میری request ہے، اتنا استحقاق تو ہمارا بنتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ڈی جی صاحب انکوائری کر لیتے ہیں اور میں پھر سارا جواب پیش کر دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ زبردست آفیسر ہیں۔ مجھے کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نہیں چاہتے کہ کمیٹی کو بھیجا جائے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے کہ ڈی جی صاحب اس کی انکوائری کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ڈی جی، ایل ڈی اے اس کی انکوائری کر لیں، اس کے بعد میں پھر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: کتنے دنوں میں آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اسی سیشن میں انشاء اللہ اس کا جواب دیں گے، جلد سے جلد، اس کو expedite کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس سوال کو انکوائری کی رپورٹ آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8802 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جوبلی ٹاؤن میں کمرشل ایریا کے پلاٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*8802: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوبلی ٹاؤن لاہور میں کمرشل ایریا / کمرشل پلاٹوں کے نمبر اور بلاک کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے پلاٹ کمرشل ایریا میں کن کن افراد کو فروخت یا الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام اور پلاٹ نمبر وصول کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس ٹاؤن میں کتنے افراد نے محکمہ کی ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر دکانیں کہاں کہاں بنا رکھی ہیں؟

(د) کیا محکمہ / حکومت اس ٹاؤن میں مختص کمرشل ایریا میں دکانیں حاصل کرنے والے افراد کو وہاں پر کاروبار شروع کرنے کے لئے احکامات دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جوبلی ٹاؤن میں ٹوٹل کمرشل پلاٹ 124 ہیں ان میں سے 55 ایک کنال category کے ہیں اور 69 پلاٹ تین مرلہ Category کے ہیں۔ ٹوٹل Public Utility Sites کے پلاٹ 29 ہیں جن میں 5 School Site, 1 Police Station, 1 Hospital site, 3 College Site, 2 Petrol Pump, 6 Mosque, 1 Joy Land site and 9 Office Buildings ہیں۔

(ب) جوبلی ٹاؤن سکیم میں کمرشل ایریا کے 17 پلاٹوں کو نیلام عام میں فروخت کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کچھ لوگوں نے گھروں کے نقشے پاس کروانے کے بعد Drawing Room اور Porch کو دکانوں میں convert کر لیا ہے جن کے خلاف ایل ڈی اے کی طرف سے باقاعدگی سے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں چلان بھجوائے جا رہے ہیں اور ان کو جرمانے بھی کئے جا رہے ہیں۔

(د) جن افراد کو ایل ڈی اے نے کمرشل پلاٹس الاٹ کئے ہیں وہ نقشہ پاس کروانے کے بعد وہاں تعمیر کر کے جب چاہیں اپنا کاروبار شروع کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے، ٹھیک ہے۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! ماشاءاللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ (قہقہے)

اگلا سوال نمبر 8813 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8814 بھی حاجی ملک عمر فاروق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8844 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8849 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*8849: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب منظور ہوئی؟

(ب) اس سکیم میں اب تک کتنی رہائش گاہیں تعمیر ہو چکی ہیں اور جن لوگوں کو یہ رہائش گاہیں دی جا چکی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس سکیم پر کل لاگت کا تخمینہ کیا ہے اور اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) باقی رہائش گاہیں کب تک مکمل ہو جائیں گی اور اس کی تکمیل میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) 2011 میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ضلع سرگودھا کا پلان بنا۔

(ب) اب تک آٹھ ماڈل ہاؤس تعمیر کئے گئے ہیں، بعدازاں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کو ناگزیر وجوہات کی بناء پر 2014 میں ختم کر دیا گیا، جس میں عوام کی عدم دلچسپی اور جگہ کا موزوں نہ ہونا کی وجوہات شامل ہیں جس وجہ سے سکیم کی بحالی پر توجہ نہ دی جا سکی، اور اب وہاں پر فی الحال حکومت کا کسی ایسی سکیم کی منصوبہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں۔

(ج) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

(د) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2011 میں آشیانہ سکیم کا جو پلان بنا تھا وہ کتنے رقبے پر مشتمل تھا اور کیا زمین acquire کر لی گئی تھی جب آٹھ ماڈل ہاؤسز کا پلان دیا گیا نیز کتنے ملازمین نے سرگودھا کی اس سکیم میں پلاٹ لینے کے لئے درخواستیں دیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارا کچھ تو لکھ دیا ہے اور آپ نے پڑھ بھی لیا ہے۔ اب آپ کیا پوچھنا چاہیں گے، بتائیں۔

MISS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! This is not specified in the answer.

یہ چیزیں answer میں specify نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں، مجھے بتائیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سکیم کتنے رقبے پر مشتمل تھی اور جب یہ آٹھ ماڈل ہاؤسز کی سکیم دی گئی تو اس کے لئے آپ نے land acquire کر لی تھی یا نہیں اور کتنے ملازمین نے اس سکیم کے لئے درخواستیں دیں؟

جناب سپیکر: جی، ان کو بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کا theme بالکل change ہو جاتا ہے۔ یہ fresh question بنتا ہے، یہ اگر اس کو

proper انداز میں کریں تو اس پر میرا خیال ہے کہ آدھا گھنٹہ لگے گا۔ یہ اگر fresh question put کریں اگر یہ والا سوال کر رہی ہیں تو اس پر میں پھر پورا جواب لے کر proper انداز میں once again on the floor of the House اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: وہ question تو put کر رہی ہیں، fresh question دینا نہیں چاہتیں۔ آپ کو انہوں نے question put کر دیا ہے، اس کا جواب اگر آپ کے پاس ہے تو وہ بتادیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس وقت اس پر کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر: اس پر وہ مطمئن نہیں ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ اگر اس پر مطمئن نہیں ہیں تو یہ جو سوال پوچھ رہی ہیں یہ entirely different track ہے، اس پر پھر fresh question بنتا ہے۔ یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: اسی کے بارے میں وہ پوچھ رہی ہیں اور تو کوئی چیز ان کے پاس نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ اس میں یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں سمجھتا کہ یہ fresh question بنتا ہے، پھر آپ کیا کہیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ویسے اصل حقیقت، میں اگر اس میں بتاؤں تو اس سکیم کو ہی ہم نے drop out کر کے ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے دیکھ لیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی ہاں! اب اس چیز کا میں کیا کہوں کہ جب اس سکیم کو ہی ہم نے ختم کر دیا ہے تو میں پھر اس چیز کا کیا جواب دوں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بھی اس کو چھوڑ دیں۔ (قہقہے)
انہوں نے سکیم ہی جب ختم کر دی ہے تو پھر آپ کیا کریں گے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بہتر لیکن اس پر میں fresh question کیا دوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس پر کیا جواب دوں؟

جناب سپیکر: پھر fresh question دے دیں اور اس میں اگر آپ اور کوئی چیز پوچھنا چاہیں گی تو ضرور پوچھیں کہ اس میں کتنا پیسا ضائع ہوا۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ سکیم ختم ہو چکی ہے لیکن میں اس میں یہاں پر on the floor of the House ایک چیز assure کر رہا ہوں کہ ایک روپیہ بھی ضائع نہیں ہو رہا، اس سکیم کے اندر بہت ساری انٹرنیشنل کمپنیز بھی آ رہی ہیں اور جب وہ بنے گا تو state of the art بنے گا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، میرے خیال میں اب آپ اس کو چھوڑ دیں۔ میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! وہ ایک fresh question دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں، بس چھوڑ دیں، fresh question وہ اپنی مرضی سے دیں گے۔ میں تو ان کو نہیں روک سکتا۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو سوال نمبر تو بولنے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: No Please. منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کی مہربانی کی وجہ سے اس سوال کا وقت آ گیا ہے، ورنہ میں سمجھتا تھا کہ یہ فارغ ہی ہو گیا ہے کیونکہ آخر میں یہ سوال تھا۔ میرا سوال نمبر 8862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال شہر میں سیوریج اور پی پی۔222 میں سیوریج کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*8862: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر کے کتنے علاقوں میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں نیا سیوریج ڈالا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی۔222 کے دیہات / علاقے جن میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور ان دیہات میں کب تک سیوریج دینے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے کیا حکومت re-facilitation کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا حکومت ساہیوال شہر اور اس کے گرد ونواح کے علاقوں میں پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال سٹی کے سیوریج کا ڈسپوزل سیوریج کا ہے جس کی مونسپل کارپوریشن پرسان حال نہ ہے گندے پانی نے عوام کی زندگیوں کو اجیرن کر دیا ہے کیا اس کا تدارک کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 میں ایک ایک سیوریج سسٹم بچھانے کا منصوبہ مکمل کیا گیا جن کی تفصیل one page note کی صورت میں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ساہیوال شہر کے شمالی علاقے جیسے کہ محمدیہ ٹاؤن، جواد ٹاؤن، شادمان ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، پاک ایونیو کالونی، حبیب ٹاؤن، کوٹ خادم علی شاہ، گنج شکر کالونی، مدینہ ٹاؤن، فرید ٹاؤن کا شمالی

علاقہ، محمد پور روڈ کے ساتھ تمام آبادیاں، اڈہ 89/6-R اور چک نمبر 89/6-R کو سیوریج کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی-222 میں کل 99 دیہات ہیں جن میں سے پندرہ دیہاتوں میں سیوریج / ڈرینج سسٹم موجود ہے تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ باقی 84 دیہاتوں میں جزوی طور پر ڈرینج سسٹم موجود ہے۔تاہم ان دیہاتوں میں حکومت ترجیحی بنیادوں پر سیوریج / ڈرینج سسٹم دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔تاہم کبھی کبھار کوئی نہ کوئی بندش ہو جاتی ہے جو کہ معمول کا عمل ہے۔حکومت ساہیوال شہر کے سیوریج سسٹم کو مزید بڑھانا چاہتی ہے۔

(د) ساہیوال شہر اور اس کے گردونواح کے علاقوں مثلاً چک نمبر 94/6-R اور چک نمبر 87/6-R میں پرانا سیوریج سسٹم موجود ہے۔جن کو گاؤں کی user کمیٹیاں چلا رہی ہیں۔تاہم حکومت ان علاقوں میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ساہیوال شہر کے شمالی حصے کے تین ڈسپوزل 86/6-R، 93/6-R اور کچا نور شاہ روڈ پر واقع ہیں جن کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کر رہی ہے اور اچھے طریقے سے چلا رہی ہے۔تاہم ان دنوں بجلی کی طویل بندش کی وجہ سے کچھ مسائل درپیش آ رہے ہیں۔

لوڈ شیڈنگ کے دوران گندے پانی کو گلیوں میں پھیلنے سے روکنے کے لئے تمام ڈسپوزل سٹیشنز پر ڈیزل جنریٹر موجود ہیں جن کی مدد سے یہ مسلہ حل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ ساہیوال شہر میں 15-2014 اور 16-2015 میں ایک سیوریج سسٹم بچھانے کا منصوبہ مکمل کیا گیا۔اس منصوبے کی وجہ سے ساہیوال شہر کے علاقوں کا نام بھی لکھ دیا ہے، اس جواب کے مطابق انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے، اب منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اس کا ڈسپوزل کہاں پر کیا

ہے، کیا وہ ورکنگ میں ہے؟ انہوں نے ساہیوال شہر کا جو گند تھا وہ ہمارے دیہاتوں میں ہمارے سروں پر لا کر رکھ دیا ہے اور اس میں ڈسپوزل کا کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ میں 2002 کی اسمبلی سے ابھی تک الحمد للہ ساری اسمبلیوں میں آیا ہوں، زندگی میں، میں الحمد للہ منسٹر بھی ساری اسمبلیوں میں رہا ہوں، میں نے پہلی دفعہ اکیس سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاباش۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جتنے جواب تھے وہ سارے آج چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے اس کے اوپر کل enquire کیا، میرے پاس جب سوال آتے ہیں تو میں اس پر ایسا ضرور کرتا ہوں کہ میں اس چیز کو موقع پر concerned آدمی سے اور ایک اور اپنا آدمی بھیج کر چیک کرواتا ہوتا ہوں۔ میں کبھی غلط بیانی کے حق میں نہیں ہوتا اور on the floor of the House ویسے بھی بحیثیت مسلمان سچ بولنا چاہیے۔ ان کا یہ جو سوال تھا میں نے ان سے بات بھی کی تھی اور promised I میں نے ان کو کہا کہ ان کا وہاں پر تھوڑا سا مسئلہ تھا لیکن میں یہاں پر ایک چیز ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ کسی چیز کو plan کرتا ہے، اس کو بناتا ہے اور بنانے کے بعد آگے دے دیتا ہے لیکن میں نے بحیثیت وزیر ہاؤسنگ ایک تجویز دی ہے کہ جب یہ ڈیپارٹمنٹ ایک چیز بنائے تو کم از کم تین سال اسے چلائے اگلے بندوں کو trained کرے اور پھر handover کرے۔ ہم کروڑوں روپے کی سکیمیں بنا کر آگے ٹی ایم ایز کو دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ہمارے پاس بندے نہیں ہیں۔ سکیم بالکل ٹھیک بنتی ہے لیکن اگر اس کا آپریٹر سوئچ آن نہیں کرے گا تو اس کی نکاسی کیسے ہوگی؟ اگر آپریٹر سوئچ آن کرنے کے بعد off نہیں کرے گا تو موٹر جل جائے گی۔ بارش ہو رہی ہے اور وہ take care نہیں کر رہا تب بھی کام خراب ہے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اب آخری سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایک اور سوال بھی باقی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں شوگر کا مریض ہوں اب مجھ میں ہمت نہیں ہے، پھر میں کہیں اور جاتا ہوں۔ میں نے اکیس سوالوں کے جوابات دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ابھی بتاؤں گا ایک سوال ابھی باقی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں آپ کا خادم ہوں۔ اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہیں تو pending کر لیں لیکن میں make sure کرا رہا ہوں کہ میں نے ہر حال میں ان کا problem حل کرنا ہے چونکہ میں نے ان سے promise کیا ہے اور میں نے ایکسیئن سے کہہ دیا ہے اور وہ رات سے صفائی کروا رہا ہے بے شک ہمارے ذمہ نہیں تھا لیکن ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے چونکہ میں نے ان سے promise کیا ہے اور میں اسے نبھاؤں گا انشاء اللہ ان کا معاملہ حل کروں گا۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ feasibility reports بنا کر لائیں تو ہم ان کو help out بھی کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نے اس پر کوئی اور بات بھی کرنی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): ملک صاحب! اب بس کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی محبت اور پیار کی وجہ سے ادھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی PHED abbreviation ہے آپ صرف اس سکیم کو دیکھ لیں کہ اس پر 204 ملین روپے لگے ہیں میرے خیال میں یہ 20 کروڑ روپے سے زیادہ بنتے ہیں۔ عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ 20 کروڑ روپے سے زائد رقم حکومت پنجاب نے مہیا کی لیکن یہ ناقص ترین سکیم بنائی گئی ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! فاضل ممبر حقیقت کہہ رہے ہوں گے لیکن جب تک میں enquire نہ کروں اس وقت تک کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے ان سے promise کر لیا ہے اس لئے میں اسے enquire کروں گا اور اگر اس میں involvement ہے تو وہ ایکسیئن معطل ہو گا اور باقاعدہ کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ہر حال میں آپ کا حکم obey کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ہر حال میں آپ کا حکم obey کرنا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں ابھی بیٹھ جاتا ہوں۔ منسٹر صاحب نے درست فرمایا ہے ان کی مہربانی ہے یہ پیار بھی بڑا کرتے ہیں on the floor of the House commitment بھی کر لیتے ہیں ہم ان کو obey بھی کرتے ہیں۔ میں باہر نہیں جاتا بلکہ میرے حلقہ 222 کی بد قسمتی ہے کہ جسے آپ 222 فرماتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ 222 نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکٹ): جناب سپیکر! الحمد للہ وہ 222 ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہوئی کہ delimitation میں چار گاؤں جن میں R/936، R/946، R/956 اور R/896 کو میٹروپولیٹن کارپوریشن میں شامل کر دیا گیا لیکن اب میٹروپولیٹن کارپوریشن والے کہتے ہیں کہ آپ گاؤں میں ہیں اور disposal ہمارے سروں پر ہے پورے شہر کا گند ہم برداشت کرتے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر صحیح بات کر رہے ہیں لیکن میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں آپ کا مسئلہ حل کراؤں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سے commit کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سانوں روتے لین دیو۔

جناب سپیکر: جب آپ کا مسئلہ حل ہو رہا ہے اور آپ کو خوشی مل رہی ہے تو پھر رونے کیسے دوں؟ بڑی مہربانی۔ جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات مان گئے ہیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: عمر فاروق ملک!آپ تشریف رکھیں۔ ملک ارشد صاحب! please have your seat.اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اسی floor پر فرمایا تھا کہ اسی سال دسمبر تک ہمارے صاف پانی کا پراجیکٹ لگ جائے گا لیکن ابھی تک نہیں لگا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ادھر کی بات چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا اس لئے اب بتادیں کہ اس پر مزید کتنا ٹائم لگے گا؟ زمینداروں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔آج صبح طاہر مسعود ملک چیئرمین سے بات ہوئی ہے وہاں کی عوام رو رہی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ کا مسئلہ حل کرائیں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں میں انہیں satisfy کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ نگہت شیخ! آپ کا سوال ہے اور میں آپ سے commit کر چکا تھا۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گڑھی شاہو چوک کی توسیع کا معاملہ

*8172: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گڑھی شاہو چوک میں ٹریفک کا شدید دباؤ ہونے کی وجہ سے اکثر و بیشتر ٹریفک جام رہتی ہے جس سے لوگوں کو آمد و رفت میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت آزادی چوک لاہور کی طرح گڑھی شاہو چوک کو بھی توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوجہ تعمیر اورنج لائن ٹرین جی ٹی روڈ کی ٹریفک علامہ اقبال ٹاؤن روڈ کو متبادل راستہ کے طور پر استعمال کرتی ہے جس کی وجہ سے گڑھی شاہو چوک پر ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے البتہ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے بعد یہ دباؤ کم ہو جائے گا۔

(ب) حکومت گڑھی شاہو چوک کی توسیع کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ موجودہ چوک میں ٹریفک کا دباؤ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کی وجہ سے ہے جو تعمیر کے بعد کم ہو جائے گا البتہ چوک میں ٹریفک سگنلز کی بہتر مینجمنٹ سے اس کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت اگلے مالی سال میں گڑھی شاہو فلائی اوور کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے گڑھی شاہو علامہ اقبال روڈ کے متعلق سوال کیا تھا میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب ذرا یہ بتا دیں کہ علامہ اقبال روڈ کس سال تعمیر ہوئی اور اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ کس سال شروع ہوا؟

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں؟ وہ تعمیر تو ہو گئی اب آپ جو پوچھنا چاہتی ہیں وہ پوچھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہی ہوں چونکہ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ ہے جبکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اورنج لائن ٹرین اب تعمیر ہونا شروع ہوئی ہے اور وہاں علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو چوک پر شروع سے ہی ٹریفک کے بڑے مسائل ہیں اور یہ غلط جواب ہے میں اس لئے پوچھ رہی ہوں لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ کس سال میں شروع ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اتنے سوالوں کے جواب دے چکا ہوں میں اس دفعہ ایک شرط پر اس سوال کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی گستاخی کر رہا ہوں، ہر بندے کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بے شک، بے شک۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اپنی زندگی میں خدا کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ چھ سال ہو گئے ہیں میں نے کبھی کسی غیر پر نظر اٹھا کر نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: کیا ہوا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پچھلی دفعہ ٹی وی کے اندر اتنا چلا ہوں یقین مانیں کہ میں شرمندگی سے اپنے گھر میں بھی ٹی وی بند کر کے بیٹھتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی بہنیں ہیں اور آپ بھائی ہیں۔ آپ ایسے کیا کر رہے ہیں؟ آپ اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے آج تک on the floor of the Hose بھی کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر: چھوڑیں۔ آپ برخوردار ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں شرمندگی سے اپنے گھر میں بھی ٹی وی بند کر کے بیٹھا رہا۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کیا ہے آپ ان پر blame کر سکتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! وہاں پر میرے درس چل رہے ہیں، عورتوں کے درس چل رہے ہیں، میں ان بیٹیوں کے سامنے شرمندہ ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: کسی کا بھی ulterior motive نہیں ہے۔ اس میں کسی کا بھی ulterior motive نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کا کوئی ulterior motive نہیں تھا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! مہربانی، شکریہ

جناب سپیکر: آپ محترمہ کے سوال کا جواب دیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میری بہن نے سوال اٹھایا ہے تو میں ان کو غلط نہیں بتاؤں گا لیکن لاہور میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک ماسٹر پلاننگ ہے۔ ماسٹر پلاننگ کے تحت ہی ساری چیزیں چلتی ہیں اور آج وہ میرے پاس آئے ہوئے تھے اور میں ان سے پوچھ بھی رہا تھا۔ ہم ابھی بھی سمجھ رہے ہیں کہ اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے یہاں پر لوڈ ہے اگر فرض کریں اورنج لائن ٹرین بن جاتی ہے اور پھر بھی لوڈ ہوتا ہے تو ہم نے یہاں پر overhead propose کیا ہوا ہے۔ ہم نے یہاں پر دو overhead propose کئے ہوئے ہیں اس ماسٹر پلاننگ کے ممبران جس proposal کو بہتر سمجھتے ہیں within six months of time overhead بن جائے گا۔ شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب کی ذات یا ان کے کردار کے حوالے سے نہیں تھا بلکہ سوال سے related سوال تھا جس پر انہوں نے ایوان میں اپنا character certificate پیش کرنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کے لئے مناسب ہے؟ کیا آپ کی یہ بات مناسب ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں میں نے تو کوئی بات ہی نہیں کی بلکہ میں نے تو سوال پر ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اس پر مزید ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ذرا جلدی سے پوچھ لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ علامہ اقبال روڈ سے جب سٹیشن کی طرف جاتے ہیں تو گڑھی شاہو چوک پر ٹریفک بلاک رہتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر اوور ہیڈ برج بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے اور جب یہ اوور ہیڈ برج بن جائے گا تو پھر ٹریفک کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وہاں پر اوور ہیڈ برج بنانے کا منصوبہ تو پچھلے دس پندرہ سالوں سے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایک سوال کا جواب پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ تو اس وقت تشریف نہیں رکھتے لیکن آپ ان کے سوال کا جواب دے دیں تاکہ اس سوال کو dispose of کیا جا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! مسٹر طارق زمان گریڈ 17 کے آفیسر ہیں اور Environment Department ان کا parent department ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ نے ان کے بارے میں سوال کیا تھا کہ اس آفیسر کی اب posting کہاں ہے؟ 2013 میں ان کو DCO کے پاس بطور PSO تعینات کیا گیا تھا لیکن after the promulgation of the Local Government Act 2013 ان کو ان کے parent department میں واپس بھجوا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے تین سوالات آپ نے dispose of کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ موجود نہیں تھے اس لئے یہ سوالات dispose of کر دیئے گئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: پی پی-73 کی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے لئے
مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8437: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت ایسی آبادی جو کسی فرد / جماعت کی پرائیویٹ سکیم ہو اور اس کی ملکیت ہو، اس کی مکمل اراضی حکومت کے نام منتقل بھی نہ کی گئی ہو اس میں سیوریج یا کسی دیگر عنوان سے پھر گرانٹ دے سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چناب نگر ضلع چنیوٹ کی 1034 ایکڑ زمین قادیانی جماعت کی ذاتی زمین ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2008 تا 2016 چنیوٹ پی پی-73 کے حلقہ میں 12 یونین کونسلز کو کل 40 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں اور بجٹ برائے سال 17-2016 میں چناب نگر کی صرف دو یونین کونسلز کے لئے 73 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت چناب نگر کی پرائیویٹ آبادی کو 73 کروڑ کی گرانٹ دی گئی ہے نیز اس قسم کی گرانٹ حکومت بحریہ ٹاؤن، فضائیہ کالونی اور دیگر پرائیویٹ سوسائٹیز کو بھی دے سکتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس کسی فرد یا جماعت کی پرائیویٹ زمین کا ریکارڈ موجود نہ ہے۔

حکومتِ پاکستان Sustainable Development Goals(SDGs) کے ذریعے پاکستان کے ہر شہری کو پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب کی بنیادی سہولیات دینے کی پابند ہے۔ اسی وجہ سے حکومتِ پنجاب ترجیحی بنیادوں پر پینے کے پانی اور نکاسی آب کے منصوبے مکمل کر رہی ہے۔

حکومتِ پنجاب اپنے قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کی سہولت کے لئے جہاں مناسب سمجھے فنڈز کا اجراء کر سکتی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) جی! یہ درست نہ ہے محکمہ PHE کو 2008 تا 2011 چنیوٹ کے حلقہ پی پی۔73 کی یونین کونسل 12 کے لئے محکمہ PHE کو 40 کروڑ روپے نہ دیئے گئے ہیں۔ سال 13-2012 میں ایکسٹینشن ری ہیبلیٹیشن سیوریج سکیم چنیوٹ سٹی تخمینہ تقریباً 20 کروڑ روپے اور دوسری نیوار بن سیوریج سکیم فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیرس روڈ، معظم شاہ، سہیل شاہ، باقی وال، راجن مقصود آباد، عالی، عیدگاہ ضلع چنیوٹ وغیرہ سال 15-2014 میں تقریباً 20 کروڑ روپے میں حکومت پنجاب کی طرف سے منظور کی گئی جبکہ سال 16-2015 کو چناب نگر میں محکمہ PHE کی وساطت سے پہلی مرتبہ 73 کروڑ روپے کی سیوریج سکیم منظور کی گئی جس پر تاحال کل تین کروڑ روپے فنڈز کا اجراء ہوا ہے اور کام جاری ہے۔

(د) حکومت پنجاب اپنے قواعد و قوانین کے تناظر میں جہاں مناسب سمجھے فنڈز کا اجراء کر سکتی ہے اس ضمن میں محکمہ ہذا کا کوئی متعین کردار نہیں ہوتا ہے۔

میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8769: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل خراب اور کتنے چل رہے ہیں؟

(ب) اس کمیٹی کے کتنے فیصد لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مل رہا ہے؟

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(د) یہ سکیم کس کس گاؤں میں کب مکمل کی گئی تھی؟

(ہ) جس گاؤں میں واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو چکی ہے اس گاؤں میں کتنے لوگوں کو پانی کے کنکشن دیئے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ نے 07-2004 میں میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں چھ عدد ٹیوب ویل لگائے جو کہ واپڈا کے کنکشن منقطع ہونے سے نان فنکشنل حالت میں ہیں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم سانگلہ ہل جون 2007 میں مکمل ہوئی اور فنکشنل حالت میں ٹی ایم اے سانگلہ ہل کو مورخہ 2010-09-22 حوالے کر دی گئی۔ اُس وقت 80 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مل رہا تھا۔ اس وقت لوگ اپنی مدد آپ کے تحت صاف پانی باہر سے لے کر آتے ہیں۔

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں کل دس واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔ پانچ چالو حالت میں اور پانچ بند حالت میں ہیں۔

فنکشنل سکیمیں:

اقبال ٹاؤن:

1۔ چک نمبر 43/RB (کوٹلہ) 2۔ چک نمبر 46/RB (چٹھے)
3۔ چک نمبر 117/RB (چھور کوٹلی) 4۔ چک نمبر 113/RB (بدوملی)
5۔ چک نمبر 112/RB (علی آباد)

نان فنکشنل سکیمیں:

1۔ لنگووال 2۔ مڑھ بلوچاں
3۔ چک نمبر 42/RB 4۔ چک نمبر 114/RB (گل چک)
5۔ سانگلہ ہل سٹی

(د)

	گاؤں اور سکیم کا نام	جس سال مکمل ہوئی
1۔	چک نمبر 43/RB (کوٹلہ)	2006
2۔	چک نمبر 46/RB (چٹھے)	2004
3۔	چک نمبر 117/RB (کوٹلی)	1985
4۔	چک نمبر 113/RB (بدوملی)	1999
5۔	چک نمبر 112/RB (علی آباد)	1999
6۔	سانگلہ ہل سٹی	2007
7۔	لنگووال	1999
8۔	مڑھ بلوچاں	1985
9۔	چک نمبر 42/RB	2006
10۔	چک نمبر 144/RB (گل چک)	2011

(ہ)

	چالو حالت میں سکیموں کے نام	کنکشن کی تعداد
1-	چک نمبر 43/RB (کوٹلہ)	107
2-	چک نمبر 46/RB (چھٹے)	235
3-	چک نمبر 117/RB (کوٹلی)	326
4-	چک 113/RB (بدوملہی)	95
5-	چک نمبر 112/RB (علی آباد)	119

نوٹ: تمام کنکشن فنکشنل حالت میں ہیں۔

راولپنڈی شہر میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8773: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی شہر میں کتنی ایسی یونین کونسلیں ہیں جن میں پینے کے پانی کے پائپ ناکارہ ہو چکے ہیں یا اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور ان کو ابھی تبدیل نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) راولپنڈی شہر میں حکومت صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) راولپنڈی شہر میں 1920 سے لے کر آج تک مختلف ادوار میں پینے کے صاف پانی کی پائپ لائنیں بچھائی گئی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنی عمر پوری کر رہی ہیں۔ راول ٹاؤن کی ہر یونین کونسل میں کچھ گلیوں کی پائپ لائنیں وقت کے ساتھ اپنی میعاد پوری کر رہی ہیں ان لائنوں کو نہ صرف واسا اپنے ذرائع سے تبدیل کر رہا ہے بلکہ حکومت پنجاب گیسٹر و پراجیکٹ کے تحت تبدیل کر رہی ہے۔ اس کا فیز-I مکمل ہو چکا ہے جس کے تحت 50 کلومیٹر لائنیں تبدیل کر دی گئی ہیں اور فیز-II پر کام شروع ہو چکا ہے جس میں مزید 100 کلومیٹر لائنیں تبدیل کی جائیں گی۔

(ب) حکومت پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مختلف منصوبے شروع کئے ہوئے ہیں جس میں راول ٹاؤن میں 30 نئے فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب اور 30 ٹیوب ویلوں

کی تنصیب کا کام جاری ہے۔اس کے علاوہ پرانی لائینوں کو تبدیل کرنے کے لئے گیسٹر و فیز-II کا منصوبہ بھی جاری ہے۔

ضلع راولپنڈی میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8813: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ دو سال کے دوران کن کن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ضلع کی کتنی آبادیوں کو اس وقت صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ابھی تک کتنے فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ضلع راولپنڈی میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ تحت علاقوں میں گزشتہ دو سالوں 15-2014 اور 16-2015 میں مندرجہ ذیل علاقہ جات کو پانی کی سہولت فراہم کی گئی۔

سال 15-2014

1- اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا۔
2- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر
3- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر مسوٹ سورس
4- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر کھنی تاک سورس
5- بحالی و مرمت GST مری شہر کشمیر پوائنٹ
6- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر دھر جاوا سورس
7- رورل واٹر سپلائی سکیم دھمیال
8- بحالی و مرمت رورل واٹر سپلائی سکیم باگڑا سیداں مجاہد
9- رورل واٹر سپلائی سکیم نرالی کسوال تحصیل گوجر خان
10- واٹر سپلائی سکیم کلر سیداں
11- رورل واٹر سپلائی سکیم جیون کالونی ڈھوک ململیال
12- واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
13- واٹر سپلائی سکیم علامہ اقبال کالونی
14- واٹر سپلائی سکیم اعوان ٹاؤن قاسم آباد
15- واٹر سپلائی سکیم بوکرہ
16- واٹر سپلائی سکیم چشتیہ آباد
17- واٹر سپلائی سکیم ڈھوک گجراں۔

سال 16-2015

1- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر کھنی تاک سورس
2- اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا
3- بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر
4- واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
5- واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
6- واٹر سپلائی سکیم بوکرہ
7- واٹر سپلائی سکیم ڈھوک گجراں
8- رورل واٹر سپلائی سکیم دھمیال
9- واٹر سپلائی سکیم فضائیہ ہاؤسنگ کالونی
10- رورل واٹر سپلائی سکیم بلاول
11- رورل واٹر سپلائی سکیم بھون تحصیل کہوٹہ

واسا راولپنڈی

واسا راولپنڈی نے گزشتہ دو سال کے دوران راول ٹاؤن کی 46 یونین کونسلوں اور پوٹھوہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی نے ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں واٹر کوالٹی سروے مکمل کر لیا ہے اور 2600 واٹر سیمپلز کی بنیاد پر GIS میپنگ بھی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ منصوبہ جات کے تخمینے، سہولت سنٹرز / واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے جگہ کا تعین اور گاؤں کی سطح پر صاف پانی کی تنظیمیں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

(ب) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع راولپنڈی کے 206 دیہات اور اُن سے ملحقہ آبادیوں کے لوگوں کو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مکمل کردہ واٹر سپلائی سکیموں سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے جبکہ اربن علاقوں میں واسا راولپنڈی اور ٹی ایم ای پانی فراہم کرتا ہے جبکہ کنٹونمنٹ ایریا میں کنٹونمنٹ بورڈ پانی مہیا کرتا ہے۔

واسا راولپنڈی

راولپنڈی شہر کے راول ٹاؤن اور پوٹھوار ٹاؤن کو صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی کے منصوبہ جات کے نفاذ سے ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں 1300 گاؤں اور دیہات کے تقریباً 21 لاکھ افراد پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہوں گے۔

(ج) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ضلع راولپنڈی میں ابھی تک 60 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔

واسا راولپنڈی

راولپنڈی شہر کے 5 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور یہ علاقے پوٹھوہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلوں میں واقع ہیں۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

اس وقت راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں 64 فیصد لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔

راولپنڈی میں غیر قانونی پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

*8814: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا راولپنڈی شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں اگر ہاں تو ان کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ب) راولپنڈی شہر میں پلازوں کی تعمیر سے پہلے کن کن اداروں سے این او سیز درکار ہوتے ہیں ؟

(ج) حکومت غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ کی شہر میں 13 ہاؤسنگ سکیمز ہیں جن میں چھوٹے بڑے 25 غیر قانونی پلازہ / شاپ مارکیٹ (کمرشل تعمیرات) کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل پذیر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی شہر کا کنٹرول راولپنڈی میونسپل کارپوریشن کے پاس ہے۔

(ب) جن اداروں کے این او سی برائے تعمیر پلازہ درکار ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

دو کنال سے کم رقبہ اور 38 فٹ اونچائی تک کے لئے: ریسکیو 1122، سول ڈیفنس

دو کنال اور زائد رقبہ پلاٹ اور 38 فٹ سے زائد اونچائی کے لئے: ریسکیو 1122، سول ڈیفنس، EPA

(ج) غیر قانونی پلازوں کے خلاف پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ 1976 اور آر ڈی اے بلڈنگ اور زوننگ ریگولیشن 2007 کے تحت قانونی کارروائی محکمہ آر ڈی اے میں روبہ عمل ہے۔

سرگودھا میں عوام الناس کے لئے پارک بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8844: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر میں مرد و خواتین کے لئے کوئی پارک یا سیرگاہ نہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا میں میلہ منڈی گراؤنڈ کا وسیع رقبہ موجود ہے کیا حکومت اس میں مرد و خواتین کے لئے پارک بنانے کو تیار ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ سرگودھا شہر میں مرد و خواتین کے لئے مندرجہ ذیل پارک / تفریح گاہیں موجود ہیں اور ان کو (PHA) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر و دیگر ویلفیئر ایسوسی ایشن دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

1۔ کمپنی باغ
2۔ عید گاہ پارک
3۔ بے نظیر پارک
4۔ رحمت العالمین پارک
5۔ ٹاہلی چوک نیو سیٹلائٹ ٹاؤن
6۔ استقلال آباد پارک
7۔ سنہری پارک سیٹلائٹ ٹاؤن

اس کے علاوہ اور بھی پارکس کی تزئین و آرائش کی جا رہی ہے۔

(ب) میلہ منڈی سے ملحقہ رقبہ پارک کے لئے 56.378 ملین کا ایسٹیمیٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ مالی سال 18-2017 میں سالانہ صوبائی ADP-2017 میں شامل کرنے کی استدعا کی جا چکی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل پنڈ دادنخان کے علاقہ جات میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1610: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے بیشتر علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی اس تحصیل میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) مالی سال 15-2014 اور 16-2015 میں کتنے منصوبہ جات پینے کے صاف پانی سے متعلق اس تحصیل میں تشکیل دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) درست نہ ہے۔پنڈداد نخان کے زیادہ تر علاقہ جات میں واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں جبکہ کچھ علاقہ جات میں صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ (یونین کونسل احمد آباد) گھروانہ، جاتو، موسیانہ، نصر اللہ پور، پنوار، قادر پور، سلوانہ
2۔ (یونین کونسل چک شادی) برج احمد خان، دیوان پور، کانیاں والا
3۔ (یونین کونسل دولت پور) کوٹ عمر، رکھ جلال پور
4۔ (یونین کونسل دھریالہ جالپ) اعظم پور، فتح پور، جاتی پور، کریم پور، ورنالی
5۔ (یونین کونسل گولپور) چنن پور، کوٹ کچا، پتھرندی، رنگ پور
6۔ (یونین کونسل گجر) کلس، ٹھلچی، موہل عامر پور
7۔ (یونین کونسل ہرن پور) فتح آباد، پیر ووالا
8۔ (یونین کونسل جلالپور شریف) لدوا
9۔ (یونین کونسل پنڈی سیدپور) عبداللہ پور، ادمانہ، بھابھاں والا، کھیویں والا، پیراں والا، سگھر پور، شاکر پور، شیر پور، سیداں والا (یونین کونسل ساؤوال) غریب وال۔

(ب) جی، ہاں! تحصیل پنڈ داد نخان کے جن دیہات میں صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے۔ان دیہات میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مرحلہ وار واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(ج) سال 15-2014 میں درج ذیل واٹر سپلائی سکیمز ADP پروگرام کے تحت مکمل کی گئی ہیں۔

1۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	12.566 ملین
2۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم واڑہ پھپھرہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	6.219 ملین
3۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم تھل، تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم	6.880 ملین
4۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم چک شادی، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	3.334 ملین
5۔	بحالی واٹر سپلائی سکیمز متاثرہ سیلاب 2014	22.805 ملین
6۔	واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجر فیز1، تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم	120.00 ملین

مالی سال 16-2015 میں درج ذیل واٹر سپلائی سکیمز کی منظوری دی گئی ہے۔

1۔	توسیع واٹر سپلائی سکیم کھیوڑہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	158.060 ملین
2۔	واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجر، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	10.00 ملین
	Authority to maintain and Regulate واٹر سپلائی سکیم نرومی ڈھن چشمہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	229.647 ملین

تحصیل فورٹ عباس کے دیہات / بستیوں میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1613: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں گزشتہ تین سالوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت نے کتنے منصوبہ جات تشکیل دیئے ہیں؟

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں اس وقت کتنے فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے؟

(ج) وہ دیہات / بستیاں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا اور زہریلا ہے کیا حکومت انہیں ترجیحی بنیادوں پر پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں گزشتہ تین سالوں میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے سات منصوبہ جات مکمل کئے ہیں۔(Annexure-A) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔
اس کے علاوہ ایک منصوبہ واٹر سپلائی سکیم مروٹ پر کام جاری ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس کی کل آبادی 402115 نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے 55 فیصد نفوس کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(ج) جی ہاں! ارادہ رکھتی ہے۔ جن دیہات اور بستیوں میں زیرِ زمین پانی کڑوا ہے ان دیہاتوں میں میٹھے اور صاف پانی کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

ڈیرہ غازی خان: پی پی-243 اور 244 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1622: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حلقہ پی پی-243 اور 244 ڈیرہ غازی خان میں کب، کتنے اور کن علاقوں میں واٹر فلٹر نصب کئے گئے ہیں؟

(ج) کتنے واٹر فلٹر پلانٹ چالو حالت میں اور کتنے بند ہیں پرانے فلٹر پلانٹ کی مرمت، دیکھ بھال اور چالو رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) ضلع ڈی جی خان میں صاف پینے کے پانی جاری سکیموں کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں واٹر سپلائی سکیموں کی کل تعداد 321 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت پی پی۔243 اور 244 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کیا گیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) ضلع ڈیرہ غازی خان میں پینے کے صاف پانی کی چھ سکیموں پر کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیکسلا پی پی۔7 میں واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1695: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا میں 2012 تا 2016 واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیمیں شروع کی گئیں اور ان کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟

(ب) مذکورہ سکیمیں کب شروع کی گئیں ان میں کون کون سی سکیمیں اپنے مقررہ وقت پر مکمل ہوئیں اور کون سی ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں ان کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا حکومت مقررہ عرصہ کے دوران مکمل نہ ہونے والی سکیموں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ادارہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی-7 تحصیل ٹیکسلا میں 2012 تا 2016 کے دوران کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی فنڈز جاری کیے گئے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

پی پی-28 سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1698: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-28 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 16-2015 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضورپور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی-28 تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں سال 16-2015 کے دوران کسی بھی قصبہ چکوک یا آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت مہیا نہ کی گئی ہے۔

(ب) یونین کونسل حضورپور کے تمام چکوک کا پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) حکومت مرحلہ وار تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور بوٹنیکل پارک جلو سے متعلقہ تفصیلات

1699: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور بوٹنیکل جلو پارک کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) لاہور بوٹنیکل جلو پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے اور ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی علٰیحدہ علٰیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس پارک میں کتنے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوٹنیکل گارڈن جلو کا کل رقبہ 80 ایکڑ ہے۔

(ب) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 4212 پودے لگائے گئے ہیں جس پر حکومت کا خرچ مبلغ -/18,123,400 روپے ایک کروڑ اکاسی لاکھ تئیس ہزار چار صد روپے ہوا ہے۔

(ج) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 155 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل مع نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: چوبچہ پھاٹک تا مغلپورہ نہر پر انڈر پاس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1700: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور مغل پورہ پل نہر پر چوبچہ پھاٹک سے مغلپورہ تک انڈر پاس بنانے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے؟

(ج) اگر منصوبہ کا ٹینڈر ہو چکا ہے تو اس پر کام کب شروع ہو گا؟

(د) کیا حکومت ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے اس منصوبہ کو جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر 2-ارب 65 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔

(ج) منصوبہ کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور اس منصوبہ پر کام 25-دسمبر 2016 سے شروع ہو چکا ہے۔

(د) اس منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے اور منصوبہ پانچ ماہ کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

لاہور سمن آباد موڑ سے گلشن راوی روڈ پر پل کی تعمیر سے متاثرہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1701: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد موڑ سے گلشن راوی لاہور جانے والی روڈ پر "اکبر اعظم شادی ہال" کے سامنے نالے پر پل کی نئی تعمیر کی گئی ہے یہ تعمیر کب کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کے بعد اس سڑک کو نہیں بنایا گیا اور وہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پل پر سڑک کو صحیح حالت میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سمن آباد موڑ سے گلشن راوی لاہور جانے والی روڈ پر اکبر اعظم شادی ہال کے سامنے نالے پر پل کی تعمیر سال 2011 میں کی گئی۔

(ب) سال 2011 میں اس پل کی تعمیر کے ساتھ اس کی اپروچ روڈ کو بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ بعد ازاں سال 2014 میں محکمہ واسا کی سیوریج لائن پھٹ جانے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تھی۔

(ج) محکمہ واسا اس نالے اور پل کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے، سڑک کی تعمیر اور پل کی توسیع کا کام اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تکمیل کے بعد کیا جائے گا۔

لاہور: سوڈیوال میں سرکاری اراضی کو واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

1704: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل۔94 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں پانی والی ٹینکی سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے اس کی کل جگہ کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سرکاری اراضی کی مشرقی جانب جگہ متنازعہ ہے اور کچھ لوگوں نے یہ اراضی دھوکا دہی سے اپنے نام کروائی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سرکاری اراضی کو واگزار کرواکر اس کے ارد گرد چار دیواری کرنے اور بچوں کے لئے پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ پانی والی ٹینکی یونین کونسل-94 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے جس کا رقبہ دو کنال سات مرلہ پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ کسی شخص نے دھوکہ دہی سے سرکاری اراضی اپنے نام نہ کروائی ہے۔ بلکہ سرپلس جگہ پر محکمہ نے 1990 میں تقریباً 4.5 مرلے سائز کے چھ پلاٹ بنائے گئے تھے۔ جس کا رقبہ ایک کنال اور پانچ مرلے پر مشتمل ہے جس کی الاٹمنٹ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے مستحق لوگوں کو کی تھی۔

(ج) ماسٹر پلان کے مطابق کل رقبہ تین کنال بارہ مرلے تھا جس میں سے تقریباً 4.5 مرلے کے چھ پلاٹس بنائے گئے جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے اب بقایا رقبہ دو کنال سات مرلے جو واسا کے زیر اہتمام ہے۔

ملتان: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1710: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں یکم جون 2013 سے آج تک واٹر سپلائی سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ملتان میں یکم جون 2013 سے آج تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے 56 منصوبہ جات کی منظوری دی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان منصوبوں میں سے 20 منصوبہ جات بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور 36 منصوبہ جات نامکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) منصوبہ جات کی مدت تکمیل اور بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات کی تفصیل منصوبہ جات کی لسٹ میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: لیڈیز پارکس سے متعلقہ تفصیلات

1711: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان کے کن کن علاقوں میں لیڈیز پارک ہیں نیز ان میں خواتین کو سپورٹس کی کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

(ب) مذکورہ پارکس کے رقبہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان پارکس میں کل کتنا سٹاف اور کتنے مالی ہیں الگ الگ مکمل تفصیل پارکس وار فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ملتان میں تین عدد لیڈیز پارک موجود ہیں۔

1- فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان

2- لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان

3- لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان

مندرجہ بالا لیڈیز پارکس میں لیڈیز کے لئے سپورٹس کی کوئی سہولت نہ ہے۔

(ب) ملتان میں موجود لیڈیز پارکس کے رقبہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1-	فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان	کل رقبہ 6 کنال
2-	لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان	کل رقبہ 4.5 کنال
3-	لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان	کل رقبہ 16 کنال

(ج) ملتان کے لیڈیز پارکس میں سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 3
2۔	لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 3
3۔	لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 4

لاہور بوٹنیکل پارک جلو میں پودے و دیگر تفصیلات

1748: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور بوٹنیکل پارک جلو میں آج تک کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پارک میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) بوٹنیکل گھر کی ٹکٹ کتنی ہے اور کتنی عمر تک کے بچے فری داخل ہو سکتے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 4212 پودے لگائے گئے ہیں جس پر حکومت کا خرچ مبلغ -/18,123,400 روپے ایک کروڑ اکاسی لاکھ تئیس ہزار چار صد روپے ہوا ہے۔

(ب) بوٹنیکل گارڈن جلو میں پودوں کے علاوہ بٹر فلائی ہاؤس اور واک ان ٹنل بنایا گیا ہے۔ مزید اس میں چھ عدد گزیبو اور دو عدد فوارے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چار ٹری ہاؤس اور ایک ٹری ٹاپ واک وے بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ کھانے پینے کے لئے فوڈ کورٹ موجود ہے نیز بچوں کے کھیلنے کے لئے جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔

(ج) بوٹنیکل گارڈن جلو میں داخلہ فری ہے۔ تاہم گارڈن کے اندر بنے ہوئے بٹر فلائی ہاؤس میں داخل ہونے کی ٹکٹ مبلغ تیس روپے فی کس ہے۔ مزید یہ کہ پانچ سال تک کے بچے فری داخل ہو سکتے ہیں۔

ساہیوال پی پی۔222ایل۔9/120 کمیر کی واٹر سپلائی
اور ڈرینج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

1750: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے L۔9/120 کمیر میں واٹر سپلائی اور ڈرینج سسٹم کب منظور ہوا اور کیا یہ مکمل طور پر فنکشنل ہے؟

(ب) اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کا ٹھیکہ کس فرم یا فرد کو دیا گیا؟

(ج) کیا مذکورہ ڈرینج سسٹم میں غیر معیاری کام پر ذمہ داران کا تعین ہوا یا نہیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی تو تفصیل فراہم کریں ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

I. ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے چکنمبر L-9/120 کمیر میں واٹر سپلائی کا منصوبہ 2009 میں شروع ہوا مگر 2016 تک منصوبہ unfunded ہونے کی وجہ سے تاحال مکمل نہ ہو سکا۔ اس سال فنڈ مہیا کئے گئے ہیں اور منصوبہ پر کام جاری ہے۔

II. ڈرینج سیوریج سسٹم کا منصوبہ 2011 میں منظور ہوا اور 2012 میں بعداز تکمیل وٹیسٹ آپریشن ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دیا گیا۔

(ب)

I. L-9/120 کمیر میں واٹر سپلائی سکیم کا تخمینہ لاگت 95.272 ملین روپے ہے جس میں سے 62.342 ملین کا کام ہو چکا ہے اور اس سکیم کا ٹھیکہ میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی بورے والا کو دیا گیا جو کہ فنڈز نہ آنے کی وجہ سے اور محکمہ اوقاف کی طرف سے ٹینکیوں کی جگہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے جون 2016 تک مکمل نہ ہو سکا لہذا سکیم کا اسٹیمیٹ revise کیا گیا اور باقی کام میسرز ظفر علی طور بورے والا کو الاٹ کیا گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

II. جبکہ ڈرینج سسٹم کے منصوبے کی لاگت 50.00 ملین روپے تھی اور اس منصوبے کا ٹھیکہ میسرز اعجاز اینڈ کمپنی، بہاولپور کو دیا گیا۔ منصوبہ 2012 میں بعداز تکمیل وٹیسٹ آپریشن ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ ڈرینج سسٹم میں کوئی غیر معیاری کام نہ ہوا ہے۔ سکیم مقررہ مدت میں مکمل کی گئی اور ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دی گئی تھی اور اس وقت چالو حالت میں ہے۔

ساہیوال: پی پی۔222 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1751: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں پی پی۔222 میں پنجاب صاف کمپنی کی جانب سے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سروے کروائے گئے ہیں؟

(ب) پی پی۔222 کے جن چکوک / دیہاتوں میں فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سروے کروائے گئے ہیں ان کے مکمل نام، سے آگاہ کریں؟

(ج) ان پلانٹس کو نصب کرنے کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) پی پی۔222 کے جو چکوک / دیہات سیوریج کی سہولت سے محروم ہیں وہاں حکومت کب تک یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! پنجاب صاف پانی کمپنی نے پی پی۔222 دیہی علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کرنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے۔

(ب) پی پی۔222 کے تمام چکوک / دیہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان پلانٹس کی تنصیب کا کام مرحلہ وار مکمل ہو گا۔ تاہم سال 2018 تک اس مقصد کے لئے کنٹریکٹس ایوارڈ کر دیئے جائیں گے۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کا مینڈیٹ صوبے کے گاؤں / دیہات میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن جی۔1 بلاک میں غیر قانونی گیٹ و رکاوٹوں سے متعلقہ تفصیلات

1757: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن لاہور سرکاری ٹاؤن کا حصہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے پرائیویٹ گیٹ اور سٹینڈ بریکرز لگا کر عوامی راستوں کو بند کیا ہوا ہے کیا یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے کن لوگوں نے اس کی خلاف ورزی کی ہے؟

(ج) حکومت ان غیر قانونی رکاوٹوں کو ختم کرنے اور سڑکوں کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن سرکاری ہاؤسنگ سکیم محمد علی جوہر ٹاؤن کا حصہ ہے

(ب) فیلڈ سروے کے مطابق جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن میں لوکل رہائشیوں نے باہمی مشاورت سے سکیورٹی اور امن وامان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے بیس عدد گیٹ مختلف سڑکات پر نصب کر رکھے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم سولہ عدد گیٹ دن کے وقت کھلے رہتے ہیں جس سے راستوں کے بند ہونے کا احتمال نہ ہوتا ہے۔ چار عدد گیٹ بند رہتے ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا گیٹ جی 1 بلاک کے لوکل رہائشیوں نے باہمی مشاورت سے سکیورٹی اور امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے نصب کئے ہیں اور زیادہ تر گیٹ دن کے وقت کھلے رہتے ہیں اس لئے ٹریفک کی روانی میں یہ گیٹ رکاوٹ ہیں اور نہ ہی محکمہ ایل ڈی اے میں آج تک اس بابت کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ اگر اس بابت محکمہ ایل ڈی اے میں کوئی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ پولیس سٹیشن سے مشاورت کے بعد مزید کارروائی بمطابق قانون و پالیسی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور حلقہ پی پی۔144 میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

1764: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں سال 14-2013 کے دوران کتنی آبادیوں کو واٹر سپلائی کی سہولت اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ج) متذکرہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حلقہ پی پی۔144 شالامار ٹاؤن ڈائریکٹوریٹ واسا میں سال 14-2013 کے دوران 13 عدد آبادیوں کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی گئی جبکہ مذکورہ حلقہ میں اس عرصہ کے دوران سیوریج کی کوئی سکیم عمل میں نہ آئی۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا ٹھیکہ جات سات عدد کمپنیوں کو دیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر کل 46.916 ملین روپے رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور نیو مزنگ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1765: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو مزنگ لاہور کا علاقہ تاحال پینے کے صاف پانی سے محروم ہے؟

(ب) حکومت وہاں پر کب تک صاف پانی مہیا کرنے یا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) نیو مزنگ لاہور میں حکومت نے کل کتنے فلٹریشن پلانٹ کب لگائے اور ان کی تنصیب پر کل کتنی لاگت آئی؟

(د) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مزنگ اچھرہ سب ڈویژن کا علاقہ صاف پانی سے محروم ہے۔ اس علاقے میں تین عدد ٹیوب ویل ہیں۔ ایک عدد CFS-4 رسول پارک اولڈ، ایک عدد CFS-2 ٹیوب ویل رسول پارک نیو اور تیسرا CFS-2 پنج پیر روڈ سے پانی کی فراہمی بلاتعطل جاری ہے۔

(ب) حکومت وہاں پر 2017 کے آخر تک فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) دو عدد فلٹریشن پلانٹس، ایک عدد فلٹریشن پلانٹ رسول پارک نیو ٹیوب ویل پر 2015 میں واسا نے لگایا ہے جس کی لاگت 3.7 ملین روپے ہے جبکہ دوسرا پنج پیر روڈ پر فلٹریشن پلانٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے لگایا ہے۔

(د) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ KSB کمپنی کو دیا گیا۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ثاقب خورشید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں عرفان دولتانہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں عرفان دولتانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2013-14 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14-فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2013-14 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14-فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2013-14 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14-فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7166 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار بہادر خان میکن: جناب سپیکر! میں

Starred Question No.7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر 175/17 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): میں

Zero Hour No.175/17 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں چونکہ کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گندم خرید سنٹر کنگن پور قصبوں میں باردانہ کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے کل بھی on the floor of the House یہ درخواست کی تھی، کل ڈپٹی سپیکر صاحب صدارت فرما رہے تھے اور میں نے عرض کیا تھا کہ کنگن پور سنٹر میں باردانہ کی تقسیم 24۔ مئی سے شروع ہوئی ہے۔ وہاں پر پانچ پٹوار سرکل ہیں اور 65 ہزار بوریوں کی allocation ہوئی ہے۔ اس وقت وہاں پر چار مزید پٹوار سرکل add ہو گئے ہیں جبکہ بوریاں اب بھی 65 ہزار ہی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ گرداوری کے مطابق وہاں پر کم از کم دو لاکھ بوریوں کی allocation ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے کل جناب ڈپٹی سپیکر سے درخواست کی تھی اور آج آپ سے عرض کرتا ہوں کہ قصور کے متعلقہ افسر، وزیر خوراک یا جو بھی relevant آدمی ہے اس کے ساتھ فوری طور پر میٹنگ کی جائے تاکہ کسانوں کو ان کی مطلوبہ تعداد کے مطابق باردانہ مل سکے۔ دو لاکھ بوریوں کی وہاں پر ضرورت ہے جبکہ 65 ہزار بوریوں کی allocation ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسان کے ساتھ سراسر زیادتی کی جا رہی ہے۔ اس وقت وہاں پر پانچ پٹوار سرکل میں 65 ہزار بوریاں دی جا رہی ہیں جبکہ 9 پٹوار سرکل میں بھی 65 ہزار بوریاں allocate کی گئی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ متعلقہ محکمہ کو اس بارے میں ضروری ہدایات جاری کی جائیں۔ اس وقت درخواستیں لی جا رہی ہیں لہٰذا متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ اس سنٹر میں باردانہ کی تعداد بڑھائی جائے۔

جناب سپیکر: کل وزیر خوراک ایوان میں تشریف لائیں اور وہ سردار وقاص حسن موکل کی اس بات کا جواب دیں۔ میری طرف سے انہیں لکھ کر بھجوایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! گزشتہ ہفتے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ژالہ باری ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے گندم کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ اس بابت کوئی تحریک لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں تحریک نہیں لا سکتا۔

جناب سپیکر: آپ خود گورنمنٹ ہیں تو مجھے کیا کہہ رہے ہیں؟ Now, you are the part of the Government. آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 282/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بے نظیر جنرل ہسپتال راولپنڈی میں لیتھروٹراپسی مشین خراب

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 19-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی بے نظیر بھٹو جنرل ہسپتال میں ڈویژن بھر کی واحد لیتھروٹراپسی مشین چار ماہ سے خراب ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو نجی ہسپتالوں میں 35 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ مشینوں کی کمی کے باعث کئی مریضوں کو ہفتوں بعد کی تاریخ دی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی ایک تحریک اگست کے مہینے میں پیش کی تھی۔ میں نے یہ تحریک دو مرتبہ ایوان میں پڑھی ہے لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میری گزارش ہے کہ اس کا جواب منگوایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی وہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب آصف محمود کی ہے لیکن اب یہ پڑھی نہیں جا سکتی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری اگست والی تحریک التوائے کار آپ نے ایک اجلاس کے لئے pending فرمائی تھی تو اس کا جواب کب تک آئے گا؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ جلدی اس کا جواب آجائے گا۔ جب اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا تو آپ کو بتادیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 327/17 محترمہ شبینہ زکریا بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ!

سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے خریدی گئی اراضی ان کے اصل مالکان کو واپس کرنے کا مطالبہ

محترمہ شبینہ زکریا بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 7-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے قیام کے لئے زمینداروں سے زمین خریدی۔ جس کا کھیوٹ نمبر 2232 اور کھتونی نمبر 2745 ہے لیکن بعض وجوہات کی بناء پر یونیورسٹی تعمیر نہ ہو سکی۔ زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے لیکن محکمہ مال سمبڑیال اس اراضی کا ذاتی طور پر 30 ہزار روپے سالانہ کے حساب سے ٹھیکہ لیتا ہے۔ یہ ٹھیکہ سالانہ ایک کروڑ 51 لاکھ اور 80 ہزار روپے بنتا ہے جو محکمہ مال سمبڑیال سرکاری خزانے کی بجائے اپنی جیبوں میں ڈال رہا ہے۔ سابق مالکان کا کہنا ہے کہ اُن کی زمینیں واپس کی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 285/17 محترمہ خدیجہ عمر، چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

شاہکوٹ اور گردونواح میں قائم بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیکلز کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں میں مبتلا

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 22-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق شاہکوٹ اور گردونواح میں کھلے بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیائی اجزاء اور آلودہ آلات کے مسلسل استعمال سے خواتین مہلک بیماریوں میں مبتلا ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ بیوٹی پارلرز کا پھیلا جال حفظانِ صحت کے اصولوں کو نظرانداز کر رہا ہے اس پر قانون حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی اتھارٹی ہے جو ان پر گرفت کر سکے۔ کیمیکل والی مہندی سے لے کر فیس واش تک میں ایسے بے شمار مضر صحت اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے جو جلد کو بُرے طریقے سے جھلسا دیتے ہیں۔ گورا بننے کی کوشش بعض اوقات دلہنوں اور بیشتر خواتین کو چہرے کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ بعض خواتین ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جن کو بعد میں ڈاکٹرز سے بھی رجوع کرنا پڑتا ہے جبکہ بعض مقامات پر غیر تربیت یافتہ لڑکیاں مبینہ طور پر ان پارلرز کی آڑ میں فحاشی اور بے حیائی کے اڈے بھی چلا رہی ہیں۔ علاقے کی سیاسی و سماجی تنظیموں نے اعلیٰ حکام سے اصلاح احوال کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ [*********************************]

جناب سپیکر: جی، اُن کو بیس کروڑ عوام نے منتخب کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! [*********************]

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا لہٰذا اس بات کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ میں یہ حصہ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 287/17 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی سے جان لیوا بیماریوں میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 22-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی ہونے کی وجہ سے جان لیوا بیماریاں بڑھ گئی ہیں۔ زہریلے کیمیکل والے دودھ اور مضر صحت گوشت کی فروخت کے بعد اب زرعی دواؤں، مضر صحت رنگ اور کیمیکلز کے بے دریغ استعمال سے پھل اور سبزیاں بھی زہر آلود ہو گئی ہیں۔ کچھ عرصہ سے زمیندار زیادہ پیداوار حاصل کرنے اور تاجر پھل و سبزی کے معیار کو بہتر بنانے کی آڑ میں انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ بعض کسان منڈی میں پھل اور سبزی لانے سے تھوڑی دیر پہلے انتہائی خطرناک زرعی ادویات کا یہ چھڑکاؤ کر دیتے ہیں جس کے فوری کھانے سے انسان کو خطرناک بیماریاں جکڑ لیتی ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ لوگ سیب کو ایک خطرناک کیمیکل کلورو پائریفاس میں ڈبو کر خوبصورت رنگ دے کر پکا ظاہر کر کے زیادہ منافع لے رہے ہیں۔ اسی طرح کچی الیچی کو براہ راست کیمیکل والا مصنوعی رنگ کر کے بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے جبکہ آڑو اور امرود کو واشنگ پاؤڈر سے دھلائی کر کے بیچا جا رہا ہے۔ ایک زرعی ماہر نے کہا ہے کہ تربوز، خربوزے اور گرما کے ذائقہ کو شیریں بنانے کے لئے مصنوعی کیمیکل سکرین کا استعمال کئی بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ سبزیوں پر زرعی ادویات کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس تمام تر صورتحال کے پیش نظر لوگوں میں انتہائی تشویش اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ زرعی ادویات اور کیمیکلز سے پاک پھل اور سبزیاں میسر ہوں تاکہ صحت مند نسل پروان چڑھ سکے اور وقت کا بھی تقاضا ہے کہ زہر سے پاک پھل اور سبزی کی فروخت کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر قانون سازی کر کے سخت عمل کروا کر انسانی صحت کو جان لیوا بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کے جواب کے لئے اس کو till next week pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
وزیراعظم پاکستان کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر laying of report ہے۔ جی، منسٹر! اس کو lay کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
وزیراعظم پاکستان کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

سٹیٹس آف خواتین کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 15-2014

MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT: (MS HAMEEDA WAHEED-UD-DIN): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15 has been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28-اپریل 2017 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعۃ المبارک، 28-اپریل 2017

(یوم الجمع، 30-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 5

315

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی برائے سال 14-2013 کی سالانہ رپورٹ پر بحث

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی برائے سال 14-2013 کی سالانہ رپورٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

317

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 28-اپریل 2017

(یوم الجمع، 30-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

عَلَى الْاَرَآئِكِ
يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ
مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْا
اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْا اِنَّ هٰؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

سورة المطفّفِین آیات 23 تا 33

تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے (23) تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کرلو گے (24) ان کو خالص شراب سر بمہر پلائی جائے گی (25) جس کی مہر مشک کی ہو گی تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہیے کہ اسی سے رغبت کریں (26) اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہو گی (27) وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (اللہ کے) مقرب پیئیں گے (28) جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے (29) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے (30) اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے (31) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں (32) حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (33)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں اُن پہ قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانا ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زاہرہ کا وہ بابا ہے حسنین کا نانا ہے
آؤ درِ زاہرہ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
اک میں ہی نہی اُن پہ قربان زمانہ ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا 20 منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد 11 بج کر 35 پر
جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔گنتی شروع کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 2610ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لیکن انہوں نے فرمایا تھا کہ میرے سوال کو pending کر لیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: Please no cross talk. جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4874 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں تعینات ڈرگ انسپکٹر سے متعلقہ تفصیلات

*4874: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ان ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2013 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے، کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں ایک ڈرگ کنٹرولر ساہیوال اور ایک ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر چیچہ وطنی دو اسامیاں ہیں اور دونوں ہی خالی ہیں۔ دونوں اسامیوں پر ہسپتال فارماسسٹ کو ایڈیشنل چارج دے کر کام کروایا جارہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک 1590 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی اور 527 میڈیکل سٹورز کے خلاف مندرجہ ذیل بنیاد پر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے قانونی کارروائی کے لئے متعلقہ ڈرگ کورٹ کو بھیجے گئے۔

1۔ ادویات کے سیمپل لئے گئے
2۔ بغیر لائسنس کے ادویات کی سیل
3۔ بغیر وارنٹی کے ادویات کی سیل
4۔ کوالیفائیڈ پرسن کا غیر حاضر ہونا
5۔ کنٹرول ادویات کا رجسٹر پر اندراج نہ ہونا
6۔ مقررہ درجہ حرارت پر ادویات کا سٹور نہ ہونا
7۔ غیر رجسٹرڈ ادویات کی سیل
8۔ ایکسپائر ادویات کی سیل

نوٹ: ضلع کے تمام میڈیکل سٹورز کی سہ ماہی بنیاد پر چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر لائسنس یافتہ میڈیکل سٹورز کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی کر کے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کو بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں سوال کے اوپر لکھا ہے کہ 10-مارچ 2017 کے ایجنڈے سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے ان سے پوچھ لیں کہ انہوں نے سوال pending کرایا تھا کیا آج تک اس پر عملدرآمد ہوا ہے؟ چونکہ انہوں نے on the floor of the House commitment کی تھی۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں ساری vacant posts ہیں اور وہاں ہسپتال کے بندے کو charge دیا ہوا ہے۔ ان سے پوچھ لیں کہ اس میں اب تک کیا updates ہیں؟

جناب سپیکر: آپ پوچھیں تو پھر میں ان سے پتا کروں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ہمارے پاس کچھ vacant seats پڑی تھیں، فاضل ممبر کی نشاندہی پر ان پر بھرتیاں ہو گئی ہیں اور یہ designations بھی fill ہو رہی ہے اور جہاں پر ان کو ڈرگ انسپکٹر چاہئے انشاءاللہ وہ within a month آ جائے گا۔ میں نے بھی ہدایت کی ہے لہٰذا فی الفور ان کے پاس ڈرگ انسپکٹر آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! کیا آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کی بات سُن لی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ نے بڑی clear-cut direction فرمائی تھی اور آپ بے شک اسمبلی کی کارروائی منگوا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ جو بتا رہے ہیں یقیناً ایسا ہی ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ساتھ سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، علی جان خان نے وعدہ فرمایا تھا اور آج وہ آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ مجھے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کل اس کے آرڈر لے لیجئے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، علی جان خان آج رحیم یار خان گئے ہوئے ہیں اور انہوں نے درخواست کی ہے کہ میری جگہ پر ایڈیشنل سیکرٹری آئیں گے اور ان کے پاس ساری انفارمیشن ہو گی۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو بات کہی ہے کیا اس سے آپ مطمئن ہیں یا نہیں؟ ابھی جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایک ماہ کے اندر اندر ان اسامیوں کو پُر کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انہوں نے کوئی دودھ کی نہر نہیں کھودنی۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال محکمہ صحت میں ایک ڈرگ کنٹرولر ساہیوال اور ایک ڈپٹی ڈرگ کنٹرولر چیچہ وطنی یعنی دو اسامیاں ہیں اور دونوں ہی خالی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اسی حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ ان اسامیوں کو ایک ماہ کے اندر پُر کر لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال میں نے 4 جون 2014 کو دیا تھا۔ آپ اس حوالے سے محکمہ کی seriousness دیکھ لیں۔ ساہیوال 30/35 لاکھ آبادی کا ضلع ہے۔ ڈرگ انسپکٹر کی ڈیوٹی میں ادویات کے samples لینا اور بغیر لائسنس ادویات کی فروخت کو روکنا شامل ہوتا ہے اگر کوئی آدمی تعینات ہی نہیں ہو گا تو پھر یہ سب کچھ کون چیک کرے گا؟ آپ direction دیں کہ ضلع ساہیوال میں فوری طور پر ڈرگ انسپکٹرز تعینات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! direction دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری نے یقین دہانی کروائی ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر ان اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔ اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور آگے چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں اور کوئی direction دے دیں کیونکہ ضلع ساہیوال کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ آپ نے 10-مارچ 2017 کو حکم دیا تھا لیکن آج تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس پر سوموٹو ایکشن لینا بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جواب نہیں پڑھا حالانکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں دونوں اسامیوں پر ہسپتال فارماسسٹ کو ایڈیشنل چارج دے کر کام کروایا جا رہا ہے۔ designated posts کے لئے ابھی بھرتیاں ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ان کو تعینات کر دیا جائے گا۔ میں نے اس بابت فاضل ممبر کو پہلے بھی یقین دہانی کروائی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ ضلع ساہیوال کو ایڈیشنل چارج پر کیوں چلا رہے ہیں؟ ضلع ساہیوال میں دو اسامیاں ہیں اور دونوں ہی خالی پڑی ہوئی ہیں۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ دونوں اسامیوں پر ہسپتال فارماسسٹ کو ایڈیشنل چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک فارماسسٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں اپنی ڈیوٹی دے رہا ہے اور وہی بطور ایڈیشنل چارج ڈرگ انسپکٹر ساہیوال اور چیچہ وطنی میں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے۔ کیا وہ بندہ ہے یا روبوٹ کہ ایک ہی وقت میں اتنی ڈیوٹیاں دے رہا ہے؟

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہئے۔آپ کو بھی کام کرنا چاہئے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس حوالے سے کوئی direction دے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے یقین دہانی کروادی ہے کہ ایک ماہ کے اندر ان اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا اس لئے اب کسی direction کی ضرورت نہیں ہے۔اب آپ مہربانی کرکے تشریف رکھیں اور مزید وقت ضائع نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ جو حکم دیں گے میں اس کا پابند ہوں لیکن میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کو satisfy کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! نئی بھرتیاں ہو چکی ہیں اور اب ہم نے ان اسامیوں پر تعیناتی کرنی ہے۔انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھ جاتا ہوں بلکہ اگر آپ کہیں تو لیٹ بھی جاتا ہوں لیکن میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ کرے کہ آپ کے لیٹنے کی نوبت نہ آئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بے شک ایوان کی کارروائی نکلوا لیں۔پچھلے اجلاس میں بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا لیکن ابھی تک اس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا اور اب پھر وعدہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلے اجلاس میں دیکھیں گے اگر اس مرتبہ انہوں نے وعدہ پورا نہ کیا تو پھر آپ remind کروا دیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو یہ گزارش کروں گا کہ میرے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تو میرا right ہے۔

جناب سپیکر: .When I say no, I mean it مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7246 میاں طارق محمود کا ہے۔ وہ بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8553 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4249 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے کیونکہ انہوں نے request کی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4250 بھی ڈاکٹر وسیم اختر کا ہے انہوں نے request کی ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4875 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں میٹرنٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*4875: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرنٹی ہسپتال ضلع ساہیوال کا گائنی وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟

(ج) کیا حکومت گائنی وارڈز میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) میٹرنٹی ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ساہیوال کے ماتحت کام نہ کرتا ہے۔ یہ ایک ہلال احمر کا علیحدہ ہسپتال ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال کے ماتحت کام کرتا ہے۔ تاہم ایڈمنسٹریٹر میٹرنٹی ہسپتال ساہیوال سے انفارمیشن حاصل کر کے آپ جناب کو دی جا رہی ہے۔

میٹرنٹی ہسپتال ضلع ساہیوال کا گائنی وارڈ 21 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ہسپتال آنے والے مریضوں کو بہتر سہولیات مہیا کر رہا ہے اور بوقت ضرورت اس سے زیادہ مریضوں کو بھی سہولیات مہیا کی جاسکتی ہیں۔

(ج) ضرورت پڑنے پر بیڈز کی تعداد بڑھائی جاسکتی ہے۔ مزید برآں پیڈز اور جنرل سرجری کے نئے وارڈ تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔

(د) لیبر روم میں بنیادی مشینری موجود ہے کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مجلس عاملہ کی منظوری سے خریداری کر لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ میٹرنٹی ہسپتال ضلع ساہیوال کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال کا گائنی وارڈ اکیس بیڈز پر مشتمل ہے اور بوقت ضرورت اس سے زیادہ مریضوں کو بھی سہولیات مہیا کی جاسکتی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ انہوں نے اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے کیا کیا سہولتیں مہیا کی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! فاضل ممبر جواب کو غور سے پڑھ لیں۔ یہ ہسپتال ہلال احمر نے بنایا ہے اور یہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال کے ماتحت کام کرتا ہے۔ یہ ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ساہیوال کے ماتحت کام نہیں کرتا لیکن ہم نے پھر بھی وہاں سے انفارمیشن لے کر معزز ممبر کو مہیا کر دی ہے۔ اگر معزز ممبر کو کسی بات کی سمجھ نہیں آرہی اور وہ اس حوالے سے مزید کوئی specific question پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال کے گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد کب تک بڑھادی جائے گی؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ ہسپتال ہلال احمر نے بنایا اور وہاں پر سب کام ہلال احمر نے کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے کہ یہ ہسپتال ہلال احمر کا ہے۔ میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ہسپتال میں اور ساہیوال کے دوسرے ہسپتالوں میں گائنی وارڈز کی استعداد کو بڑھایا جارہا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! معزز ممبر اس ہسپتال کے بارے میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال کو ملتے نہیں، ان سے کچھ پوچھتے نہیں اور ہمیں سوال بھیج دیتے ہیں۔ معزز ممبر اگر ہمارے محکمہ سے متعلق کوئی اور سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh question کر دیں ہم جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ نے جس ہسپتال سے متعلق سوال دیا ہے اس بابت پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ میٹرنٹی ہسپتال ساہیوال ہلال احمر نے بنایا ہے، وہی اس کا انتظام سنبھالتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر ساہیوال اس کی نگرانی کرتا ہے۔ اگر آپ اس ہسپتال میں کچھ اضافہ چاہتے ہیں تو بتا دیں پارلیمانی سیکرٹری آپ کی بات کو آگے convey کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ہلالِ احمر کی حد تک میٹرنٹی ہسپتال کا جواب دیا ہے وہ ٹھیک ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ساہیوال میں گائنی وارڈ کو public flow کے حساب سے بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ہمارا محکمہ ضرورت پڑنے پر بڑھاتا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی تفصیل پوچھنی ہے تو fresh question کر دیں جس کے مطابق ہم گائنی کے حوالے سے details دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ان کو آپ گائنی کے لئے کچھ نہ کچھ مشورہ بھی ضرور دیں اور بٹھا کر بات بھی کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل کریں تاکہ اس میں اگر عوام کے فائدے کی کوئی بات ہو تو اس کے کروانے میں آپ کو پوری محنت کرنی چاہئے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ہم ہسپتالوں کی ضرورت پر بڑھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا ڈپٹی کمشنر کو کہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں یا کھڑے رہیں یہ آپ کی مرضی ہے۔ میرے خیال میں اب آپ کو بیٹھ ہی جانا چاہئے۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سول ہسپتال ڈسکہ میں مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5402: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 13-2012 اور سال 14-2013 میں ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ کون کون سی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور آئندہ مالی سال 15-2014 کے لئے کتنی رقم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال ڈسکہ کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

سال	بمعہ تنخواہ	علاوہ تنخواہ	ٹوٹل
2012-13	69335000	12852000	82187000
2013-14	78449000	18836000	97285000
2014-15	79712000	36726000	106438000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میرا سوال بڑا clear تھا کہ کون کون سی مد میں کتنی کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ 15-2014 میں 7 کروڑ 97 لاکھ 12 ہزار روپے بمعہ تنخواہ کے ہیں اور 3 کروڑ 67 لاکھ تنخواہ سمیت ہیں لہٰذا بقایا 4 کروڑ 29 لاکھ 86 ہزار روپے بنتے ہیں۔ میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے لہٰذا یہ ذرا clear فرمادیں کہ 4 کروڑ 29 لاکھ روپے میں سے ادویات کے لئے کتنے فنڈز تھے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس کی details نہیں ہیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ذرا سوال ملاحظہ فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب! آپ مجھ سے بات کریں اور اُن سے direct بات نہ کریں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال بڑا clear ہے کہ ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ کے لئے کون کون سی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی لیکن انہوں نے مع تنخواہ اور علاوہ تنخواہ کا بتا کر ambiguity پیدا کر دی ہے جبکہ ان کو clear جواب دینا چاہئے تھا کہ ادویات کے لئے اتنے پیسے رکھے گئے، maintenance کے لئے اتنے پیسے رکھے گئے، جنریٹر کے ڈیزل کے لئے اتنے پیسے رکھے گئے اور ایم ایس صاحب جو لوگ daily wages پر رکھتے ہیں اُن کی مد میں اتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پیسے رکھ لئے ہیں لیکن اگر کسی میں کوئی کمی بیشی ہے تو انہیں بتا دیں یا اُن سے پوچھ لیں کہ وہ اس میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں یا کمی کرنا چاہتے ہیں؟ میرے خیال میں ایسا کرنا آپ کے لئے بہتر رہے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! انہوں نے general question پوچھا تھا جس پر تنخواہ اور بغیر تنخواہ کی مد بنا کر دے دی ہے لیکن specific detail ان کو provide کر دیں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس کی detail مل جائے گی۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 5913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و تفصیل

*5913: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنے سرکاری ہسپتال، ٹیچنگ ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال ہیں نیز یہ ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیچنگ ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا کے کتنے ہسپتالوں میں ایمرجنسی یونٹ قائم ہیں جہاں پر مریضوں کو فوری طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے؟

(د) سال 2014 کے دوران کتنے ایم ایسز نے سرکاری ہسپتالوں کا دورہ کیا نیز ان دوروں کے دوران پائی جانے والی بے قاعدگیوں کو دور کرنے کے متعلق کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ہ) ضلع سرگودھا کے سرکاری ہسپتالوں میں آکسیجن سلنڈروں کی کل تعداد موجود ہوتی ہے نیز ایمرجنسی کی صورت میں کیا کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع سرگودھا میں موجود سرکاری ہسپتالوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا میں ایک ٹیچنگ ہسپتال موجود ہے جو کہ سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے اور شہر کے وسط میں واقع ہے۔

(ب) اس کی رپورٹ ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا سے ہی لی جا سکتی ہے اور ٹیچنگ ہسپتال دفتر ہذا کے ماتحت نہ ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں آٹھ تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال اور بارہ رورل ہیلتھ سنٹرز میں ایمرجنسی یونٹ قائم ہے جہاں پر مریضوں کو فوری طور پر طبی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

(د) ضلع سرگودھا 2014 میں چھ تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال کام کر رہے تھے اور ان ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان روزانہ کی بنیاد پر اپنے ماتحت ہسپتالوں کا دورہ کرتے تھے اور دوران معائنہ پائی جانے والی شکایات کو روزانہ کی بنیاد پر حل کرواتے تھے اور کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی تھی۔

(ہ) ضلع سرگودھا میں ہر تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال میں دس عدد، ہر رورل ہیلتھ سنٹر پر دس عدد اور ہر بنیادی مراکز صحت پر دو عدد آکسیجن سلنڈر ایمرجنسی کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے detail میں cost of other stores کا بتایا ہے لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی وضاحت کر دیں کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ ہمارے محکمہ سے related سوال نہیں تھا لیکن ہم نے اس کو forward کر دیا ہوا ہے البتہ محترمہ کون سے جز کی نشاندہی کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اخراجات کے متعلق میرا سوال تھا جس کے جواب کی مجھے detail دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! جز بتا دیا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ جز (د) ہے جس میں بے ضابطگیوں کا میں نے سوال کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! محکمہ Tertiary Care کو یہ سوال forward بھی کیا ہے لیکن وہ ہسپتالوں کے rounds لگاتے ہیں۔ اگر محترمہ نے مزید کوئی specific سوال پوچھنا ہے تو وہ بھی متعلقہ محکمہ کو forward کر دیں گے کیونکہ یہ ہمارے محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے related نہیں تھا پھر بھی ان سے جواب لے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending کیا جاتا ہے لہٰذا یہ سوال متعلقہ محکمہ کو refer کیا جائے۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب کے بی ایچ یو میں ادویات اور فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*6194: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کتنے بی ایچ یوز ہیں ہر بی ایچ یوز کا سال14-2013 میں ادویات کے بجٹ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کو آؤٹ ڈور میں چیک کیا گیا اور کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا، ان مریضوں کو کتنی مالیت کی ادویات دی گئیں؟

(ج) ہر بی ایچ یو میں مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کے کس کس نوعیت کے آپریشن کئے گئے ہیں، ان کی تعداد و تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کل 48 بی ایچ یوز ہیں اور ہر بی ایچ یو کے لئے سال 14-2013 میں ادویات کا-/304044 روپے بجٹ تھا۔

(ب) تمام بی ایچ یوز کے آؤٹ ڈورز میں سال14-2013 میں کل 650376 مریضوں کو چیک کیا گیا تھا اور بی ایچ یوز پر مریضوں کو داخل نہیں کیا جاتا۔ اِن مریضوں کو-/14153227 روپے کی مفت ادویات فراہم کی گئی تھیں۔

(ج) بی ایچ یوز پر مریضوں کا آپریشن نہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6195 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتال میں بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*6195: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ملازمین کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں 2012-13 اور 2013-14 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے اور پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موجود سرکاری ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال	=	01
2۔	ٹی ایچ کیو ہسپتال	=	02
3۔	دیہی مراکزِ صحت	=	06
4۔	بنیادی مراکزِ صحت	=	48
5۔	محمد اشرف یعقومیہ میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہسپتال	=	01

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب 120 بیڈز، ٹی ایچ کیو ہسپتال شاہکوٹ 70 بیڈز، THQ ہسپتال سانگلہ ہل 74 بیڈز، ہر دیہی مرکزِ صحت 20 بیڈز، ہر بنیادی مرکزِ صحت دو بیڈز اور محمد اشرف یعقومیہ میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہسپتال چار بیڈز پر مشتمل ہے۔ ان ہسپتالوں میں 321 اسامیاں تقریباً چھ ماہ سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔

(ج) جی ہاں!

(د) ان ہسپتالوں میں سال 2012-13 میں -/369928061 روپے اور سال 2013-14 میں -/445117747 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ہ) سال 2012-13 میں ٹی اے / ڈے اے پر ٹوٹل رقم 552523 روپے، پٹرول پر ٹوٹل رقم 15993894 روپے اور ٹیلیفون پر ٹوٹل رقم 270654 روپے خرچ ہوئی۔ سال 2013-14 میں ٹی اے / ڈے اے پر ٹوٹل رقم 1087842 روپے، پٹرول پر ٹوٹل رقم 15994803 روپے اور ٹیلیفون پر ٹوٹل رقم 294064 روپے خرچ ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ملازمین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں جبکہ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 321 اسامیاں تقریباً چھ ماہ سے خالی ہیں اور پُر کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں

لہٰذا میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 321 کون سی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کوئی tentative date دے دیں کہ کب تک ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ fresh question بنے گا لیکن محکمہ کی طرف سے تفصیل ان کو بھجوا دی جائے گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ بھی انشاء اللہ exact بتا دیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! لیکن کب تک؟

جناب سپیکر: آپ دونوں آپس میں بات نہ کریں اور مجھے بھی پتا چلنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ تفصیل اِن کو لے کر دینی پڑے گی تو ساتھ مدت بھی بتا دیں گے کہ کب تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: آپ کب بتائیں گے، مجھے کیسے پتا چلے گا اور میں ان سے کیا کہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اگلے ہفتے میں اِن کو بتا دیں گے اور آپ کو یہ خود ہی اطلاع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کب تک کریں گے، کچھ بات تو کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! میں precise ابھی چیک کر کے بتاتا ہوں۔ ویسے یہ جلد از جلد پُر ہو جائیں گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ اسامیاں چھ ماہ سے نہیں بلکہ پچھلے تقریباً 9 سال سے خالی ہیں لہٰذا یہ بتائیں کہ کب تک یہ پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکہ خالی اسامیوں کی تفصیل بے شک بعد میں دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! انہوں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ کب تک پُر کریں گے ورنہ ہم چیک کر کے بتا دیتے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ کون بتا سکتا ہے لہٰذا ہم اُن سے پوچھ لیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ point out ہو چکا ہے اس لئے جلد از جلد یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ کوئی date دے دیں، ایک مہینہ، دو سال یا دس سال کا کوئی وقت بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 6362 ہے لیکن اس کا جواب ہی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7682 حاجی عمران ظفر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: نیشنل ہیلتھ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*7725: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ہیلتھ پروگرام کے تحت لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کا کیا دائرہ کار ہے ان کی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے، ضلع ساہیوال میں ان کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکر کی تقرری کے لئے کیا معیار ہے ان کی بہتر ٹریننگ اور جدید میڈیکل ترقی سے آگاہی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، گزشتہ ایک سال میں ضلع ساہیوال میں ان کی تربیت کے لئے کتنے ٹریننگ کیمپ منعقد ہوئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنے رہائشی علاقہ میں 1300 کی آبادی پر تعینات کی جاتی ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز ضلع ساہیوال میں ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ پولیو، ڈینگی اور صحت عامہ کی بہتر آگاہی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اس وقت ضلع ساہیوال میں 1360 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تقرری کے لئے مڈل پاس ہونا ضروری ہے ان کو جدید میڈیکل ترقی کی آگاہی کے دوران مختلف ٹریننگ کیمپ منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس میں اپنے اپنے شعبے کے ماہر لوگ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ٹریننگ کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ نیشنل ہیلتھ پروگرام کے تحت لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کا کیا دائرہ کار ہے، ان کی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے، ضلع ساہیوال میں ان کی کل کتنی تعداد ہے؟ اس کا جواب آیا ہے کہ 1300 کی آبادی پر ایک لیڈی ہیلتھ ورکر تعینات کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق ساہیوال میں کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات ہونی چاہئیں تھیں، آج کتنی ہیں اور کتنی deficiency ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ 1360 ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! deficiency کے متعلق بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! مجھے deficiency کا علم نہیں ہے۔ ان کی population کے حساب سے اور جو ان کی ضروریات ہیں ان کے مطابق تعداد کو پورا کیا جائے گا۔ ان کی qualification بھی بتا دی گئی ہے۔ اگر انہوں نے deficiency کی معلومات لینی ہیں تو ہم calculate کر کے جو بھی ہوں گی ان کو بتا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا آپ مطمئن ہیں؟ اگر یہ جواب نہیں دینا تو پھر ہم سوال پوچھنا ہی چھوڑ دیتے ہیں کہ جب ان کا دل کرے گا پھر یہ بتا دیں گے۔ میں نے ایک specific سوال پوچھا تھا کہ کیا ساہیوال میں population کے حساب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد پوری ہے،

یہ بتادیں کہ وہاں پر لیڈی ہیلتھ ورکرز کی sanctioned posts کتنی ہیں جو SNE کے مطابق منظور شدہ ہیں ان میں کتنی fill posts ہیں اور کتنی deficiency ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! انہیں بعد میں after thoughts آتی ہیں۔ ہم ان کو وہ انفارمیشن provide کر دیں گے۔ یہ جب سوال پوچھ رہے تھے تو اس میں specific کر دیتے کہ کتنی کمی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ I am not satisfied with the answer

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں after thoughts وہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 7921 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی سے متعلقہ تفصیلات

*7921: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں سٹی سکین اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین نہ ہونے کی وجہ سے غریب مریضوں کو مجبوراً ملتان اور بہاولپور ریفر کر دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے لئے سی ٹی سکین اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گردوں کے مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی چھ مشینیں ہیں جن میں سے چار مشینیں خراب ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں سی ٹی سکین اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین کی سہولت موجود نہ ہے جبکہ دیگر ایکسرے مشین موجود ہیں اور ٹھیک کام کر رہی ہیں۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکمنامہ پر ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال وہاڑی کو 300 بیڈز پر مشتمل ہسپتال کی صورت میں اپ گریڈ کر دیا گیا اور اس سکیم اپ گریڈیشن ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال وہاڑی بطور 300 بیڈز ہسپتال تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال وہاڑی کو سی ٹی سکین، جدید ڈیجیٹل ایکسرے مشین و دیگر جدید میڈیکل مشینری کی فراہمی اس سکیم میں شامل ہے۔ جدید ڈیجیٹل ایکسرے مشین کا سپلائی آرڈر جاری کر دیا گیا ہے اور یہ مشین چند دنوں میں مہیا ہو جائے گی۔

(ج) ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال وہاڑی میں گردوں کے مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی آٹھ مشینیں موجود ہیں جن میں سے چھ مشینیں مکمل درست حالت میں ہیں اور گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق گردوں کے مریضوں کا مفت علاج جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں سی ٹی سکین اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین کی سہولت موجود نہ ہے لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی مہربانی سے اس ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور جلد ہی یہ مشینیں فراہم کر دی جائیں گی۔ میں اس کے لئے اپنی پنجاب گورنمنٹ کی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب مشینیں فراہم کی جاتی ہیں تو ان کے ساتھ ٹیکنیکل سٹاف تعینات نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے لوگ ان مشینیوں سے مستفید نہیں ہو پاتے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے commitment چاہتی ہوں کہ کتنی مدت میں یہ تمام مشینیں وہاڑی ہسپتال کو فراہم کر دی جائیں گی اور ان مشینوں کے ساتھ ٹیکنیکل سٹاف بھی تعینات کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: یہ مشینیں کب تک operative ہو جائیں گی اور ٹیکنیکل سٹاف کب تک تعینات کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! محترمہ نے بہترین نشاندہی کی ہے کہ مشینوں کے ساتھ ان کا ٹیکنیکل سٹاف بھی ہونا چاہئے۔ سی ٹی سکین مشین کے لئے Siemens Company کے ساتھ معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس پر جون جولائی میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8086 میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ out of country ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8123 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی اخبارات میں خصوصاً اتوار کے ایڈیشن / میگزینز میں مضر صحت ادویات کے اشتہارات کے خلاف کارروائی

*8123: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام اخبارات خصوصاً اتوار ایڈیشن میگزینز میں مختلف حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کے بڑے بڑے متاثر کن اشتہارات شائع ہوتے ہیں، جن میں اپنی ادویات کے ذریعے بڑی بڑی کامیابیوں کے دعوے کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے کبھی ان اشتہاری حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی اسناد، قابلیت اور ادویات کو کسی لیبارٹری میں چیک کروایا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں ہر شخص جب چاہے اپنی مرضی سے ادویات بنا کر اشتہارات کے ذریعے فروخت کر سکتا ہے، کیا محکمہ صحت اس طرح عام لوگوں کی صحت سے کھیلنے والوں پر کوئی پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مختلف اخبارات میں حکیموں / ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی طرف سے مختلف ادویات کے اشتہارات شائع ہوتے رہتے ہیں اور ان میں بڑی بڑی کامیابیوں کے دعوے بھی کئے ہوتے ہیں۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ2010(Act.XVI) کے تحت حکیموں / ہومیوپیتھک ڈاکٹرز و دیگر ہر قسم کی میڈیکل پریکٹس اور عطائیت کی روک تھام کی ذمہ داری پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو سونپی گئی ہے جو کہ ان کی اسناد اور قابلیت چیک کرنے پریکٹس کی اجازت دینے کلینکس رجسٹرڈ کرنے یا پابندی لگانے کا مجاز ہے۔اشتہارات کو چیک کرنے /اجازت دینے اور ادویات کو چیک کرنے کا اختیار ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان(DRAP) کے پاس ہے۔

(ج) نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ صوبہ میں ادویات کی تیاری امپورٹ ایکسپورٹ سٹور اور فروخت ڈرگ ایکٹ(xxx 1 of 1976) پنجاب ڈرگ رولز اور ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان ایکٹ2012 کے تحت ہے۔

تاہم ڈرگ ایکٹ1976 اور پنجاب ڈرگ رولز کے تحت ہومیوپیتھک، حکمت، چائینز، بائیو کیمک ادویات کے خلاف کارروائی نہیں ہو سکتی ان پر ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان کے تحت وفاقی ڈرگ انسپکٹر کارروائی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ اس حوالے سے check and balance کا اختیار ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان کے پاس ہے اور اس کے تحت وفاقی ڈرگ انسپکٹر ہی کارروائی کر سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ after the 18th Amendment یہ اتھارٹی مکمل طور پر صوبے کو کب transfer ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس کی Regulation Federal subject ہے کیونکہ اس پر کنٹرول پورے پاکستان میں ensure کرنا ہوتا ہے۔ اس وقت Provincial DRAP کی مشاورت ہو رہی ہے۔ This is in the pipeline ہم بھی اس کا کچھ نہ کچھ حل نکالیں گے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ابھی recent research آئی تھی کہ:

51 percent of the medicines that are available in Punjab are fake. So, I think we need a very active Drug Inspector in Punjab working on this. So I think it needs to be transfered soon.

جناب سپیکر: یہ وہ اختیار لے لیں گے تو اس کے بعد پھر آپ کے کہنے کے مطابق کر لیں گے۔ اس وقت آپ تجاویز دیجئے گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8125 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8125: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے کون کس قانون کے تحت الاٹ کرتا ہے، وضاحت فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار کی پارکنگ پر کتنی فیس مقرر کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں ٹھیکیدار سواری کھڑی کرنے پر زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مریضوں کے لواحقین کے لئے پارکنگ فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

(الف) متعلقہ ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے دینے کا مجاز ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام کسی بھی ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ کی کوئی بھی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(ب) ایضاً

(د) حکومت کی مروجہ کردہ پالیسیوں کے تحت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے مطابق ہسپتالوں کے ایم ایس کے پاس سائیکل اور کار سٹینڈ کا ٹھیکہ دینے کا اختیار ہے۔ خصوصی طور پر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، سروسز اور گنگارام ہسپتالوں کے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں لیکن جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔ This explanation is contradictory. میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے کہ حکومت کی فری پارکنگ کی پالیسی کے باوجود پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، سروسز اور گنگارام ہسپتالوں میں پارکنگ فیس وصول کی جارہی ہے۔ اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اس سوال کے بارے میں current policy کے حوالے سے ایوان کو تفصیل حاصل کرکے آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

(اذان جمعۃ المبارک)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ چند دن قبل دو اخبارات اور چینل کے رپورٹرز کو تنخواہوں کی ادائیگی اور دیگر ان کی ملازمت کے معاملات میں کچھ تجاوز تھا جس پر پریس گیلری کے دوستوں نے احتجاج کیا تھا تو اس احتجاج کے دوران جن جن لوگوں کو آپ نے پریس گیلری کے دوستوں سے بات کرنے کے لئے بھیجا تھا تو اسی وقت میں بھی وہاں پر حاضر ہو گیا تھا لہٰذا اس وقت ان کے ساتھ یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم ان کے جائز مطالبات کی support میں ایوان سے

ایک قرارداد پاس کریں گے لہٰذا اس قرارداد کا پریس گیلری کے دوستوں نے متن بھیجا ہے۔ آج اجلاس prorogue ہونے جا رہا ہے تو اگر آپ اجازت دیں تو اس قرارداد کو out of turn لے لیں کیونکہ ہمارا ان کے ساتھ آپ کے behalf پر وعدہ ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ابھی وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی نہیں وقفہ سوالات کے بعد اگر آپ اجازت دیں تو میں سیکرٹری صاحب کو یہ قرارداد جمع کروا دوں تاکہ وہ اسے تیار کر لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جی، جی، وقفہ سوالات کے بعد آپ پیش کر دیں اور سیکرٹری صاحب کو جمع بھی کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ان کو جواب سمجھ نہیں آیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سوال پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! ان کو سمجھ نہیں آیا کیونکہ اس سوال کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8185 میاں طارق محمود کا pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8465 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8521 جناب عبدالمجید خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8668 چودھری اشفاق احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8677 چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8679 جناب عبدالمجید خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8721 جناب آصف محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8748 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسکہ میں موجودہ ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*8748: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

سول ہسپتال ڈسکہ ٹی ایچ کیو لیول کا ہے یا کہ ڈی ایچ کیو لیول ہے اس میں کتنے بیڈز اور کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں کتنے آپریشن تھیٹرز کام کر رہے ہیں اور کتنے آپریشنل نہیں ہیں مکمل تفصیلات دی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر):

سول ہسپتال ڈسکہ ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے، اس میں کل 179 بیڈز اور 2 آپریشن تھیٹرز ہیں اور دونوں ہی آپریشن تھیٹرز آپریشنل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا بڑی بات ہے۔ اگلا سوال نمبر 8830 سردار شہاب الدین خان کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بیمار ہیں ان کی طرف سے request آئی ہے اور اب تمام سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا ڈویژن میں ای پی آئی مہم سے متعلقہ تفصیلات

*8553: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن کے چاروں اضلاع میں ویکسین مینجمنٹ کمیٹیاں ناکام ہو چکی ہیں اور ای پی آئی مہم کے اہداف ناکامی سے دوچار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ WHO نے فنڈز کا اجراء نتائج سے مشروط کر دیا ہے اگر ایسا ہے تو ای پی آئی مہم کو آگے بڑھانے کے لئے کیا فوری اقدام اٹھائے گئے ہیں نیز کیا حکومت مذکورہ بالا حالات کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن کے چاروں اضلاع میں ویکسین مینجمنٹ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ مزید برآں گزارش ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں ای پی آئی مہم کی کوریج تسلی بخش ہے۔

(ب) اس ضمن میں گزارش ہے کہ فنڈز روکنے یا جاری کرنے کا اختیار صوبائی حکومت رکھتی ہے۔ مزید برآں کام نہ کرنے والے اور غیر تسلی بخش کارکردگی دکھانے والے عملہ کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس کا اختیار انتظامی افسران کے پاس ہے۔

موجودہ ویکنسی پوزیشن برائے ویکسنیٹر سرگودھا ڈویژن

نام اضلاع	منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
سرگودھا	162	148	14
خوشاب	44	40	01
میانوالی	50	50	0
بھکر	42	41	01

گجرات:پی پی۔111میں قائم مراکز صحت اور ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*7682:حاجی عمران ظفر:کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔111گجرات میں کتنے سرکاری ہسپتال اور طبی مراکز صحت ہیں ان کے نام اور جس جگہ پر ہیں ان کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں ہسپتال وار اور مرکز وار خالی ہیں؟

(ج) ان میں کون کون سی missing facilities ہیں تفصیل ہسپتال اور مرکز وار بتائیں؟

(د) ان کو سال 15۔2014، 16۔2015اور 17۔2016کے دوران کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنے مریض ان میں علاج کے لئے داخل ہوئے؟

(و) حکومت اس حلقہ میں کس کس جگہ مزید ہسپتال اور طبی مراکز صحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔111گجرات میں حکومت پنجاب کے تین ہسپتال ہیں۔

1. بنیادی مرکز صحت جمال پور سیداں جو گاؤں جمال پور سیداں میں ہے۔
2. گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات جو کہ نزد فوارہ چوک گجرات میں واقع ہے۔
3. عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال (ڈی ایچ کیو) گجرات جو کہ بھمبر روڈ گجرات پر واقع ہے۔

(ب) بنیادی مرکز صحت جمال پور سیداں اور میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جبکہ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات میں ڈاکٹرز کی 28اسامیاں خالی ہیں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی 25اسامیاں خالی ہیں اس کے علاوہ 55دیگر اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) بنیادی مرکز صحت جمال پور سیداں، میٹرنٹی ہسپتال گجرات اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات میں کوئی missing facilities نہ ہیں۔

(د) بنیادی مرکز صحت جمال پور سیداں میں 15-2014 میں 330000 روپے 16-2015 میں 280500 روپے کی ادویات دی گئیں اور 17-2016 میں بجٹ کے حساب سے 3.30,000 روپے کی ادویات دی جائیں گی اور میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں 15-2014 میں 11,50,000 روپے 16-2015 میں 15,45,000 روپے کی ادویات دی گئیں اور 17-2016 میں بجٹ کے حساب سے 16,36,937 روپے کی ادویات دی جائیں گی اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات میں 15-2014 میں دو کروڑ پچاس لاکھ روپے 16-2015 میں پانچ کروڑ پچاسی لاکھ روپے کی ادویات دی گئیں اور 17-2016 میں تین کروڑ پچیس لاکھ روپے کا بجٹ آیا ہے۔

(ہ)

- بنیادی مرکز صحت جمال پور سیداں میں سال 2014 میں OPD کی تعداد 17357 مریض سال 2015 میں 17439 مریض اور سال 2016 میں جون کے مہینے تک 9258 مریض رہی اور داخل کئے گئے مریضوں کی تعداد سال 2014 میں 86 سال 2015 میں 135 اور سال 2016 جون تک 63 مریض رہی۔
- میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں سال 2014 میں OPD کی تعداد 30723 مریض سال 2015 میں 23828 مریض اور سال 2016 میں جون کے مہینے تک 11631 مریض رہی اور داخل کئے گئے مریضوں کی تعداد سال 2014 میں 2755 سال 2015 میں 2323 اور سال 2016 جون تک 1136 مریض رہی۔
- عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات میں سال 2014 میں OPD کی تعداد 388988 مریض سال 2015 میں 397552 مریض اور سال 2016 میں جون کے مہینے تک 252703 مریض رہی اور داخل کئے گئے مریضوں کی تعداد سال 2014 میں 44687 سال 2015 میں 44071 اور سال 2016 جون تک 22647 مریض رہی۔

(و) دفتر ہذا کے ریکارڈ کے مطابق حلقہ پی پی-111 میں مزید ہسپتال بنانے کی کوئی حکومتی سکیم زیر غور نہ ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8465:الحاج محمد الیاس چنیوٹی : کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چنیوٹ کو کب اور کس سال میں ضلع کا درجہ دیا گیا ہے اور چنیوٹ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کا درجہ کب دیا گیا ہے؟

(ب) ڈسٹرکٹس ہسپتال میں کون کون سے شعبے اور کون کون سی مشینری مہیا کی جاتی ہے نیز ایک ڈسٹرکٹ ہسپتال میں کل کتنے ڈاکٹرز تعینات کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں تمام شعبے قائم کر دیئے گئے ہیں اور اس وقت اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور کتنی سیٹیں خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں تاحال انستھیزیا (بے ہوشی) کا ڈاکٹر تعینات نہیں کیا گیا کسی بھی ایمرجنسی اور معمول کے آپریشن کے لئے بے ہوشی کا ڈاکٹر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے منگوایا جاتا ہے جو کئی کئی گھنٹے اور دنوں تک مہیا نہیں ہوتا؟

(ہ) حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹروں کی اس کمی کو کب تک پورا کرے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ کہ چنیوٹ کو 2009 میں ضلع کا درجہ دیا گیا جس کے ساتھ ہی موجودہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کو ہی ضلعی ہسپتال کا درجہ دیے دیا گیا۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں تمام بنیادی شعبے اور مشینری مہیا کی گئی ہے مزید شعبوں کے ڈاکٹرز اور مشینری revamping پروگرام کے تحت مرحلہ وار مہیا کی جا رہی ہے۔ مختلف ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں کیٹیگری اے، بی اور سی کے تحت ڈاکٹرز تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں تاحال تمام شعبے قائم نہیں کئے گئے ہیں اور اس وقت ہسپتال میں کل 29 ڈاکٹر تعینات ہیں جبکہ 66 ڈاکٹرز کی سیٹیں خالی پڑی ہیں۔

(د) جی ہاں! درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں انستھیزیا کا ڈاکٹر مستقل طور پر تعینات نہ ہے اور عارضی طور پر دو ڈاکٹرز ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں تعینات ہیں۔

(ہ) حکومت بتدریج خالی اسامیوں پر واک ان انٹرویو اور special package کے ذریعے ڈاکٹرز کی تعیناتی کر رہی ہے۔

لیّہ: محکمہ صحت کے طبی اداروں میں ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8521: جناب عبدالمجید خان نیازی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیّہ میں کتنے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں؟

(ب) ضلع لیّہ میں کتنی یونین کونسلز ہیں جن میں آر ایچ سی اور بی ایچ یوز ہیں اور کتنی میں یہ سہولیات نہیں ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لیّہ کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں ادویات میسر نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس ضلع کے صحت کے اداروں میں ادویات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لیّہ میں چھ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں۔

(ب) ضلع لیّہ میں کل 48 یونین کونسل ہیں۔ تین یونین کونسل میں آر ایچ سی موجود ہیں۔ 39 یونین میں بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔ صرف پانچ یونین کونسل جو کہ نئے بلدیاتی نظام میں وجود میں آئی ہیں اُن میں بنیادی مرکز صحت موجود نہ ہے جبکہ ان یونین کونسل میں گورنمنٹ رورل ڈسپنسری موجود ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال لیّہ تمام تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، تمام رول ہیلتھ سنٹر اور تمام بنیادی مراکز صحت پر ضروری ادویات حسب ضرورت موجود ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

لیہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال اور ٹی ایچ کیو میاں نواز شریف ہسپتال کے ڈاکٹر اور سٹاف سے متعلق تفصیلات

*8668: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال لیہ اور ٹی ایچ کیو میاں محمد نواز شریف ہسپتال لیہ میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ان میں سے کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیوں کو کب تک حکومت پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیہ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر تھل (میاں نواز شریف ہسپتال) لیہ میں تعینات عملہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیہ میں ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیاں 71 ہیں جن میں سے 28 اسامیاں خالی ہیں جبکہ دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 492 ہے جن میں سے 452 اسامیاں پر ہیں اور 40 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر تھل (میاں نواز شریف) ہسپتال لیہ میں ڈاکٹر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 35 ہے جبکہ 26 اسامیوں پر ڈاکٹر تعینات ہیں جبکہ 9 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 129 ہے جن میں 113 اسامیاں پر ہیں اور 16 اسامیاں خالی ہیں۔

- ڈاکٹر / سپیشلسٹ ڈاکٹر کی خالی اسامیوں کو ایڈہاک کی بنیاد پر پر کرنے کے لئے گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہر جمعرات کو ڈپٹی کمشنر آفس لیہ واک ان انٹرویو منعقد کئے جاتے ہیں اور کامیاب امیدواران کی تقرری کے لئے شفارشات سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ لاہور کو ارسال کر دی جاتی ہیں۔

ضلع بہاولنگر میں بی ایچ یو کی اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8677: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر 6/128 آر ہارون آباد ضلع بہاولنگر کی 13 کنال سے زائد اراضی الاٹ کی گئی ہے جن لوگوں کو تبادلہ میں اراضی الاٹ کی گئی ہے ان کے نام اور رقبہ کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) اب تک مذکورہ کتنی اراضی کس کس بناء پر الاٹ کی گئی اور کس ضابطہ کے تحت کروڑوں روپے کی مالیت کی زمین لوگوں کو دے کر انتہائی سستی زمین محکمہ نے تبادلہ میں لی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت اب مزید زمین کی الاٹمنٹ کے لئے این او سی جاری کرنے کے لئے تیار ہے اس کی وجوہات کیا ہیں، حکومت اس اراضی کے تبادلہ کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ 13 کنال سے زائد اراضی الاٹ کی گئی ہے بلکہ صرف ½11 مرلے اراضی کا تبادلہ محمد اسماعیل ولد محمد دین ذات آرائیں کے ساتھ بحکم جناب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہاولنگر اور ہائیکورٹ بہاولپور کیا گیا ہے۔(RD128/6R کی کل اراضی 13 کنال تین مرلے تھی جو کہ اب بھی اتنی ہی موجود ہے۔

(ب) اب تک مذکورہ کتنی اراضی کس کس بناء پر الاٹ کی گئی اور کس ضابطہ کے تحت کروڑوں روپے کی مالیت کی زمین لوگوں کو دے کر انتہائی سستی زمین محکمہ نے تبادلہ میں لی ہے؟

محکمہ ریونیو کی رپورٹ کے مطابق چک 6R/128 میں محمد اسماعیل ولد محمد دین قوم آرائیں کا رقبہ سڑک ڈسٹرکٹ کونسل میں چلا گیا تھا جس کا تبادلہ بحکم ڈپٹی کمشنر بہاولنگر مستطیل نمبر 56 کلہ نمبر 23 برقبہ 5M-4.5S لمبائی 93 فٹ نہر کے ساتھ ساتھ اور چوڑائی 16 فٹ بجانب شمال کلہ نمبر 24 میں سے M6 لمبائی 103 فٹ نہر کے ساتھ ساتھ اور چوڑائی 16 فٹ بجانب شمال حاصل کیا۔ جس کے انتقال نمبری 930 اور 931 تبادلہ بحکم ڈپٹی کمشنر بہاولنگر درج رجسٹر ہو کر منظور ہوئے۔ بعد ازاں نظر ثانی ہو کر انتقال نمبر 930 اور 931 خارج ہوئے جس کی اپیل محمد اسماعیل ولد محمد دین نے سینئر سول جج بہاولنگر دائر کی۔ جس کا فیصلہ محمد اسماعیل کے حق میں ہوا۔ بعد ازاں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہاولنگر اور ہائیکورٹ بہاولپور سے فیصلہ محمد اسماعیل کے حق میں ہوا اور محمد اسماعیل ولد محمد دین نے موقع پر مٹی ڈال کر قبضہ کیا ہوا ہے اور مذکورہ بالا رقبہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہاولنگر کے حکم سے بحال ہو

چکا ہے اور باقی جو کہ رقبہ مستطیل نمبر 56 کیلہ نمبر 23 میں 1K-1M بجانب شمال اور کیلہ نمبر 24 میں سے 1M بجانب شمال اور کیلہ نمبر 21 رقبہ 3M باقی رہتا ہے جو کہ خالی از قبضہ ہے۔

(ج) بروئے رپورٹ جناب اسسٹنٹ کمشنر ہارون آباد چٹھی نمبری AC/CC/189 مورخہ 2017/02/10 جو رقبہ درخواستی محمد جمیل ولد محمد بشیر ذات آرائیں تبادلہ میں حاصل کرنا چاہتا ہے اور جو رقبہ تبادلہ میں دینا چاہتا ہے ان رقبہ جات کی قیمتوں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اس طرح قانون اس رقبہ کے تبادلہ کی اجازت نہ دیتا ہے اور اسی بناء پر جناب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) نے درخواستی محمد جمیل ولد محمد بشیر کی درخواست حسب ضابطہ مسترد / خارج کر دی ہے لہذا محکمہ صحت اب مزید زمین کی الاٹمنٹ کے لئے این او سی جاری کرنے کے لئے تیار نہ ہے۔ سابقہ تمام کارروائی از محکمہ ریونیو کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ میں پیرا میڈیکل سٹاف کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8679: جناب عبدالمجید خان نیازی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت ضلع مظفر گڑھ میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل کیا گیا اور ان کی اپ گریڈیشن کی گئی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2012 میں بھرتی ہونے والی تقریباً 150 سے زائد مڈ وائفز کو تاحال بی پی ایس۔5 سے بی پی ایس۔9 میں ترقی نہیں دی گئی حالانکہ اس سے قبل بھرتی ہونے والی مڈ وائفز کو کوٹا کے مطابق اگلے سکیلوں میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت 2012 میں بھرتی ہونے والی مڈ وائفز کو بھی بی پی ایس۔5 سے بی پی ایس۔9 میں ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع مظفر گڑھ میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران درج ذیل پیرامیڈیکل سٹاف کو مستقل اور اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

1۔	ڈینٹل ٹیکنیشن:	03	2۔	سی ڈی سی سپر وائزرز:	13
3۔	سینٹری انسپکٹر:	05	4۔	ڈائیلسز ٹیکنیشن:	01
5۔	ایل ایچ وی:	15	6۔	لیبارٹری اسسٹنٹ:	07
7۔	ڈسپنسر:	31	8۔	مائیکروسکوپسٹ:	02
9۔	ریڈیوگرافر:	01	10۔	اوٹی اے:	01
11۔	ویکسی نیٹرز:	11	12۔	انسیکٹ کولیکٹر:	01
13۔	انستھیزیا اسسٹنٹ:	10	14۔	درجہ چہارم:	15
15۔	مڈوائف:	51	16۔	جونیئر کلرک:	03

(ب) سال 2012 سے سال 2015 تک 51 مڈوائفز بھرتی کی گئی تھیں جن کو ریگولر اور اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ رولز کے تحت چار ٹائر سروس سٹرکچر فارمولے کے تحت تمام کنٹریکٹ مڈوائفز کو ریگولر اور اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔

ضلع جہلم میں بڑا گواہ میں بی ایچ یو سے متعلقہ تفصیلات

*8721: جناب آصف محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑا گواہ جہلم میں بی ایچ یو کی بلڈنگ تیار ہے؟

(ب) اگر درست ہے تو اس پر کیا لاگت آئی اور تعمیر کب مکمل ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ بلڈنگ میں لوگوں کا علاج کیا جاتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے، کہ بلڈنگ تیار ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔ 11.325 ملین تعمیر کی مد میں لاگت آئی اور فروری 2017 میں مذکورہ عمارت محکمہ صحت کے حوالے کی گئی۔

(ج) بی ایچ یو بڑا گواہ میں عملہ تعینات کیا گیا ہے اور فروری 2017 سے لوگوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: یونین کونسل نمبر 37 میں ڈسپنسری کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

956: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 37 پی پی۔144 لاہور ٹبہ قلعہ خرانہ نیو کرول میں ڈسپنسری منظور ہوئی؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کی تعمیر کے لئے کل کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کی تعمیر روک دی گئی ہے، کام روکنے کی وجہ بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ ڈسپنسری کی تعمیر کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار یا کمپنی کو دیا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 37 پی پی۔144 لاہور ٹبہ قلعہ خرانہ نیو کرول میں ایک ڈسپنسری زیر تعمیر ہے اور اس کی منظوری ہوئی ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کی تعمیر کے لئے 12.163 ملین روپے کی منظوری ہوئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ ڈسپنسری کی تعمیر کے دوران کام کی نوعیت سے تبدیلی درکار تھی جس کی وجہ سے مزید 3.740 فنڈ درکار تھے۔ جس کی سمری منظور ہو گئی ہے لیکن فنڈز ابھی تک مہیا نہیں کئے گئے۔

(د) مذکورہ ڈسپنسری کی تعمیر کا ٹھیکہ چودھری ایسوسی ایٹ کو دیا گیا ہے جس کا فون نمبر 03004152153 ہے۔

بہاولنگر: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

972: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کیا ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف منظور شدہ اسامیوں کے مطابق کام کر رہے ہیں؟
(ج) ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، ان کو پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈاکٹرز و لیڈی ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں =45
پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں =47

(ب) جی ہاں! ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف منظور شدہ اسامیوں کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	ڈی ایم ایس	01	2-	اے پی ایم او	07
3-	اے پی ڈبلیو ایم او	03	4-	سپیشلسٹ	08
5-	ایس ایم او	08	6-	ایس ڈبلیو ایم او	05
7-	ایم او	07	8-	ڈینٹل سرجن	01
9-	ہیڈ نرس	02	10-	چارج نرس	02
11-	لیب ٹیکنیشن	01			

ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے لئے واک ان انٹرویو کے تحت ہر جمعرات کو بھرتی ہو رہی ہے اور محکمہ صحت حکومت پنجاب جلد از جلد ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

ساہیوال: آر ایچ سی سے متعلقہ تفصیلات

1022: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال 9-/112 ایل میں آر ایچ سی کب سے قائم ہے، تفصیلات فراہم کریں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 9/114 ایل جانڈیاں میں قائم آر ایچ سی کو رولز و قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں سے شفٹ کر کے 9/112 ایل کر دیا گیا ہے، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت 9/112 ایل کے آر ایچ سی کو وہاں سے شفٹ کر کے 9/114 ایل جانڈیاں جہاں پر بی ایچ یو کی عمارت بھی موجود ہے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں آر ایچ سی۔9.L/112 سال 1988 سے قائم ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ جناب سابقہ ایم پی اے ملک جلال دین ڈھکو نے چک 9.L/112 میں حکومت سے منظور کروایا تھا۔

(ج) حکومت 9.L/112 RHC کو 9.L/114 جانڈیاں میں شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔9.L/114 BHU کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

ضلع ساہیوال: ایم این سی ایچ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

1508: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایم این سی ایچ پروگرام کیا ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں ایم این سی ایچ پروگرام کا آغاز کب ہوا اور کس کو کتنی مدت کے لئے انچارج بنایا گیا؟

(ج) ایم این سی ایچ پروگرام کے لئے کون کون سی مشینری کب خریدی گئی اور خریدی گئی مشینری کب اور کس کس سنٹر کو کون کون سی تاریخ کو فراہم کی گئی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ایم این سی ایچ پروگرام ماں اور نوزائیدہ بچہ کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ضلع ساہیوال میں کیمونٹی مڈ وائف کو فنی تربیت دی جاتی ہے جو کہ دیہی علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانے اور زچگی کے دوران شرح اموات کو کم کرنے میں کوشاں ہیں۔

(ب) ایم این سی ایچ پروگرام نے ضلع ساہیوال میں 2007 میں کام شروع کیا جس کا چارج جناب ڈاکٹر محمد افتخار خاں، بطور پبلک ہیلتھ سپیشلسٹ لیا۔ انہوں نے 13.04.2014 تک اس

پروگرام کو کامیابی سے چلایا اور ان کے بعد 14.04.2014 کو ڈاکٹر محمد نعیم عطاء بطور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر IRMNCH اینڈ نیوٹریشن پروگرام چارج لیا جو کہ آج تک اپنی سروسز بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) ایم این سی ایچ پروگرام نے ضلعی سطح پر کسی قسم کی کوئی مشینری نہیں خریدی۔ تمام مشینری جو سنٹرز پر فراہم کی گئی ہے وہ سب صوبائی سطح پر خریدی گئی۔

لاہور: میڈیکل سٹورز پر فارماسسٹ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1515: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن میں بیشتر میڈیکل سٹورز بنیادی طور پر فارمیسی کا درجہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ادویات کے جنرل سٹور ہیں جہاں کوئی فارماسسٹ موجود ہی نہیں ہوتا؟

(ب) حکومت نے عزیز بھٹی ٹاؤن میں میڈیکل سٹور کھولنے کے لئے فارماسسٹ کی پابندی پر مؤثر عملدرآمد کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں میڈیکل سٹورز پر بغیر کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کے تجویز کردہ نسخہ پر ادویات فروخت کرنے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن کے کچھ میڈیکل سٹورز / فارمیسی / ڈسٹری بیوٹرز پر، کل وقتی فارماسسٹ Assistant Pharmacists/Dispensers (کوالیفائڈ پرسن) موجود نہیں ہوتے۔ عزیز بھٹی ٹاؤن کے زیادہ تر میڈیکل سٹورز پر Self-qualified Proprietors موجود ہوتے ہیں مذکورہ ٹاؤن میں تقریباً 180 میڈیکل سٹورز ہیں۔ تقریباً 25 کے قریب Pharmacies ہیں اور پانچ کے قریب ادویات کے Distributors ہیں۔

(ب) محکمہ صحت پنجاب، پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے ڈرگ انسپکٹرز کو میڈیکل سٹورز / فارمیسی / distribution پر کل وقتی فارماسسٹ کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے ڈرگ انسپکٹرز کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں۔ ڈرگ انسپکٹرز دوران معائنہ اگر کوالیفائڈ پرسن

کو غیر حاضر پائے تو DRAP Act 2012/Drug Act 1976 کے تحت اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔

ڈرگ انسپکٹرز عزیز بھٹی ٹاؤن اس ضمن میں سال 2016 میں کل 361 میڈیکل سٹورز کا معائنہ کیا اور 46 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے، جن میں سے کل 18 میڈیکل سٹورز میں فارماسسٹ موجود نہ تھے، کے چالان کئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہاں تک میڈیکل سٹورز / فارمیسی سے بغیر نسخے کے ادویات کی dispensing کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں محکمہ صحت پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے chemists کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ life saving/biologials/vaccines servas سکون آور ادویات Narcotics/Steroids/ ادویات جو کہ controlled drugs کے زمرے میں آتی ہے نسخے کے بغیر فروخت نہ کی جائیں ان ادویات کا باقاعدہ sales purchase record رکھنے کا chemist ذمہ دار ہے اور یہ ریکارڈ ڈرگ انسپکٹرز دوران معائنہ چیک کرتے ہیں اور اگر اس ریکارڈ میں کوئی کمی پائی جائے یا قانون کے مطابق نہ ہو / عدم دستیابی پر ڈرگ انسپکٹرز سخت کارروائی کرتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چند ادویات جو کہ OTC ادویات ہیں جن میں عام استعمال کی ادویات شامل ہیں وہ ادویات chemist بغیر نسخے کے فروخت کر سکتا ہے جہاں تک ادویات کی صرف نسخے پر supply کا تعلق ہے جو کہ انٹرنیشنل standard کے مطابق ہے تو پنجاب گورنمنٹ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس مثبت قدم پر بتدریج عمل پیرا ہو رہی ہے۔

لاہور: سمن آباد ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1520: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد ہسپتال کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا اور کب مکمل ہوا؟ تعمیری لاگت اور تمام سہولتیں اس ہسپتال میں مہیا کردہ بیان کی جائیں؟

(ب) ابتدائی طور پر اس ہسپتال میں کتنے بیڈز کی فسلیٹی تھی اور اب کتنے بیڈز کا بنایا ہے؟

(ج) تمام تعینات عملہ کی تفصیلات مع ایڈریس ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) 2008 میں سمن آباد ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور 2015-12-13 کو مکمل ہوا اس کی تمام تعمیری لاگت 199 ملین روپے ہے اور اس ہسپتال میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ مثال کے طور پر زچہ بچہ، سرجری، ڈینٹل سرجری، ایکسرے اور ویکسینیشن کی سہولیات میسر ہیں۔

(ب) موجودہ حالات میں یہ ہسپتال 25 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) عملہ کی تفصیلات مع ایڈریس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! خیر، خیر۔ آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ میں پہلے ہی سمجھ رہا ہوں۔ مجھے تھوڑی سی انفارمیشن ملی ہے آپ اور مؤکل صاحب نے بھی کل منسٹر صاحب سے بار دانے کی بات کی ہے اور آپ کا ان کے ساتھ میرے خیال میں کوئی time set ہو گیا ہے کیونکہ منسٹر صاحب آج رحیم یار خان میں ہیں۔ جی، مؤکل صاحب! آپ کی منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! نہیں، میری ان سے بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! سنا ہے بقول سیکرٹری کے کہ منسٹر صاحب کل آپ کی constituency میں جا رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں وہاں کا ایم پی اے ہوں اور مجھے تو اس بات کا علم نہیں ہے تو انہوں نے وہاں پر جا کر کرنا کیا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آج منسٹر صاحب رحیم یار خان چلے گئے ہیں ورنہ ان کا پہلے وہاں جانے کا پروگرام تھا۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا کسی کی request پر بھی عملدرآمد کر لیں۔ مہربانی کریں۔ شاباش۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ process ختم ہو جائے گا اور یہ اسی طرح باتیں کرتے رہیں گے۔ آپ سے صرف یہ request ہے کہ منسٹر صاحب وہاں پر نہ جائیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! منسٹر صاحب کو پھر بھی بلایا جا سکتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ سے صرف یہ request ہے کہ منسٹر صاحب بے شک وہاں پر نہ جائیں لیکن جو وہاں پر مجاز آفیسر DFC ڈسٹرکٹ قصور ہے وہ صرف یہ بتا دے کہ دو لاکھ

باردانے کی allocation گرداوری کے حساب سے بنتی ہے تو پھر یہ 65 ہزار کیوں ہے لہٰذا اس کو 65 ہزار سے بڑھا دیں اس میں کون سا ہم نے مسئلہ کشمیر حل کرنا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! منسٹر صاحب اگر یہاں پر ہوتے تو آپ کا مسئلہ حل ہو جاتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ منسٹر صاحب رحیم یار خان میں ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب نہ آئیں ان کی جگہ کوئی مجاز آفیسر آ جائے تاکہ ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا محکمہ فوڈ کا کوئی سیکرٹری یہاں پر موجود ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ سے کہنا چاہوں گا کہ ڈسٹرکٹ ٹوبہ اور فیصل آباد میں بھی ایسے ہی کام چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! مجھے بتایا گیا ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ کل ڈسٹرکٹ اوکاڑہ اور ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہم میں سے کسی کو ان کے وہاں جانے کی کوئی خبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں حاضر ہوں اگر وہ وہاں پر نہیں جاتے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ کی پوزیشن نہیں کہ آپ ہمیں بتائیں۔ وہاں دفتر کا سٹاف کس لئے بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں ان کو بُلوا لوں گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ سے صرف اتنی request ہے کہ آپ یہ حکم فرما دیں کہ متعلقہ مجاز آفیسر رابطہ کر لے۔

جناب سپیکر: کل بروز ہفتہ کو چھٹی ہے اور سوموار کو بھی چھٹی ہے تو میں ان کا آپ سے telephonic رابطہ کرواؤں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 284 جناب آصف محمود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/289 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

کارخانوں میں سولہ سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کروانے کا انکشاف

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخباری خبر کے مطابق کارخانوں میں سولہ برس سے کم عمر کے بچے مزدوری کر رہے ہیں۔ بچوں سے جبری مشقت کے کئی قوانین عرصہ دراز سے موجود ہیں۔ کئی نئے قوانین بھی بنائے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود معاشرے سے یہ ناسور ختم نہیں ہو سکا۔ آئی ایل او کے کنونشنز میں بچوں سے جبری مشقت کے بارے میں متعدد بار پاکستان کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ مشقت لینے کے حوالے سے گزشتہ برس منظور کئے جانے والے قانون بچوں سے مشقت کی ممانعت کے پنجاب آرڈیننس 2016 پر اس طرح عملدرآمد نہ ہو سکا ہے۔ سبزی منڈی اور لاری اڈوں پر بھی دھڑلے سے بچوں سے مشقت لی جا رہی ہے۔ قانون کا نفاذ کرنے والے محکمے بچوں سے مشقت لینے والے مافیا کے سامنے بے بس نظر آ رہے ہیں۔ عدالتوں اور تھانوں کے اعداد و شمار کے مطابق کارخانوں میں مشقت کرانے اور بھیک منگوانے کے لئے لاہور سے دو ہزار سے زائد بچوں کو اغواء کیا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے قانون صرف دُنیا کو دکھانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ خطرناک پیشوں میں بالغ افراد سے مشقت لینے یا اس کی اجازت دینے پر چھ ماہ قید 75 ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں مل سکتی ہیں۔ بچوں اور بالغ افراد کی غیر اخلاقی سرگرمی، جسم فروشی و منشیات کی تیاری یا خرید و فروخت کے لئے غلام بنانے پر 10 لاکھ روپے تک جرمانہ یا پانچ سال قید یا دونوں سزائیں مل سکتی ہیں۔ بھٹوں پر بچوں سے جبری مشقت لینا جرم، لعنت اور پاکستان پر بد نما داغ بن چکا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/293 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/294 جناب محمد عارف عباسی کی ہے کیونکہ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/296 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/299 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

باب پاکستان کے منصوبہ کو مکمل کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق 1992 میں باب پاکستان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے لئے گاہے بگاہے کچھ رقم بھی مہیا کی گئی لیکن دو دہائیوں سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اس منصوبہ کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر مکمل نہیں کیا گیا۔ سابقہ دور میں بھی اس منصوبہ کے لئے ایک ارب کے فنڈز مختص کئے گئے جبکہ متعلقہ تعمیراتی کمپنی کو نامعلوم وجوہات پر ایڈوانس ہی رقم ادا کر دی گئی۔ 1500 ملین لینے والی کمپنی صرف ایک سکول بنا سکی۔ اس منصوبہ میں کروڑوں کی کرپشن ہوئی۔ اس منصوبے کے متعلق آئے دن سکینڈل آتے رہتے ہیں اور قبضہ مافیا اس منصوبے سے ملحقہ اراضی پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ عوام الناس میں اس نہایت اہم قومی یادگار کے حامل منصوبے کی عدم تکمیل سے تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قومی منصوبے کو فی الفور مکمل کیا جائے اور کرپشن کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 301/17 سردار وقاص حسن موکل، جناب احمد شاہ کھگہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، موکل صاحب! اسے پیش کریں۔

لاہور کے 37 میں سے 31 بنیادی مرکز صحت طبی سہولیات سے محروم

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ

ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 28-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق لاہور کے گردونواح میں موجود دیہات کے اندر 37 کے قریب بنیادی مراکز صحت موجود ہیں اور افسوس کہ ان میں سے 31 میں سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ انفراسٹرکچر کے حوالے سے لاہور کے 13 بنیادی ہیلتھ یونٹس کی عمارتوں اور رہائشوں کو خطرناک قرار دیا گیا ہے جن میں بنیادی ہیلتھ یونٹ ہیئر، منہالہ، نروڑ، ہڈیارہ، سرائچ، جاہمن، علی رضا آباد، آرائیاں، شاکے بھٹیاں، بلوکی، پانڈوکی، شہزادہ، ڈوگرائے کلاں شامل ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بلوکی نہیں بلکہ ہلوکی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں پر بلوکی لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ لفظ ہلوکی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے علاوہ تین مراکز صحت میں مریضوں کے لئے انتظار گاہ موجود نہیں اور پانچ میں بریسٹ فیڈنگ کارنرز موجود نہیں ہے۔ اسی طرح تین مراکز صحت کی چاردیواری خطرناک ہے، 17 ہیلتھ یونٹس میں medicine storage موجود نہیں ہے جس کے باعث ادویات کی بڑی تعداد مریضوں تک پہنچنے سے پہلے ہی خراب ہو جاتی ہیں۔ ادھر تمام 37 بنیادی ہیلتھ یونٹس میں طبی آلات کی شدید کمی پائی جاتی ہے جن میں سے 23 میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں موجود نہیں، دو میں فرنیچر نہیں، 20 ہیلتھ یونٹس میں بجلی جانے کی صورت میں کوئی متبادل انتظام نہیں، دو میں وزن کرنے والی مشین نہیں، ایک میں شوگر ٹیسٹ سٹرپس نہیں، 13 میں ہیٹر موجود نہیں اور 25 مراکز میں بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت میسر نہیں یہاں تک کہ 29 ہیلتھ یونٹس میں ایمبولینس میسر نہیں ہیں۔ 17 ہیلتھ یونٹس میں بلڈنگ سٹرکچر اور سسٹم کو اپ گریڈ کرنے کی سفارش موجود ہے۔ منہالہ لدھے کے اوچے، رنگیل پور، شاکے بھٹیاں، لدھڑ، شاہ پور، نروڑ موجود اور لکھوکی میں مڈوائف، وومن میڈیکل آفیسر، لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور دیگر سٹاف کی کمی پائی جا رہی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 306 میاں طارق محمود کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک

التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر309 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر310 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر317 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر318 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر319 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر320 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر322 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لیکن محترمہ خدیجہ عمر نے already پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے۔اب گورنر پنجاب کی طرف سے اجلاس ختم کرنے کے آرڈر کو پڑھتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(91)/2017/1587. Dated: 28th April, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **Friday, 28 April 2017** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 27th April 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-
- -Computerization of land record in Sargodha *(Question No. 8112*)* 115
- -Details about establishment of park for general public in Sargodha *(Question No. 8844*)* 289
- -Details about verification of arm licenses *(Question No. 8346*)* 48
- -EPI Campaign in Sargodha *(Question No. 8553*)* 345

ABDUL MAJEED KHAN NIAZI, MR.

questions REGARDING-
- -DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 8521*)* 349
- -Upgradation of paramedical staff in district Muzaffargarh *(Question No. 8679*)* 352

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
- -Accidents happened due to not making the Chiniot-Faisalabad road dual way 68
- -Demand for completion of project of Bab-e-Pakistan 362
- -Demand to return back land purchased for Swedish Engineering University Sambrial to its actual owners 309
- -Deprivation of 31 out of 37 Health Centres of Lahore from basic facilities 362
- -Disclosure of getting labour from children below sixteen years of age in factories 361
- -Disclosure of unregistered school working in Gujranwala 134
- -Hurdles by administration in vacating land allotted to agricultural graduates in Tonsa Sharif 231
- -Illegal possession of Turkish Company Al-Barak upon Ladies Jym, Liaqat Park and land adjacent to sports complex in Rawalpindi 232
- -Increase in fatal diseases due to washing vegetables and fruits with chemicals 311
- -Out of order Lithotripsy machines in Benazir General Hospital Rawalpindi 308
- -Traffic jam in Lahore due to unnecessary U-turns on main roads in the name of security 70
- -Use of substandard chemicals in beauty parlors situated in Shahkot and its surroundings 309

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
- -24th April, 2017 3
- -25th April, 2017 79
- -26th April, 2017 151
- -27th April, 2017 237

PAGE NO.

-28th April, 2017 315

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-

-Allotment of alternate land to residences of Lashkarpur and Basti Ganji, Muzaffargarh *(Question No. 8208*)* 117

-Details about water filtration plants installed in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1622)* 292

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

questions REGARDING-

-Busy road from Noorpur to Skandar Chowk, Pakpattan *(Question No. 5182*)* 192

-Construction of metaled road from Haripur to Sandhe Khan in PP-229 *(Question No. 6147*)* 216

-Graveyard in Chak No. 60 S.P Pakpattan *(Question No. 774)* 220

AHMED KHAN BHACHER. MR

question REGARDING-

-Number of Patwaries in district Mianwali *(Question No. 1260)* 118

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-Interpretation of Law for registration of a Housing Colony *(Question No. 4547*)* 179

AKHTAR ABBAS BOSAL, CHAUDHRY

-Leave of absence 131

ALIA AFTAB, DR.

question REGARDING-

-Removal of encroachments in Lahore *(Question No. 5635*)* 197

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

question REGARDING-

-Expenditures incurred upon "Jashan-e-Baharan" programme held in Rajanpur in 2013-14 *(Question No. 4540*)* 210

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Zero Hour Notice No. 175/17 moved by Mr Asif Mehmood MPA (PP-9) 306

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

PAGE NO.

WELCOME-
-To Chinese Delegation in gallery of the House 227

ASHRAF ALI ANSARI, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of unregistered school working in Gujranwala 134

questions REGARDING-
-Boundary wall of graveyards in Gujranwala *(Question No. 4426*)* 207
-Cases about bikes and cars snatching in Gujranwala *(Question No. 1336)* 61
-Control over narcotics business in Gujranwala *(Question No. 7910*)* 45
-Details about establishment of committees under Kachi Abadies regularization scheme *(Question No. 8059*)* 101
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Gardawar and Patwaries in district Gujranwala *(Question No. 7397*)* 95
-Details about Traffic Wardens in Gujranwala *(Question No. 5769*)* 42
-Details about Training Centres of Punjab Police *(Question No. 1039)* 52
-Gulshan Park Gujranwala *(Question No. 4427*)* 209
-Jinnah Library Gujranwala *(Question No. 3698*)* 207
-Number of persons died in custody of Police in Gujranwala *(Question No. 1335)* 59
-Parking stands in Gujranwala *(Question No. 4425*)* 205

Resolution REGARDING-
-Demand to provide incinerators to DHQ Hospitals for disposing of wastage 142

ASIF MEHMOOD, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Illegal possession of Turkish Company Al-Barak upon Ladies Jym, Liaqat Park and land adjacent to sports complex in Rawalpindi 232
-Out of order Lithotripsy machines in Benazir General Hospital Rawalpindi 308

question REGARDING-
-BHU Bara Gawah, district Jhelum *(Question No. 8721*)* 353

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 25th April, 2017 135

ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN *(Minister for Revenue & Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of alternate land to residences of Lashkarpur and Basti Ganji, Muzaffargarh *(Question No. 8208*)* 117
-Computerization of land record in Sargodha *(Question No. 8112*)* 115
-Details about ban on recruitment of Patwaries *(Question No. 1364)* 127
114

PAGE NO.

-Details about income from registries in Faisalabad *(Question No. 7444*)* 123
-Details about land of graveyard in Mouza Shampur Khokhran, Gujrat *(Question No. 1354)* 120
-Details about land of Punjab Government in use of Pakistan Railway *(Question No. 1264)* 114
-Details about office of EDO Revenue Faisalabad *(Question No. 7449*)* 121
-Details about offices of Revenue Department in Sangla Hill *(Question No. 1312)* 125
-Details about Patwaries, Gardawars and Tehsildars in district Shaiwal *(Question No. 1357)* 128
-Details about revenue officers in district Gujrat *(Question No. 1411)* 126
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Kanongos and Patwaries of Sahiwal *(Question No. 1358)* 119
-Number of Patwaries in district Mianwali *(Question No. 1260)* 122
-Performance of officers of Board of Revenue Punjab *(Question No. 1331)*

AUTHORITIES-
-Of the House 5

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR
-Leave of absence 132

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Starred Question No.7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58) 306

BILLS -
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 *(Introduced in the House)* 139
-The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 *(Introduced in the House)* 141

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notice REGARDING
-Details about suicide attack on van of census staff at Bedian Road Manawala Chowk Lahore 65

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COLONIES DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Allotment of alternate land to residences of Lashkarpur and Basti Ganji, Muzaffargarh *(Question No. 8208*)* 117
-Allotment of land under "Grow More Food Scheme" in Sahiwal *(Question No. 8218*)* 105
-Computerization of land record in Sargodha *(Question No. 8112*)* 115
-Details about computerization of land record *(Question No. 1326)* 98
-Details about establishment of committees under Kachi Abadies regularization scheme *(Question No. 8059*)* 101
-Details about land of graveyard in Mouza Shampur Khokhran, Gujrat *(Question No. 1354)* 123
-Details about land of Punjab Government in use of Pakistan Railway *(Question No. 1264)* 119

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-
-Construction of dual-way road from Jorey Pull to Harbanspura Lahore *(Question No. 772)* 219
-Details about employees in DCO office Lahore *(Question No. 8412*)* 110
-Details about employees posted in Police Station Green Town Lahore *(Question No. 4461*)* 41
-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)* 24
-Details about illegal gates and barriers in G-1 Block Johar Town Lahore *(Question No. 1757)* 301
-Details about land allocated for a private school in G-1 Block Johar Town Lahore *(Question No. 8422*)* 255
-Details about loss of vehicles and property during protest in Kamalia, Toba Tek Singh *(Question No. 8025*)* 26
-Details about Saaf Pani Company *(Question No. 8376*)* 254
-Number of cases registered in Police Station Green Town Lahore in 2009 *(Question No. 4460*)* 40

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 28th April, 2017 364

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Special Audit report of Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2008-09 304
-Special Audit report of Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2013-14 305

PAGE NO.

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Details about crimes in City and Saddar Police Circle Sargodha *(Question No. 7846*)* 44

zero hour NOTICE REGARDING- 75

-Spread of diseases in several towns and villages of Sargodha due to standing sewerage water

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-

-Construction of roads of Umar Colony and Fazal Colony Lahore *(Question No. 803)* 220

-Details about land of Punjab Government in use of Pakistan Railway *(Question No. 1264)* 119

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 141

MOTION regarding-

-Permission to lay the Bill 141

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

QUESTION regarding-

-Construction of road from Sucha Soda to Nankana Sahib *(Question No. 6479*)* 217

FARHANA AFZAL, MRS.

-Leave of absence 133

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*** ON-

-Sade demises of mothers of Ms Surriya Nasim MPA and Sardar Khalid Mahmood Waran MPA 85

FARZANA BUTT, MRS.

questions REGARDING- 298

-Details about ladies parks in Multan *(Question No. 1711)*

-Details about water supply and sewerage schemes in Multan *(Question No. 1710)* 297

PAGE NO.

G

GHULAM MURTAZA, CH.
QUESTION regarding-
-Allotment of land of BHU Chak No.128/6-R Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 8677*)* 350
GULNAZ SHAHZADI , MRS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 139
MOTION regarding-
-Permission to lay the Bill 136

h

HAMEEDA WAHEED UD DIN, MS. *(Minister for Women Development)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15 312
HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answer to the question REGARDING-
-Details about Ashiyana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 8849*)* 270
-Details about clean drinking water in Rawalpindi *(Question No. 8773*)* 286
-Details about clean drinking water in district Rawalpindi *(Question No. 8813*)* 287
-Details about commercial area/plots in Jubilee Town Lahore *(Question No. 8802*)* 268
-Details about disposal of sewerage water in Ravi River Lahore *(Question No. 8586*)* 259
-Details about establishment of park for general public in Sargodha *(Question No. 8844*)* 290
-Details about funds allocated for private housing scheme in Chiniot *(Question No. 8437*)* 283
-Details about illegal gates and barriers in G-1 Block Johar Town Lahore *(Question No. 1757)* 302
-Details about illegal plazas in Rawalpindi *(Question No. 8814*)* 289
-Details about ladies parks in Multan *(Question No. 1711)* 298

-Details about Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1699)* 295
-Details about land allocated for a private school in G-1 Block Johar Town Lahore *(Question No. 8422*)* 255
-Details about plantation in Lahore Botanical Park Jallo 299

PAGE
NO.

(Question No. 1748)
-Details about project of Choubacha Phatak to Mughalpura canal 295
underpass, Lahore *(Question No. 1700)* 254
-Details about Saaf Pani Company *(Question No. 8376*)*
-Details about sewerages and water supply in PP-28, Sargodha 294
(Question No. 1698) 273
-Details about sewerage system in Sahiwal *(Question No. 8862*)*
-Details about state land in U.C-79, Muhajirabad Lahore 257
(Question No. 8581)*
-Details about vacation of state land in Sodiwal Lahore 297
(Question No. 1704)
-Details about water filtration plants installed in PPs-243 & 244 293
Dera Ghazi Khan *(Question No. 1622)*
-Details about water schemes in Municipal Committee Sangla Hill 285
(Question No. 8769)*
-Details about water supply and sewerage schemes in Multan 298
(Question No. 1710)
-Details about water supply and drainage scheme in 120/9-L 300
Kameer PP-222, Sahiwal *(Question No. 1750)*
-Details about water supply schemes in district Bahawalnagar 247
(Question No. 5070)* 303
-Details about water supply schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 1764)* 294
-Details about water supply schemes in PP-7, Taxila *(Question No. 1695)* 279
-Extension of Garhi Shahu Chowk Lahore *(Question No. 8172*)*
-Installation of water filtration plant in new Mozang Lahore 303
(Question No. 1765) 301
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1751)*
-Losses due to preparation of guarders of Metro Bus Project in 252
Wahdat Colony *(Question No. 5162*)*
-Provision of clean drinking water in the areas of tehsil 291
Pind Dadan Khan *(Question No. 1610)*
-Provision of clean drinking water in the rural areas of 292
tehsil Fort Abbas *(Question No. 1613)*
-Repair and construction of Samanabad to Gulshan Ravi road 296
(Question No. 1701) 266
-Vacation of state land in Ichhra Bazar Lahore *(Question No. 8792*)*
-Worst condition of sewerage system in Bahawalpur city 243
(Question No. 2617)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Increase in fatal diseases due to washing vegetables and fruits
with chemicals 311

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Action against advertisements of harmful medicines in newspapers and magazines *(Question No. 8123*)* 339
-Auction of parking stands of Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8125*)* 341
-Charging toll tax from buses/wagons going out of Lahore 213
(Question No. 5836)* 221
-Construction of road in tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 861)* 269
-Details about Ashiyana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 8849*)* 294
-Details about Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1699)*
-Details about plantation in Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1748)* 299
-Details about project of Choubacha Phatak to Mughalpura canal underpass, Lahore *(Question No. 1700)* 295
-Details about sewerages and water supply in PP-28, Sargodha *(Question No. 1698)* 294
-Gas cylinder filling agencies in streets and mohalas of Lahore 194
(Question No. 5378)* 357
-Posting of Pharmacists at medical stores in Lahore *(Question No. 1515)*

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING- 61
-Cases about bikes and cars snatching in Gujranwala *(Question No. 1336)* 37
-Control over material against peace *(Question No. 8541*)* 45
-Control over narcotics business in Gujranwala *(Question No. 7910*)* 22
-Control over Sheesha Smoking in hotels of Lahore *(Question No. 6314*)*
-Details about cases and names of petitioners in Police Station Civil Lines Gujrat *(Question No. 1060)* 55
-Details about cases and names of petitioners in Police Station Dinga Gujrat *(Question No. 1059)* 54
-Details about cases registered in Police Station Saddar Kharian, Gujrat *(Question No. 1202)* 57
-Details about cases registered in Police Stations Sangla Hill and 58
Khanqah Dogran *(Question No. 1252)* 51
-Details about C.I.A Police Station Sahiwal *(Question No. 1031)*
-Details about crimes in City and Saddar Police Circle Sargodha *(Question No. 7846*)* 44
-Details about eradication of narcotics sellers in Sikandarabad College Lahore *(Question No. 8402*)* 35
-Details about employees posted in Police Station Green Town Lahore *(Question No. 4461*)* 41
-Details about employees preparing fake arm licenses in DCO 16
office Lahore *(Question No. 8058*)* 24

PAGE

NO.

-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)* 19
-Details about Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 5738*)* 49
-Details about Highway Patrolling Police Punjab *(Question No. 912)*
-Details about inauguration ceremony of Dinga-Gujrat Road 56
(Question No. 1134)
-Details about loss of vehicles and property during protest in Kamalia, 26
Toba Tek Singh *(Question No. 8025*)*
-Details about motorbikes purchased for police in Lahore 32
(Question No. 8164)* 62
-Details about proclaimed accused persons in Chiniot *(Question No. 1340)*
-Details about proclaimed accused persons in tehsil Tounsa Sharif 62
(Question No. 1361) 42
-Details about Traffic Wardens in Gujranwala *(Question No. 5769*)* 52
-Details about Training Centres of Punjab Police *(Question No. 1039)* 48
-Details about verification of arm licenses *(Question No. 8346*)* 46
-Group involved in illegal activities in Khanewal *(Question No. 8314*)*
-Number of cases registered in Police Station Green Town Lahore 40
in 2009 *(Question No. 4460*)*
-Number of persons died in custody of Police in Gujranwala 59
(Question No. 1335) 50
-Number of Police Stations in Nankana Sahib *(Question No. 913)* 43
-Steps taken for traffic flow in Bahawalpur city *(Question No. 6967*)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about Ashiyana Housing Scheme Sargodha *(Question No. 8849*)* 269
-Details about clean drinking water in Rawalpindi *(Question No. 8773*)* 286
-Details about clean drinking water in district Rawalpindi *(Question No. 8813*)* 287
-Details about commercial area/plots in Jubilee Town Lahore
(Question No. 8802)* 268
-Details about disposal of sewerage water in Ravi River Lahore
(Question No. 8586)* 259
-Details about establishment of park for general public in Sargodha
(Question No. 8844)* 289
-Details about funds allocated for private housing scheme in Chiniot
(Question No. 8437)* 283
-Details about illegal gates and barriers in G-1 Block Johar Town
Lahore *(Question No. 1757)* 301
-Details about illegal plazas in Rawalpindi *(Question No. 8814*)* 289
-Details about ladies parks in Multan *(Question No. 1711)* 298
-Details about land allocated for a private school in G-1 Block
Johar Town Lahore *(Question No. 8422*)* 255
-Details about Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1699)* 294
-Details about plantation in Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1748)* 299
-Details about project of Choubacha Phatak to Mughalpura canal

PAGE NO.

underpass, Lahore *(Question No. 1700)* 295
-Details about Saaf Pani Company *(Question No. 8376*)* 254
-Details about sewerages and water supply in PP-28, Sargodha *(Question No. 1698)* 294
-Details about sewerage system in Sahiwal *(Question No. 8862*)* 273
-Details about state land in U.C-79, Muhajirabad Lahore *(Question No. 8581*)* 257
-Details about vacation of state land in Sodiwal Lahore *(Question No. 1704)* 296
-Details about water filtration plants installed in PPs-243 & 244 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1622)* 292
-Details about water schemes in Municipal Committee Sangla Hill *(Question No. 8769*)* 284
-Details about water supply and sewerage schemes in Multan *(Question No. 1710)* 297
-Details about water supply and drainage scheme in 120/9-L Kameer PP-222, Sahiwal *(Question No. 1750)* 300
-Details about water supply schemes in district Bahawalnagar *(Question No. 5070*)* 247
-Details about water supply schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 1764)* 302
-Details about water supply schemes in PP-7, Taxila *(Question No. 1695)* 293
-Extension of Garhi Shahu Chowk Lahore *(Question No. 8172*)* 278
-Installation of water filtration plant in new Mozang Lahore *(Question No. 1765)* 303
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1751)* 301
-Losses due to preparation of guarders of Metro Bus Project in Wahdat Colony *(Question No. 5162*)* 251
-Provision of clean drinking water in the areas of tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 1610)* 290
-Provision of clean drinking water in the rural areas of tehsil Fort Abbas *(Question No. 1613)* 292
-Repair and construction of Samanabad to Gulshan Ravi road *(Question No. 1701)* 296
-Vacation of state land in Ichhra Bazar Lahore *(Question No. 8792*)* 265
-Worst condition of sewerage system in Bahawalpur city *(Question No. 2617*)* 243

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allotment of land of BHU Chak No.128/6-R Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 8677*)* 351
-BHU Bara Gawah, district Jhelum *(Question No. 8721*)* 353

PAGE NO.

-Details about District Head Quarter Hospital Chiniot *(Question No. 8465*)* 348
349
-DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 8521*)* 350
-Doctors and staff of DHQ & THQ Hospitals Layyah *(Question No. 8668*)* 345
-EPI Campaign in Sargodha *(Question No. 8553*)* 354
-Establishment of dispensary in UC No. 37, Lahore *(Question No. 956)* 355
-Filling the vacant posts in THQ Hospital, Bahawalnagar *(Question No. 972)* 346
-Health centres and hospitals in PP-111, Gujrat *(Question No. 7682*)* 356
-MNCH Programme in district Sahiwal *(Question No. 1508)* 357
-Posting of Pharmacists at medical stores in Lahore *(Question No. 1515)* 356
-RHC 112/9-L, district Sahiwal *(Question No. 1022)* 359
-Samanabad Hospital, Lahore *(Question No. 1520)*
-Upgradation of paramedical staff in district Muzaffargarh *(Question No. 8679*)* 353

IMRAN ZAFAR, HAJI

question REGARDING- 346

-Health centres and hospitals in PP-111, Gujrat *(Question No. 7682*)*

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

question REGARDING- 46

-Group involved in illegal activities in Khanewal *(Question No. 8314*)*

IRAM HASSAN BAJWA, MRS.

Resolution REGARDING-

-Demand for awarding tital of Shaheed to the Policemen martyred during duty 143

IRFAN DAULTANA, MIAN

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Special Audit report of Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2013-14 305

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.

-Leave of absence 132

ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

question REGARDING- 350

-Doctors and staff of DHQ & THQ Hospitals Layyah *(Question No. 8668*)*

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

214

PAGE NO.

question REGARDING-

-Problems faced in getting Birth Certificate *(Question No. 5895*)*

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for completion of project of Bab-e-Pakistan 362

questions REGARDING-

-Details about land of graveyard in Mouza Shampur Khokhran, Gujrat *(Question No. 1354)* 123

-Fire Brigade Gujrat *(Question No. 4682*)* 184

-Land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 187

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

MOTION regarding-

-Permission to lay the Bill 139

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Akhtar Abbas Bosal, Chaudhry 131

-Bahadar Khan Maikan, Sardar 132

-Farhana Afzal, Mrs. 133

-Irshad Ahmad Arain, Ch. 132

-Liaqat Ali Khan, Chaudhary 130

-Muhammad Rafique, Mian 132

-Muhammad Sibtain Raza, Syed 133

-Nasim Lodhi, Mrs. 131

-Nighat Intisar, Mrs. 131

-Shoukat Aziz Bhatti, Raja 130

LIAQAT ALI KHAN, CHAUDHARY

-Leave of absence 130

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Applications submitted for commercialization of property in Local Government Department Dera Ghazi Khan *(Question No. 5005*)* 168

-Boundary wall of graveyards in Gujranwala *(Question No. 4426*)* 207

-Busy road from Noorpur to Skandar Chowk, Pakpattan *(Question No. 5182*)* 192

-Charging toll tax from buses/wagons going out of Lahore *(Question No. 5836*)* 213

-Construction and repair of roads in Municipal Committee Kamair 222

PAGE NO.

district Sahiwal *(Question No. 903)*
-Construction and repair of Link Road of Chaks 10 & 11 G.B Chiniot 211
(Question No. 5173)*
-Construction of dual-way road for Judicial Complex Daska 223
(Question No. 915)
-Construction of dual-way road from Jorey Pull to Harbanspura Lahore 219
(Question No. 772)
-Construction of metaled road from Haripur to Sandhe Khan in PP-229 216
(Question No. 6147)*
-Construction of over-head bridge for entrance into Bahawal 188
Victoria Hospital Bahawalpur *(Question No. 5032)*
-Construction of road from Sucha Soda to Nankana Sahib 217
(Question No. 6479)* 223
-Construction of road in Bambanwala PP-130, Daska *(Question No. 916)* 221
-Construction of road in tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 861)*
-Construction of roads of Umar Colony and Fazal Colony Lahore 220
(Question No. 803) 224
-Containers of solid waste in PP-144, Lahore *(Question No. 923)*
-Defective sewerage system of Kamair Municipal Committee Sahiwal 200
(Question No. 5674)* 218
-Dilapidation of road from Sukheki to Sangal Hill *(Question No. 6482*)* 216
-Employees of TMA Dera Ghazi Khan *(Question No. 5994*)*
-Expenditures incurred upon "Jashan-e-Baharan" programme 210
held in Rajanpur in 2013-14 *(Question No. 4540*)* 184
-Fire Brigade Gujrat *(Question No. 4682*)* 160
-Fire Brigade Sahiwal *(Question No. 3564*)*
-Gas cylinder filling agencies in streets and mohalas of Lahore 194
(Question No. 5378)* 220
-Graveyard in Chak No. 60 S.P Pakpattan *(Question No. 774)* 209
-Gulshan Park Gujranwala *(Question No. 4427*)* 155
-Income and expenditures of General Bus Stand Lahore *(Question No. 2500*)* 218
-Installation of water filtration plant in Hajipur, Rajanpur *(Question No. 6775*)*
-Interpretation of Law for registration of a Housing Colony 179
(Question No. 4547)* 207
-Jinnah Library Gujranwala *(Question No. 3698*)* 187
-Land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 212
-Outfall drains passing through distirct Chiniot *(Question No. 5781*)* 205
-Parking stands in Gujranwala *(Question No. 4425*)* 214
-Problems faced in getting Birth Certificate *(Question No. 5895*)* 165
-Preparation of spurious drinks in Sahiwal *(Question No. 4901*)* 197
-Removal of encroachments in Lahore *(Question No. 5635*)* 174
-Roads in PP-148, Lahore *(Question No. 4072*)* 196
-Security of houses in walled city Lahore *(Question No. 5512*)* 177
-Subsoil brackish water in Sahiwal *(Question No. 4504*)*
-Theft of transformers installed for turbines of water supply in 171

PAGE NO.

Bahawalpur *(Question No. 5038*)*
LUBNA FAISAL, MRS.

question REGARDING-
-Installation of water filtration plant in Hajipur, Rajanpur *(Question No. 6775*)* 218
LUBNA REHAN, MRS.

question REGARDING- 286
-Details about clean drinking water in Rawalpindi *(Question No. 8773*)*

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING- 114
-Details about income from registries in Faisalabad *(Question No. 7444*)* 114
-Details about office of EDO Revenue Faisalabad *(Question No. 7449*)* 127
-Details about ban on recruitment of Patwaries *(Question No. 1364)*
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

Call attention Notice REGARDING
-Details about suicide attack on van of census staff at Bedian Road Manawala Chowk Lahore 65
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-SEE UNDER HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Muhammad Mansha Ullah Butt, Khawaja
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Imran Nazir, Khawaja
MINISTER FOR REVENUE & COLONIES
-See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian
MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT
-See under Hameeda Waheed ud Din, Ms.
MOTIONS regarding-
-Permission to lay the Bill 136,139,141
-Suspension of rules for presentation of a resolution 72

PAGE NO.

MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Use of substandard chemicals in beauty parlors situated in Shahkot and its surroundings 309
MUHAMMAD AFZAL, RANA (*Parliamentary Secretary for Home)*

Answers to the questions REGARDING- 38
-Control over material against peace *(Question No. 8541*)* 22
-Control over Sheesha Smoking in hotels of Lahore *(Question No. 6314*)*
-Details about employees preparing fake arm licenses in DCO office Lahore *(Question No. 8058*)* 16
-Details about eradication of narcotics sellers in Sikandarabad College Lahore *(Question No. 8402*)* 36
-Details about establishment of Dolphin Force *(Question No. 7947*)* 24
-Details about Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 5738*)* 20
-Details about loss of vehicles and property during protest in Kamalia, Toba Tek Singh *(Question No. 8025*)* 27
-Details about motorbikes purchased for police in Lahore *(Question No. 8164*)* 33
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK *(Parliamentary Secretary for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action against advertisements of harmful medicines in newspapers and magazines *(Question No. 8123*)* 340
-Auction of parking stands of Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8125*)* 341
-Details about Government Hospitals in Daska *(Question No. 8748*)* 344
-Details about Government Hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 330
-DHQ Hospital Vehari *(Question No. 7921*)* 338
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 321
-Funds allocated for Civil Hospital Daska *(Question No. 5402*)* 328
-Government Hospitals in district Nankana Sahib *(Question No. 6195*)* 333
-Maternity Hospital Sahiwal *(Question No. 4875*)* 325
-National Health Programme in district Sahiwal *(Question No. 7725*)* 336
-Provision of medicines and funds for BHU in district Nankana Sahib *(Question No. 6194*)* 332
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

questions REGARDING-
-Details about employees preparing fake arm licenses in DCO office Lahore *(Question No. 8058*)* 16
-Details about possession on land of Shamlat by Bahria Town Rawalpindi *(Question No. 7202*)* 90

PAGE NO.

QUORUM- 138
-Indication of quorum of the House during sitting held on 25th April, 2017

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Allotment of land under "Grow More Food Scheme" in Sahiwal *(Question No. 8218*)* 105
-Construction and repair of roads in Municipal Committee Kamair district Sahiwal *(Question No. 903)* 222
-Defective sewerage system of Kamair Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 5674*)* 200
-Details about C.I.A Police Station Sahiwal *(Question No. 1031)* 51
-Details about Patwaries, Gardawars and Tehsildars in district Shaiwal *(Question No. 1357)* 124
-Details about sewerage system in Sahiwal *(Question No. 8862*)* 273
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Kanongos and Patwaries of Sahiwal *(Question No. 1358)* 126
-Details about water supply and drainage scheme in 120/9-L Kameer PP-222, Sahiwal *(Question No. 1750)* 300
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 320
-Fire Brigade Sahiwal *(Question No. 3564*)* 160
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1751)* 301
-Losses due to preparation of guarders of Metro Bus Project in Wahdat Colony *(Question No. 5162*)* 251
-Maternity Hospital Sahiwal *(Question No. 4875*)* 325
-MNCH Programme in district Sahiwal *(Question No. 1508)* 356
-National Health Programme in district Sahiwal *(Question No. 7725*)* 335
-Preparation of spurious drinks in Sahiwal *(Question No. 4901*)* 165
-RHC 112/9-L, district Sahiwal *(Question No. 1022)* 355

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Construction of dual-way road for Judicial Complex Daska *(Question No. 915)* 223
-Construction of road in Bambanwala PP-130, Daska *(Question No. 916)* 223
-Details about Government Hospitals in Daska *(Question No. 8748*)* 344
-Funds allocated for Civil Hospital Daska *(Question No. 5402*)* 328

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-

-Repair and construction of Samanabad to Gulshan Ravi road *(Question No. 1701)* 296
-Roads in PP-148, Lahore *(Question No. 4072*)* 174
-Samanabad Hospital, Lahore *(Question No. 1520)* 358
265

PAGE NO.

-Vacation of state land in Ichhra Bazar Lahore *(Question No. 8792*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Accidents happened due to not making the Chiniot-Faisalabad road dual way 68

questions REGARDING-

-Construction and repair of Link Road of Chaks 10 & 11 G.B Chiniot *(Question No. 5173*)* 211

-Details about District Head Quarter Hospital Chiniot *(Question No. 8465*)* 348

-Details about funds allocated for private housing scheme in Chiniot *(Question No. 8437*)* 283

-Details about proclaimed accused persons in Chiniot *(Question No. 1340)* 62

-Outfall drains passing through distirct Chiniot *(Question No. 5781*)* 212

MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR

question REGARDING-

-Employees of TMA Dera Ghazi Khan *(Question No. 5994*)* 216

MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT, KHAWAJA (*Minister for Local Government & Community Development)*

Answer to the question REGARDING-

-Applications submitted for commercialization of property in Local Government Department Dera Ghazi Khan *(Question No. 5005*)* 169

-Boundary wall of graveyards in Gujranwala *(Question No. 4426*)* 207

-Busy road from Noorpur to Skandar Chowk, Pakpattan *(Question No. 5182*)* 192

-Charging toll tax from buses/wagons going out of Lahore *(Question No. 5836*)* 214

-Construction and repair of roads in Municipal Committee Kamair district Sahiwal *(Question No. 903)* 222

-Construction and repair of Link Road of Chaks 10 & 11 G.B Chiniot *(Question No. 5173*)* 212

-Construction of dual-way road for Judicial Complex Daska *(Question No. 915)* 223

-Construction of dual-way road from Jorey Pull to Harbanspura Lahore *(Question No. 772)* 219

-Construction of metaled road from Haripur to Sandhe Khan in PP-229 *(Question No. 6147*)* 217

-Construction of over-head bridge for entrance into Bahawal Victoria Hospital Bahawalpur *(Question No. 5032)* 189

-Construction of road from Sucha Soda to Nankana Sahib 217

PAGE NO.

(Question No. 6479)* 224
-Construction of road in Bambanwala PP-130, Daska *(Question No. 916)* 221
-Construction of road in tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 861)*
-Construction of roads of Umar Colony and Fazal Colony Lahore 221
(Question No. 803) 224
-Containers of solid waste in PP-144, Lahore *(Question No. 923)*
-Defective sewerage system of Kamair Municipal Committee Sahiwal 201
(Question No. 5674)* 218
-Dilapidation of road from Sukheki to Sangal Hill *(Question No. 6482*)* 216
-Employees of TMA Dera Ghazi Khan *(Question No. 5994*)*
-Expenditures incurred upon "Jashan-e-Baharan" programme 211
held in Rajanpur in 2013-14 *(Question No. 4540*)* 185
-Fire Brigade Gujrat *(Question No. 4682*)* 161
-Fire Brigade Sahiwal *(Question No. 3564*)*
-Gas cylinder filling agencies in streets and mohalas of Lahore 194
(Question No. 5378)* 220
-Graveyard in Chak No. 60 S.P Pakpattan *(Question No. 774)* 209
-Gulshan Park Gujranwala *(Question No. 4427*)* 156
-Income and expenditures of General Bus Stand Lahore *(Question No. 2500*)* 219
-Installation of water filtration plant in Hajipur, Rajanpur *(Question No. 6775*)*
-Interpretation of Law for registration of a Housing Colony 179
(Question No. 4547)* 208
-Jinnah Library Gujranwala *(Question No. 3698*)* 187
-Land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 212
-Outfall drains passing through distirct Chiniot *(Question No. 5781*)* 205
-Parking stands in Gujranwala *(Question No. 4425*)* 165
-Preparation of spurious drinks in Sahiwal *(Question No. 4901*)* 215
-Problems faced in getting Birth Certificate *(Question No. 5895*)* 198
-Removal of encroachments in Lahore *(Question No. 5635*)* 175
-Roads in PP-148, Lahore *(Question No. 4072*)* 196
-Security of houses in walled city Lahore *(Question No. 5512*)* 178
-Subsoil brackish water in Sahiwal *(Question No. 4504*)*
-Theft of transformers installed for turbines of water supply in 171
Bahawalpur *(Question No. 5038*)*

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
QUESTIONS regarding-
-Filling the vacant posts in THQ Hospital, Bahawalnagar *(Question No. 972)* 354
-Provision of clean drinking water in the rural areas of
tehsil Fort Abbas *(Question No. 1613)* 292

MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA
QUESTION regarding-
-Details about proclaimed accused persons in tehsil Tounsa Sharif
(Question No. 1361) 62

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
-Leave of absence 132

PAGE NO.

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Special Audit report of Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of the Punjab for the year 2008-09 304
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 61
-Cases about bikes and cars snatching in Gujranwala *(Question No. 1336)* 46
-Control over narcotics business in Gujranwala *(Question No. 7910*)*
-Details about cases and names of petitioners in Police Station 55
Civil Lines Gujrat *(Question No. 1060)*
-Details about cases and names of petitioners in Police Station 54
Dinga Gujrat *(Question No. 1059)*
-Details about cases registered in Police Station Saddar Kharian, 57
Gujrat *(Question No. 1202)*
-Details about cases registered in Police Stations Sangla Hill and 59
Khanqah Dogran *(Question No. 1252)* 52
-Details about C.I.A Police Station Sahiwal *(Question No. 1031)*
-Details about crimes in City and Saddar Police Circle Sargodha 44
(Question No. 7846)*
-Details about employees posted in Police Station Green Town 41
Lahore *(Question No. 4461*)* 49
-Details about Highway Patrolling Police Punjab *(Question No. 912)*
-Details about inauguration ceremony of Dinga-Gujrat Road 56
(Question No. 1134) 62
-Details about proclaimed accused persons in Chiniot *(Question No. 1340)*
-Details about proclaimed accused persons in tehsil Tounsa Sharif 63
(Question No. 1361) 42
-Details about Traffic Wardens in Gujranwala *(Question No. 5769*)* 52
-Details about Training Centres of Punjab Police *(Question No. 1039)* 48
-Details about verification of arm licenses *(Question No. 8346*)* 47
-Group involved in illegal activities in Khanewal *(Question No. 8314*)*
-Number of cases registered in Police Station Green Town Lahore 40
in 2009 *(Question No. 4460*)*
-Number of persons died in custody of Police in Gujranwala 60
(Question No. 1335) 50
-Number of Police Stations in Nankana Sahib *(Question No. 913)* 43
-Steps taken for traffic flow in Bahawalpur city *(Question No. 6967*)*
MUHAMMAD SIBTAIN RAZA, SYED
-Leave of absence 133
MURAD RAAS, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Hurdles by administration in vacating land allotted to agricultural

PAGE NO.

graduates in Tonsa Sharif 231
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-26th April, 2017 232
-28th April, 2017 319
WELCOME-
-To Chinese Delegation in gallery of the House 227

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-24th April, 2017 14
-25th April, 2017 84
-26th April, 2017 154
-27th April, 2017 240
-28th April, 2017 318
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

question REGARDING- 177
-Subsoil brackish water in Sahiwal *(Question No. 4504*)*
NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING-
-Applications submitted for commercialization of property in Local Government Department Dera Ghazi Khan *(Question No. 5005*)* 168
NASIM LODHI, MRS.
-Leave of absence 131
NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 224
-Containers of solid waste in PP-144, Lahore *(Question No. 923)*
-Details about state land in U.C-79, Muhajirabad Lahore *(Question No. 8581*)* 257
-Establishment of dispensary in UC No. 37, Lahore *(Question No. 956)* 354
NAZIA RAHEEL, MRS. *(Parliamentary Secretary for Revenue)*

Answers to the questions REGARDING- 110
-Details about employees in DCO office Lahore *(Question No. 8412*)*
-Details about possession on land of Shamlat by Bahria Town Rawalpindi *(Question No. 7202*)* 91
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Gardawar and Patwaries in district Gujranwala *(Question No. 7397*)* 95
86

PAGE NO.

-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)*

NIGHAT INTISAR, MRS.

-Leave of absence 131

NIGHAT SHEIKH, MS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of getting labour from children below sixteen years of age in factories 361

-TRAFFIC JAM IN LAHORE DUE TO UNNECESSARY U-TURNS ON MAIN ROADS IN THE NAME OF SECURITY 70

259

questions REGARDING- 19

-Details about disposal of sewerage water in Ravi River Lahore *(Question No. 8586*)* 329

-Details about Forensic Science Laboratory Lahore *(Question No. 5738*)* 32

-Details about Government Hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 302

-Details about motorbikes purchased for police in Lahore *(Question No. 8164*)* 278

-Details about water supply schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 1764)* 303

-Extension of Garhi Shahu Chowk Lahore *(Question No. 8172*)* 196

-Installation of water filtration plant in new Mozang Lahore *(Question No. 1765)*

-Security of houses in walled city Lahore *(Question No. 5512*)*

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 28th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24th April, 2017

-Summoning of 28th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24th April, 2017 365

1

O

OATH OF OFFICE by-

-Shehryar Malik, Mr. (PP-23) 241

OFFICERS-

-Of the House 11

ORDINANCES *(Laid in the House)-*

-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 234

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 233

-The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 71

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 28th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24th April, 2017 15

Parliamentary Secretaries- 9
-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES
-See under Zahid Akram, Choudhary

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME
-See under Muhammad Afzal, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE
-See under Amjad Ali Javaid, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-SEE UNDER MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE
-SEE UNDER NAZIA RAHEEL, MRS.

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action against advertisements of harmful medicines in newspapers and magazines *(Question No. 8123*)* 339
-Allotment of land of BHU Chak No.128/6-R Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 8677*)* 350
-Auction of parking stands of Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8125*)* 341
-BHU Bara Gawah, district Jhelum *(Question No. 8721*)* 353
-Details about District Head Quarter Hospital Chiniot *(Question No. 8465*)* 348
-Details about Government Hospitals in Daska *(Question No. 8748*)* 344
-Details about Government Hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 329
-DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 8521*)* 349
-DHQ Hospital Vehari *(Question No. 7921*)* 337
-Doctors and staff of DHQ & THQ Hospitals Layyah *(Question No. 8668*)* 350
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 320
-EPI Campaign in Sargodha *(Question No. 8553*)* 345
-Establishment of dispensary in UC No. 37, Lahore *(Question No. 956)* 354
354
328

PAGE

NO.

-Filling the vacant posts in THQ Hospital, Bahawalnagar *(Question No. 972)* 332
-Funds allocated for Civil Hospital Daska *(Question No. 5402*)* 346
-Government Hospitals in district Nankana Sahib *(Question No. 6195*)* 325
-Health centres and hospitals in PP-111, Gujrat *(Question No. 7682*)* 356
-Maternity Hospital Sahiwal *(Question No. 4875*)* 335
-MNCH Programme in district Sahiwal *(Question No. 1508)* 357
-National Health Programme in district Sahiwal *(Question No. 7725*)*
-Posting of Pharmacists at medical stores in Lahore *(Question No. 1515)* 331
-Provision of medicines and funds for BHU in district Nankana Sahib 355
(Question No. 6194)* 358
-RHC 112/9-L, district Sahiwal *(Question No. 1022)*
-Samanabad Hospital, Lahore *(Question No. 1520)* 352
-Upgradation of paramedical staff in district Muzaffargarh
(Question No. 8679)*

PAGE NO.

point of order REGARDING-

-Demand to increase number of sacks in wheat purchase centres in Kanganpur — 307

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 28TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 24TH APRIL, 2017 — 365

Q

questions REGARDING-

COLONIES DEPARTMENT-

-Allotment of alternate land to residences of Lashkarpur and Basti Ganji, Muzaffargarh *(Question No. 8208*)* — 117

-Allotment of land under "Grow More Food Scheme" in Sahiwal *(Question No. 8218*)* — 105

-Computerization of land record in Sargodha *(Question No. 8112*)* — 115

-Details about computerization of land record *(Question No. 1326)* — 98

-Details about establishment of committees under Kachi Abadies regularization scheme *(Question No. 8059*)* — 101

-Details about land of graveyard in Mouza Shampur Khokhran, Gujrat *(Question No. 1354)* — 123

-Details about land of Punjab Government in use of Pakistan Railway *(Question No. 1264)* — 119

HOME DEPARTMENT-

-Cases about bikes and cars snatching in Gujranwala *(Question No. 1336)* — 61

-Control over material against peace *(Question No. 8541*)* — 37

-Control over narcotics business in Gujranwala *(Question No. 7910*)* — 45

-Control over Sheesha Smoking in hotels of Lahore *(Question No. 6314*)* — 22

-Details about cases and names of petitioners in Police Station Civil Lines Gujrat *(Question No. 1060)* — 55

-Details about cases and names of petitioners in Police Station Dinga Gujrat *(Question No. 1059)* — 54

-Details about cases registered in Police Station Saddar Kharian, Gujrat *(Question No. 1202)* — 57

-Details about cases registered in Police Stations Sangla Hill and Khanqah Dogran *(Question No. 1252)* — 58

-Details about C.I.A Police Station Sahiwal *(Question No. 1031)* — 51

-Details about crimes in City and Saddar Police Circle Sargodha — 44

PAGE NO.

(Question No. 7846*)
-Details about eradication of narcotics sellers in Sikandarabad College Lahore (Question No. 8402*) 35
-Details about employees posted in Police Station Green Town Lahore (Question No. 4461*) 41
-Details about employees preparing fake arm licenses in DCO office Lahore (Question No. 8058*) 16
-Details about establishment of Dolphin Force (Question No. 7947*) 24
-Details about Forensic Science Laboratory Lahore (Question No. 5738*) 19
-Details about Highway Patrolling Police Punjab (Question No. 912) 49
-Details about inauguration ceremony of Dinga-Gujrat Road (Question No. 1134) 56
-Details about loss of vehicles and property during protest in Kamalia, Toba Tek Singh (Question No. 8025*) 26
-Details about motorbikes purchased for police in Lahore (Question No. 8164*) 32
-Details about proclaimed accused persons in Chiniot (Question No. 1340) 62
-Details about proclaimed accused persons in tehsil Tounsa Sharif (Question No. 1361) 62
-Details about Traffic Wardens in Gujranwala (Question No. 5769*) 42
-Details about Training Centres of Punjab Police (Question No. 1039) 52
-Details about verification of arm licenses (Question No. 8346*) 48
-Group involved in illegal activities in Khanewal (Question No. 8314*) 46
-Number of cases registered in Police Station Green Town Lahore in 2009 (Question No. 4460*) 40
-Number of persons died in custody of Police in Gujranwala (Question No. 1335) 59
-Number of Police Stations in Nankana Sahib (Question No. 913) 50
-Steps taken for traffic flow in Bahawalpur city (Question No. 6967*) 43

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

-Details about Ashiyana Housing Scheme Sargodha (Question No. 8849*) 269
-Details about clean drinking water in Rawalpindi (Question No. 8773*) 286
-Details about clean drinking water in district Rawalpindi (Question No. 8813*) 287
-Details about commercial area/plots in Jubilee Town Lahore (Question No. 8802*) 268
-Details about disposal of sewerage water in Ravi River Lahore (Question No. 8586*) 259
-Details about establishment of park for general public in Sargodha (Question No. 8844*) 289
-Details about funds allocated for private housing scheme in Chiniot (Question No. 8437*) 283
-Details about illegal gates and barriers in G-1 Block Johar Town Lahore (Question No. 1757) 301
289
-Details about illegal plazas in Rawalpindi (Question No. 8814*) 298

PAGE

NO.

-Details about ladies parks in Multan *(Question No. 1711)*
-Details about land allocated for a private school in G-1 Block 255
Johar Town Lahore *(Question No. 8422*)* 294
-Details about Lahore Botanical Park Jallo *(Question No. 1699)*
-Details about plantation in Lahore Botanical Park Jallo 299
(Question No. 1748)
-Details about project of Choubacha Phatak to Mughalpura canal 295
underpass, Lahore *(Question No. 1700)* 254
-Details about Saaf Pani Company *(Question No. 8376*)*
-Details about sewerages and water supply in PP-28, Sargodha 294
(Question No. 1698) 273
-Details about sewerage system in Sahiwal *(Question No. 8862*)*
-Details about state land in U.C-79, Muhajirabad Lahore 257
(Question No. 8581)*

-Details about vacation of state land in Sodiwal Lahore 296
(Question No. 1704)
-Details about water filtration plants installed in PPs-243 & 244 292
Dera Ghazi Khan *(Question No. 1622)*
-Details about water schemes in Municipal Committee Sangla Hill 284
(Question No. 8769)*
-Details about water supply and sewerage schemes in Multan 297
(Question No. 1710)
-Details about water supply and drainage scheme in 120/9-L 300
Kameer PP-222, Sahiwal *(Question No. 1750)*
-Details about water supply schemes in district Bahawalnagar 247
(Question No. 5070)* 302
-Details about water supply schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 1764)* 293
-Details about water supply schemes in PP-7, Taxila *(Question No. 1695)* 278
-Extension of Garhi Shahu Chowk Lahore *(Question No. 8172*)*
-Installation of water filtration plant in new Mozang Lahore 303
(Question No. 1765) 301
-Installation of water filtration plants in PP-222, Sahiwal *(Question No. 1751)*
-Losses due to preparation of guarders of Metro Bus Project in 251
Wahdat Colony *(Question No. 5162*)*
-Provision of clean drinking water in the areas of tehsil 290
Pind Dadan Khan *(Question No. 1610)*
-Provision of clean drinking water in the rural areas of 292
tehsil Fort Abbas *(Question No. 1613)*
-Repair and construction of Samanabad to Gulshan Ravi road 296
(Question No. 1701) 265
-Vacation of state land in Ichhra Bazar Lahore *(Question No. 8792*)*
-Worst condition of sewerage system in Bahawalpur city 243
(Question No. 2617)*

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

PAGE

NO.

DEPARTMENT-

-Applications submitted for commercialization of property in Local Government Department Dera Ghazi Khan *(Question No. 5005*)* 168
-Boundary wall of graveyards in Gujranwala *(Question No. 4426*)* 207
-Busy road from Noorpur to Skandar Chowk, Pakpattan *(Question No. 5182*)* 192
-Charging toll tax from buses/wagons going out of Lahore *(Question No. 5836*)* 213
-Construction and repair of roads in Municipal Committee Kamair district Sahiwal *(Question No. 903)* 222
-Construction and repair of Link Road of Chaks 10 & 11 G.B Chiniot *(Question No. 5173*)* 211
-Construction of dual-way road for Judicial Complex Daska *(Question No. 915)* 223
-Construction of dual-way road from Jorey Pull to Harbanspura Lahore *(Question No. 772)* 219

-Construction of metaled road from Haripur to Sandhe Khan in PP-229 *(Question No. 6147*)* 216
-Construction of over-head bridge for entrance into Bahawal Victoria Hospital Bahawalpur *(Question No. 5032)* 188
-Construction of road from Sucha Soda to Nankana Sahib *(Question No. 6479*)* 217
-Construction of road in Bambanwala PP-130, Daska *(Question No. 916)* 223
-Construction of road in tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 861)* 221
-Construction of roads of Umar Colony and Fazal Colony Lahore *(Question No. 803)* 220
-Containers of solid waste in PP-144, Lahore *(Question No. 923)* 224
-Defective sewerage system of Kamair Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 5674*)* 200
-Dilapidation of road from Sukheki to Sangal Hill *(Question No. 6482*)* 218
-Employees of TMA Dera Ghazi Khan *(Question No. 5994*)* 216
-Expenditures incurred upon "Jashan-e-Baharan" programme held in Rajanpur in 2013-14 *(Question No. 4540*)* 210
-Fire Brigade Gujrat *(Question No. 4682*)* 184
-Fire Brigade Sahiwal *(Question No. 3564*)* 160
-Gas cylinder filling agencies in streets and mohalas of Lahore *(Question No. 5378*)* 194
-Graveyard in Chak No. 60 S.P Pakpattan *(Question No. 774)* 220
-Gulshan Park Gujranwala *(Question No. 4427*)* 209
-Income and expenditures of General Bus Stand Lahore *(Question No. 2500*)* 155
-Installation of water filtration plant in Hajipur, Rajanpur *(Question No. 6775*)* 218
-Interpretation of Law for registration of a Housing Colony *(Question No. 4547*)* 179
-Jinnah Library Gujranwala *(Question No. 3698*)* 207
187

PAGE

NO.

-Land of TMA Gujrat *(Question No. 4684*)* 212
-Outfall drains passing through distirct Chiniot *(Question No. 5781*)* 205
-Parking stands in Gujranwala *(Question No. 4425*)* 214
-Problems faced in getting Birth Certificate *(Question No. 5895*)* 165
-Preparation of spurious drinks in Sahiwal *(Question No. 4901*)* 197
-Removal of encroachments in Lahore *(Question No. 5635*)* 174
-Roads in PP-148, Lahore *(Question No. 4072*)* 196
-Security of houses in walled city Lahore *(Question No. 5512*)* 177
-Subsoil brackish water in Sahiwal *(Question No. 4504*)*
-Theft of transformers installed for turbines of water supply in Bahawalpur *(Question No. 5038*)* 171

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
-Action against advertisements of harmful medicines in newspapers and magazines *(Question No. 8123*)* 339
-Allotment of land of BHU Chak No.128/6-R Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 8677*)* 350

-Auction of parking stands of Government Hospitals in Lahore *(Question No. 8125*)* 341
353
-BHU Bara Gawah, district Jhelum *(Question No. 8721*)*
-Details about District Head Quarter Hospital Chiniot *(Question No. 8465*)* 348
344
-Details about Government Hospitals in Daska *(Question No. 8748*)* 329
-Details about Government Hospitals in district Sargodha *(Question No. 5913*)* 349
-DHQ Hospital Chiniot *(Question No. 8521*)* 337
-DHQ Hospital Vehari *(Question No. 7921*)* 350
-Doctors and staff of DHQ & THQ Hospitals Layyah *(Question No. 8668*)* 320
-Drug Inspectors posted in district Sahiwal *(Question No. 4874*)* 345
-EPI Campaign in Sargodha *(Question No. 8553*)* 354
-Establishment of dispensary in UC No. 37, Lahore *(Question No. 956)* 354
-Filling the vacant posts in THQ Hospital, Bahawalnagar *(Question No. 972)* 328
-Funds allocated for Civil Hospital Daska *(Question No. 5402*)* 332
-Government Hospitals in district Nankana Sahib *(Question No. 6195*)* 346
-Health centres and hospitals in PP-111, Gujrat *(Question No. 7682*)* 325
-Maternity Hospital Sahiwal *(Question No. 4875*)* 356
-MNCH Programme in district Sahiwal *(Question No. 1508)* 335
-National Health Programme in district Sahiwal *(Question No. 7725*)* 357
-Posting of Pharmacists at medical stores in Lahore *(Question No. 1515)*
-Provision of medicines and funds for BHU in district Nankana Sahib *(Question No. 6194*)* 331
355
-RHC 112/9-L, district Sahiwal *(Question No. 1022)* 358
-Samanabad Hospital, Lahore *(Question No. 1520)*
-Upgradation of paramedical staff in district Muzaffargarh *(Question No. 8679*)* 352

REVENUE DEPARTMENT- 127

PAGE NO.

-Details about ban on recruitment of Patwaries *(Question No. 1364)* 110
-Details about employees in DCO office Lahore *(Question No. 8412*)* 114
-Details about income from registries in Faisalabad *(Question No. 7444*)* 114
-Details about office of EDO Revenue Faisalabad *(Question No. 7449*)*
-Details about offices of Revenue Department in Sangla Hill *(Question No. 1312)* 120
-Details about Patwaries, Gardawars and Tehsildars in district Shaiwal *(Question No. 1357)* 124
-Details about possession on land of Shamlat by Bahria Town Rawalpindi *(Question No. 7202*)* 90
128
-Details about revenue officers in district Gujrat *(Question No. 1411)*
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Gardawar and Patwaries in district Gujranwala *(Question No. 7397*)* 95
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Kanongos and Patwaries of Sahiwal *(Question No. 1358)* 126
118
-Number of Patwaries in district Mianwali *(Question No. 1260)* 85
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)* 122
-Performance of officers of Board of Revenue Punjab *(Question No. 1331)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-25th April, 2017 135, 138
-26th April, 2017 232
-28th April, 2017 319, 364

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING- 98

-Details about computerization of land record *(Question No. 1326)*
-Provision of clean drinking water in the areas of tehsil Pind Dadan Khan *(Question No. 1610)* 290

RAMESH SINGH ARORA, MR.

question REGARDING- 37

-Control over material against peace *(Question No. 8541*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

- -24th April, 2017 — 13
- -25th April, 2017 — 83
- -26th April, 2017 — 153
- -27th April, 2017 — 239
- -28th April, 2017 — 317

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

- **-STARRED QUESTION NO.7166 ASKED BY MR EHSAN RIAZ FATYANA, MPA (PP-58)** — 306
- -The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15 — 312
- -Zero Hour Notice No. 175/17 moved by Mr Asif Mehmood MPA (PP-9) — 306

Resolutions REGARDING-

- -Award of Tribute to Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif for eradication of terrorism and bringing pease in the country — 73
- -Demand for awarding tital of Shaheed to the Policemen martyred during duty — 143
- -Demand for cancellation of route permit of buses and wagons having substandard CNG cylinders — 145
- -Demand for taking action against immoral and indecent advertisements on the backs of rickshaws — 144
- -Demand for taking action against quacks and imposing ban upon illegal clinics — 148
- -Demand to provide incinerators to DHQ Hospitals for disposing of wastage — 142

REVENUE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

- -Details about ban on recruitment of Patwaries *(Question No. 1364)* — 127
- -Details about employees in DCO office Lahore *(Question No. 8412*)* — 110
- -Details about income from registries in Faisalabad *(Question No. 7444*)* — 114
- -Details about office of EDO Revenue Faisalabad *(Question No. 7449*)* — 114
- -Details about offices of Revenue Department in Sangla Hill *(Question No. 1312)* — 120
- -Details about Patwaries, Gardawars and Tehsildars in district Shaiwal *(Question No. 1357)* — 124

PAGE NO.

-Details about possession on land of Shamlat by Bahria Town Rawalpindi *(Question No. 7202*)* 90
-Details about revenue officers in district Gujrat *(Question No. 1411)* 128
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Gardawar and Patwaries in district Gujranwala *(Question No. 7397*)* 95
-Details about Tehsildars, Naib Tehsildars Kanongos and Patwaries of Sahiwal *(Question No. 1358)* 126
-Number of Patwaries in district Mianwali *(Question No. 1260)* 118
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)* 85
122

-PERFORMANCE OF OFFICERS OF BOARD OF REVENUE PUNJAB *(QUESTION NO. 1331)*

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

questions REGARDING-

-Details about eradication of narcotics sellers in Sikandarabad College Lahore *(Question No. 8402*)* 35
-Details about vacation of state land in Sodiwal Lahore *(Question No. 1704)* 296

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

Call attention Notice REGARDING

-Details about suicide attack on van of census staff at Bedian Road Manawala Chowk Lahore 66

MOTION regarding- 72

-Suspension of rules for presentation of a resolution

ORDINANCES *(Laid in the House)-* 234

-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 233
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 71

-THE PUNJAB WOMEN PROTECTION AUTHORITY ORDINANCE 2017 73

Resolution REGARDING-

-Award of Tribute to Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif for eradication of terrorism and bringing pease in the country

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand to return back land purchased for Swedish Engineering University Sambrial to its actual owners 309

SHAHZAD MUNSHI, MR.

PAGE NO.

question REGARDING-

-Details about commercial area/plots in Jubilee Town Lahore *(Question No. 8802*)* 268

Resolution REGARDING- 144

-Demand for taking action against immoral and indecent advertisements on the backs of rickshaws

SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING- 337

-DHQ Hospital Vehari *(Question No. 7921*)*

SHEHRYAR MALIK, MR.

-Oath of office 241

SHOUKAT AZIZ BHATTI, RAJA

-Leave of absence 130

SHUNILA RUTH, MS.

Resolution REGARDING-

-Demand for taking action against quacks and imposing ban upon illegal clinics 148

SUMMONING-

-Notification of summoning of 28th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24h April, 2016 1

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK

Resolution REGARDING-

-Demand for cancellation of route permit of buses and wagons having substandard CNG cylinders 145

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Details about cases and names of petitioners in Police Station Civil Lines Gujrat *(Question No. 1060)* 55

-Details about cases and names of petitioners in Police Station Dinga Gujrat *(Question No. 1059)* 54

-Details about cases registered in Police Station Saddar Kharian, Gujrat *(Question No. 1202)* 57

-Details about inauguration ceremony of Dinga-Gujrat Road *(Question No. 1134)* 56
128

PAGE NO.

-Details about revenue officers in district Gujrat *(Question No. 1411)*

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING-

-Details about cases registered in Police Stations Sangla Hill and Khanqah Dogran *(Question No. 1252)* 58
-Details about Highway Patrolling Police Punjab *(Question No. 912)* 49
-Details about offices of Revenue Department in Sangla Hill *(Question No. 1312)* 120
-Details about water schemes in Municipal Committee Sangla Hill *(Question No. 8769*)* 284
-Dilapidation of road from Sukheki to Sangal Hill *(Question No. 6482*)* 218
-Government Hospitals in district Nankana Sahib *(Question No. 6195*)* 332
-Number of Police Stations in Nankana Sahib *(Question No. 913)* 50
-Provision of medicines and funds for BHU in district Nankana Sahib *(Question No. 6194*)* 331

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

questions REGARDING-

-Details about clean drinking water in district Rawalpindi *(Question No. 8813*)* 287
-Details about illegal plazas in Rawalpindi *(Question No. 8814*)* 289
-Details about water supply schemes in PP-7, Taxila *(Question No. 1695)* 293

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Deprivation of 31 out of 37 Health Centres of Lahore from basic facilities 362

point of order REGARDING-

-Demand to increase number of sacks in wheat purchase centres in Kanganpur 307

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-

-Construction of over-head bridge for entrance into Bahawal Victoria Hospital Bahawalpur *(Question No. 5032)* 188
-Control over Sheesha Smoking in hotels of Lahore *(Question No. 6314*)* 22
-Details about water supply schemes in district Bahawalnagar 247

PAGE NO.

(Question No. 5070)* 155
-Income and expenditures of General Bus Stand Lahore *(Question No. 2500*)* 85
-Number of stamp sellers in district Lahore *(Question No. 2433*)* 122
-Performance of officers of Board of Revenue Punjab *(Question No. 1331)* 43
-Steps taken for traffic flow in Bahawalpur city *(Question No. 6967*)*
-Theft of transformers installed for turbines of water supply in Bahawalpur *(Question No. 5038*)* 171
-Worst condition of sewerage system in Bahawalpur city *(Question No. 2617*)* 243

WELCOME- 227
-To Chinese Delegation in gallery of the House

Z

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of land under "Grow More Food Scheme" in Sahiwal *(Question No. 8218*)* 105
-Details about computerization of land record *(Question No. 1326)* 99
-Details about establishment of committees under Kachi Abadies regularization scheme *(Question No. 8059*)* 101

zero hour NOTICE REGARDING-
-Spread of diseases in several towns and villages of Sargodha due to standing sewerage water 75